نوائے
افغان جہاد
جون ۲۰۱۷ء
رمضان المبارک ۱۴۳۸ھ
40t

امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ
کی مجاہدین اسلام کو وصیّت

امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مجاہدین اسلام کو وصیّت کرتے ہوئے فرمایا:

''امابعد!!!

میں تمہیں اور تمہارے ساتھ موجود مجاہدین کو حکم دیتا ہوں کہ ہر حال میں اللہ تعالی کا تقویٰ اختیار کرنا......اس لیے کہ اللہ عزوجل کا تقویٰ دشمن کے خلاف بہترین ہتھیار ہے اور جنگ کی مضبوط ترین تدبیر ہے...... میں تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو حکم دیتا ہوں کہ دشمن کے مقابلہ میں اپنے گناہوں سے زیادہ بچو......اس لیے کہ (مسلمانوں کے) لشکر کے گناہ خود دشمن سے زیادہ خطرناک ہیں......مسلمانوں کی نصرت تو اس لیے کی جاتی ہے کہ ان کا دشمن ،اللہ کا نافرمان ہے......اور اگر ایسا نہ ہو تو ہمیں دشمن پر قوت کے اعتبار سے کوئی فوقیت نہیں ......کیوں کہ ہماری تعداد بھی دشمن سے کم تر ہے اور ہمارے وسائل بھی دشمن کے ہم پلہ نہیں! پس اگر ہم اللہ کی نافرمانی میں ان کی مثل ہوگئے تو وہ قوت میں ہم سے بڑھ جائیں گے......اگر اس فضیلت [گناہ اور معصیت سے اپنے دامن کو بچا رکھنے] کی بدولت ہماری نصرت نہ کی جائے تو محض طاقت اور اسلحے کے بل بوتے پر ہمیں غلبہ حاصل نہیں ہوگا''......

(فصل الخطاب فی سیرۃ ابن الخطاب از صلابی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رمضان ۱۴۳۸ھ　　جون 2017ء

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ مجاہد کی تلوار، اس کے نیزے اور اسلحے پر فرشتوں کے سامنے فخر فرماتے ہیں اور جب اللہ تعالیٰ کسی بندے پر فرشتوں کے سامنے فخر فرماتا ہے تو پھر اُسے کبھی عذاب میں مبتلا نہیں فرماتا''۔

(ابن عساکر)

اس شمارے میں

تجاویز، تبصروں اور تحریروں کے لیے اس برقی پتے (E-mail) پر رابطہ کیجیے۔

nawaiafghan@tutanota.com

انٹرنیٹ پر استفادہ کے لیے:

Nawai-afghan.blogspot.com

Nawaiafghan.blogspot.com

قیمت فی شمارہ: ۲۵ روپے

قارئین کرام!

عصرِ حاضر کی سب سے بڑی صلیبی جنگ جاری ہے۔ اس میں ابلاغ کی تمام سہولیات اور اپنی بات دوسروں تک پہنچانے کے تمام ذرائع' نظامِ کفر اور اس کے پیروؤں کے زیر تسلط ہیں۔ ان کے تجزیوں اور تبصروں سے اکثر اوقات مخلص مسلمانوں میں مایوسی اور ابہام پھیلتا ہے، اس کا سدِ باب کرنے کی ایک کوشش کا نام 'نوائے افغان جہاد' ہے۔

نوائے افغان جہاد

- اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے کفر سے معرکہ آرا مجاہدین فی سبیل اللہ کا مؤقف مخلصین اور محبین مجاہدین تک پہنچاتا ہے۔
- افغان جہاد کی تفصیلات، خبریں اور محاذوں کی صورت حال آپ تک پہنچانے کی کوشش ہے۔
- امریکہ اور اس کے حواریوں کے منصوبوں کو طشت از بام کرنے، اُن کی شکست کے احوال بیان کرنے اور اُن کی سازشوں کو بے نقاب کرنے کی ایک سعی ہے۔

اس لیے ....

اِسے بہتر سے بہترین بنانے اور دوسروں تک پہنچانے میں ہمارا ساتھ دیجیے

کافروں کے کافر ہیں ہم!!!

امت مسلمہ ‘مصائب، آزمائشوں اور کرب و ابتلا کے طویل سلسلہ سے گزر رہی ہے...ایسے میں ایک جانب وہ مجاہدین ہیں جو تمام مسلم خطوں میں کفار سے نبرد آزما ہیں اور اپنے جسموں کو ادھیڑ کر امت کے زخموں کی رفوگیری کر رہے ہیں، جب کہ دوسری طرف ان خطوں پر قابض حکمران ٹولے اور یہاں قائم مختلف نظام ہائے کفر ہیں کہ جنہوں نے امت کے تمام وسائل، اُس کی زمینیں، اُس کی فضائیں اور اُس کے سمندر...سب ہی کچھ کفار کے ہاں رہن رکھ دیا ہے اور یہود و نصاریٰ کے طرف سے شریعتِ اسلامیہ کے خلاف چھیڑی گئی اس کھلی صلیبی جنگ میں یہ جان و دل سے لشکر کفار کے ساتھ ہیں... صرف ساتھ ہی نہیں بلکہ اُس کی صفِ اول کے اتحادی ہیں! یہ ایسی حقیقت ہے کہ جسے مانے بغیر ہر اُس شخص کو چارہ نہیں کہ جس کے دل میں اللہ کے دین کا ذرا سا درد اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کی تھوڑی سی ہمدردی بھی پائی جاتی ہو! لیکن اب ابتلا یہ آن پڑی ہے کہ یہ حقائق کو ہر اُس فرد کو تو نظر آتے ہیں جس کا دل اندھا نہ ہوا ہو، لیکن ان حقائق کو دیکھ کر، پرکھ کر، جان کو اور بخوبی آگہی حاصل کر کے بھی علما کا ایک طبقہ ‘دین سے باغی حکام اور بلادِ اسلامیہ میں مسلط کفار کے صریح ایجنٹ اور غلام حکمرانوں کی طرف داری و تابع داری کرتا ہے اور اہل جہاد و ثغور کے خلاف فتاویٰ جاری کر کے اُنہیں ریاست کا ”باغی“ قرار دیتا ہے!

یہ طبقہ ‘کفر کے تلوے چاٹنے والے حکمرانوں اور امت سے بدترین خیانت کی مرتکب افواج کو ”اسلامی“ ہونے کی سند دیتا ہے حالانکہ یہ حکمران اور یہ افواج چھُپ چھُپا کر نہیں بلکہ کھلے بندوں، گردن اکڑا کر، سینہ پھُلا کر، ٹھونک بجا کر اللہ کے دین سے دشمنی مول لیتی ہیں، اس پر فخر کرتی ہیں، اسے ”راہ نجات“ قرار دیتی ہیں، اسے ترقی و کامرانی کا راستہ باور کرواتی ہیں اور مسلم معاشروں میں پوری ریاستی قوت و طاقت کو بروئے کار لا کر اللہ سے بغاوت کے فروغ و ترویج کا بیڑہ اٹھاتی ہیں! جب کہ مجاہدین ‘دنیا بھر میں کفریہ لشکروں کے مقابلے میں بھی سینہ سپر ہیں اور کفار کے ان غلاموں کے سامنے بھی واضح، بیّن اور ٹھوس شرعی دلائل رکھتے ہوئے برسرپیکار ہیں!

اہلِ علم اور علمائے کرام کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مبارک فرمان میں ورثۃ الانبیاء کا مقام عطا فرمایا، اسی لیے علمائے ربانیین اور علمائے حق ‘پوری دنیا میں میادینِ جہاد و قتال کو سجانے والے مجاہدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک اور سروں کا تاج ہیں! جہاد کے اسباق اور قتال کے احکامات اِنہی علمائے صادقین سے جاننے، سیکھنے اور سمجھنے کے بعد فرضِ عین کی پکار پر یہ مجاہدین اپنی ہنستی بستی دنیا کو چھوڑ کر اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے نکلے ہیں...اس لیے علمائے کرام کی عزت و توقیر، اُن کا مقام و مرتبہ، اُن کی تکریم و تعظیم لازم ہے۔ اس کے ساتھ ہی یہ بھی ضروری ہے کہ دین اسلام کے مسلمہ عقیدے ‘الولاء والبراء’ کے تحت اُن علمائے سوء کی حقیقت بیان کر کے اُن کے شرم ناک کردار کو بھی عیاں کیا جائے جو کفار سے دوستیاں قائم کرنے والے، شریعت سے دشمنیاں نبھانے والے، کفار کے ساتھ مل کر مسلمانوں کو خون میں نہلانے والے اور کفار کی چاکری کو باعثِ فخر و مباہات سمجھنے والے حکمرانوں کے در پر جا پڑتے ہیں، اُن کی ہیبت و طاقت سے مرعوب ہو کر اُنہیں بہر صورت راضی کرنے کے جتن اٹھاتے اور اُنہیں رام کرنے کے لیے دین کی واضح تعلیمات کو پس پشت ڈال دیتے ہیں!

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے علمائے دین کو وراثت انبیاء کے منصب کا حق دار قرار دیا لیکن علما کو مطلقاً کھلی چھوٹ دے کر بے مہار نہیں بنایا بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے علمائے حق کو علمائے سوء سے ممیز کرنے کے لیے متعدد ارشاداتِ مبارکہ میں علمائے سوء کی مذمت بیان کرتے ہوئے اُن سے بچنے کی تاکید فرمائی ہے۔ صحیح احادیث میں ان علمائے سوء کو ”ائمۃ المضلین“ کا خطاب دیتے ہوئے ان کے فتنہ اور مکر سے امت کو اس حد تک ڈرایا اور متنبہ فرمایا گیا کہ گویا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دجال سے زیادہ علمائے سوء کے فتنہ کا خوف تھا:

وَاِنَّ مِمَّا اَتَخَوَّفُ عَلٰی اُمَّتِیْ اَئِمَّۃَ مُضِلِّیْنَ (ابن ماجہ)

”مجھے سب سے زیادہ خوف اپنی امت کے بارے میں گمراہ کرنے والے قائدین سے ہے“۔

پاکستان میں بھی ایسے ہی علما کا ایک اکٹھ اسلامی یونی ورسٹی اسلام آباد میں ہوا، جس میں اکتیس علمانے مجاہدین کو ”اسلامی ریاست“ کا ”باغی“ قرار دیتے ہیں ضرب عضب اور ردالفساد کی بھرپور حمایت و تائید کا فتویٰ جاری کیا۔ جس کانفرنس میں یہ فتویٰ صادر کیا گیا اُس کی صدارت ممنون حسین کر رہا تھا...جی ہاں! وہی ممنون حسین جس نے چندماہ قبل علما

کے سامنے ''سود پر گنجائش'' نکالنے کی فرمائش رکھی تھی... مجاہدین کے خلاف فتویٰ پر بھی بات کرتے ہیں لیکن اس پر بھی تو بات ہونی چاہیے کہ جہاد کو ''اسلامی'' ریاست کی ذمہ داری قرار دینے والے ان اکتیس علما میں سے کسی ایک نے بھی اِس گونگے شیطان کے سامنے اُس کی من موجی فرمائش کا منہ توڑ جواب دیا؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے حکمرانوں کے سامنے کلمہ حق کے اظہار و بیان کو افضل جہاد قرار دیا ہے... لیکن زمانے کی چالیں ہی الٹ گئی ہیں لہٰذا جن کے سامنے کلمۃ الحق کہنا تھا، اُن کی خوش نودی کے حصول واسطے اللہ کے دین کی نصرت کے لیے دنیا و مافیہا سے دامن جھاڑ کر فی سبیل اللہ نکلنے والوں کے خلاف قلم و بیان سے لے کر علم و عرفان تک کی صلاحیتیں وقف ہیں!

کسے نہیں معلوم اور کون اس سے انکار کی ہمت کر سکتا ہے کہ گزشتہ ڈیڑھ دہائی سے پاکستانی فوج کی طرف سے مجاہدین کے خلاف کی جانے والی تمام عسکری کارروائیاں خالصتاً صلیبی کفار کے ایجنڈے کی تکمیل اور اُن کی رضاجوئی کے لیے ہوتی رہی ہیں اور ہنوز ہو رہی ہیں... لیکن جرنیلی چھڑی اور فوجی بوٹوں کا رعب اس قدر بڑھا اور سروں پر سوار ہوا ہے کہ مسلمہ دینی احکامات کے علی الرغم ایسے ایسے اعمال و افعال صاحبانِ منبر و محراب کی جانب سے روبہ عمل میں آ رہے ہیں کہ جنہیں دیکھ کر یہ کہے بغیر چارہ نہیں کہ

وہ بتوں نے ڈالے ہیں وسوسے کہ دلوں سے خوفِ خدا گیا

''باغیوں'' کے خلاف ضربِ عضب اور ردالفساد کی حمایت کا اعلان کرتے ہوئے اور اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بغاوت پر کبر و نخوت سے اکڑنے والوں کی جانب داری و حمایت پر ذرا سا بھی خیال گزرا کہ اللہ کے حضور بھی حاضر ہونا ہے! اللہ تعالیٰ نے تو فرمادیا کہ

اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا (الاسرا: ۳۶)

''بے شک کان اور آنکھ اور دل ان سب (جوارح) سے ضرور بازپرس ہوگی''۔

اور

مَّا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَـدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ (ق: ۱۸)

''کوئی بات اس کی زبان پر نہیں آتی مگر ایک نگہبان اس کے پاس تیار رہتا ہے''۔

واللہ باللہ تاللہ! اس خیال سے تو کانپ جانا چاہیے کہ رب کے دربار میں یہی الفاظ و فتاویٰ رکھ دیے جائیں گے تو کیا انجام ہوگا؟! کیا آپ سے یہ امر پوشیدہ ہے کہ ضربِ عضب وردالفساد نامی عسکری کارروائیاں صلیبی فرمائش و فہمائش ہی کا نتیجہ ہیں؟! آئے روز امریکہ، روس، برطانیہ اور فرانس سمیت تمام صلیبی مغربی ممالک کے عسکری، سفارتی اور سیاسی وفود جی ایچ کیو میں پاکستانی فوجی قیادت سے ملتے ہیں، ان آپریشنوں پر اُنہیں تفصیلی بریفنگ دی جاتی ہے، ''یادگارِ شہدا'' پر یہ کفار 'گُل پوشی کرتے ہیں... پھر اسی پر بس نہیں بلکہ وزیرستان میں اُن کو دورہ کروائے جاتے ہیں اور میران شاہ کی کھنڈر بنی بستیوں کو دکھا کر اُنہیں یقین دلایا جاتا ہے کہ اُن کا فرنٹ لائن اتحادی اُن کے دشمنوں ختم کرنے کے لیے ہر طرح کا گولہ بارود، آتش و آہن کا ہر وار، بھاری توپ خانوں کی گولہ باریوں اور جیٹ طیاروں کی بم باریوں کو آزما رہا ہے! جس ضربِ عضب کے لیے حمایتی فتوے جاری کیے جا رہے ہیں کیا ذرہ برابر بھی خیال کیا گیا کہ اس ضربِ عضب کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لیے ''کولیشن پورٹ فنڈ'' کہاں سے آتا اور کہاں جاتا ہے؟

بوٹ والوں کا ایسا بھی کیا خوف اور زندگیوں کی چکاچوند سے ایسی بھی کیا محبت کہ یہود و نصاریٰ اور صلیبی و صیہونی لشکروں کے قلب (فرنٹ لائن سٹیٹ) اور اللہ کے دین کے کھلے اور بدترین دشمنوں کی ''صفِ اول'' کو مضبوط کرنے کا بیڑہ اٹھا لیا گیا ہے! علمائے حق کی تاریخ نہ ایسی تھی اور نہ ہی کبھی ایسی ہوگی! علمائے دینِ مبین کے پیش نظر تو ہمہ وقت اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان رہتا ہے کہ

وَلَا تَرْكَنُوا اِلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِنْ دُونِ اللّٰهِ مِنْ أَوْلِيَاءَ ثُمَّ لَا تُنْصَرُونَ (ہود: ۱۱۳)

''دیکھو! ظالموں کی طرف ہرگز نہ جھکنا ورنہ تمہیں بھی (دوزخ) کی آگ لگ جائے گی اور اللہ کے سوا تمہارا مددگار نہ کھڑا ہو سکے گا پھر تم کو (کہیں سے) مدد نہ مل سکے گی''۔

وہ ایسے ظالموں، جابروں اور عالمی طواغیت کے غلاموں کی طرف ہلکا سا بھی جھکاؤ رکھنے کی بجائے 'اُن کا ہر ممکن طریقہ اور سبب سے رد اور ابطال کرتے ہیں، بغیر کسی خوف اور ڈر کے حق والوں کی حمایت و نصرت کی تلقین کرتے ہیں، کوئی لگی لپٹی رکھے بغیر اولیائے کفار کے سامنے اپنے کندھے پیش کر کے لاکھوں مسلمانوں کا خون اپنے سر لینے والوں کا شرعی حکم بیان کرتے ہیں، کسی ظالم سرمایہ دار اور غریبوں کے زمینوں پر زبردستی قابض لینڈ مافیا کی تعمیر کردہ 'وی آئی پی مسجدوں' کی افتتاحی تقاریب کو رونق بخشنے کے عوض

دین کو نہیں بیچتے بلکہ ایسے تمام عناصر سے دوری اور بُعد کا رویہ رکھتے ہیں کہ جو اُنہیں رب کے احکامات سے دوری اور اُن میں تغیر و تبدل پر اکسانے والے ہوں! یہ علمائے حق، اسی حق گوئی اور انکارِ طاغوت کے نتیجے میں خفیہ عقوبت خانوں میں عمرِ عزیز کی کئی کئی دہائیاں بِتانے کو بھی تیار رہتے ہیں اور اسی خدا پرستی کی پاداش میں جان سے گزر جانے کو بھی خیر من الدنیا و مافیہا سمجھتے اور جانتے ہیں! یہ علمائے دینِ متین' درباری و سرکاری علما سے بھی بزبانِ حال یہی کہتے ہیں کہ

صرف اتنا تقاضا تھا پیشِ بُتاں، معنیٔ لاالہ کا تُو اظہار کر!

آج دنیا بھر میں معرکہ خیر و شر اور معرکہ حق و باطل برپا ہے! جو منظر ارضِ وطن میں ہے، وہی منظر ہر جگہ بالکل اسی طرح موجود ہے۔ علمائے ربانیین محاذوں پر ہیں، عرب و عجم کے قید خانوں میں بدترین تشدد و تعذیب کے مراحل سے گزر رہے ہیں اور شہادتوں سعادتوں کو پا کر جنت مکین ہو رہے ہیں! جب کہ علما کے نام پر سرکاری اور درباری ٹولے کے احوال بھی ہر جگہ یکساں ہیں! پاکستان سے تعلق رکھنے والے یہ علما' افواجِ پاکستان اور نظامِ پاکستان کے خلاف برسرِ پیکار مجاہدین کو ''باغی'' کہہ کر فتاویٰ جھاڑ رہے ہیں...افغانستان کے درباری علما' امارت اسلامیہ افغانستان کے مجاہدین کے خلاف فتوے صادر کر رہے ہیں... شام کا سرکاری مفتی اعظم احمد حسون' بشار قصائی کے حمایت میں اہل السنۃ کو تہہ تیغ کرنے کا فتویٰ جاری کر رہا ہے...ہندوستان کے ''سیکولر علما'' مجاہدین کشمیر کی 'مذمت و مرمت' کرتے ہوئے مشرکین ہند کے شانہ بشانہ ہیں... عراق کا مفتی اعظم مہدی الصمدائی' روافض نواز عراقی وزیر اعظم العبادی کی پیٹھ ٹھونکتا ہے کہ موصل سمیت پورے عراق میں اہل السنہ کو کچلنے میں کوئی شرعی قباحت نہیں! الازہر کا مفتی اعظم احمد الطیب' سیسی جیسے درندے کا دفاع کرتے کرتے مصر کے مجاہدین اور اسلام پسندوں کے قتلِ عام کو باعثِ ثواب قرار دیتا ہے... سعودیہ کا مفتی اعظم عبد العزیز' آل سعود کی ہر غیر شرعی اور دین دشمن پالیسی کا دفاع کی ذمہ داری نبھاتے ہوئے مجاہدین کو ''خوارج'' قرار دیتا ہے...اور تو اور برطانیہ کے ''مسلم علما'' نے وہاں حالیہ دنوں ہونے والے فدائی عملیات میں شامل استشہادی مجاہدین کے جنازے پڑھانے سے انکار کیا کہ ''وہ اس سفاکیت کے خلاف ہیں اور اپنے ملک میں اس بربریت پر بے حد غمزدہ ہیں''...یہ ہیں وہ سرکاری، درباری اور ریاستی علما جنھوں نے دین اور شریعت کو حکمرانوں کی قربت حاصل کرنے، اُن کے جبر و قہر سے محفوظ رہنے اور اُن سے مراعات، تحائف اور نوازشات کے حصول کا ذریعہ بنا رکھا ہے...

یہی ہیں کہ جنہوں نے دین اور شریعت کو بھی ریڈ کلف، ڈیورنڈ اور سائیکس پیکو کے کھینچی ہوئی حدود میں مقید کر دیا ہے...ہر ملک کے نظام، حاکم اور شاہ کی پالیسیوں اور احکامات کے تحت دین کی تعبیر کی جاتی ہے...وہ دین جو دنیائے عالم کے لیے یکساں احکامات کے ساتھ نازل ہوا، اُس کے احکامات میں خطوں کی حدبندیوں کے اعتبار سے تغیر و تبدل کی ریت ڈال دی گئی ہے! اپنے اپنے حکمرانوں کی خواہشات کے مطابق تعلیماتِ دینی کی کتربیونت کر کے، احکاماتِ الٰہی کو مزاجِ ہائے حکام کے تابع کر کے اور قانونِ شریعت کو حکمرانوں کی مرضی و منشا کے مطابق ڈھال کر دینِ اسلام کے حصے بخرے کیے ہیں اور كُلُّ حِزْبٍۭ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ کی علمی تصویر بنے ہوئے ہیں!

یقیناً یہ باتیں کڑوی اور تلخ ہیں لیکن ہمارے لیے سب کچھ اللہ، اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم، اُن کا لایا ہوا دین اور امت محمدیہ علی صاحبہا السلام ہے...اور آج امت پر بہت سی دیگر آزمائشوں کی طرح ایک بڑی افتاد یہ آن پڑی ہے کہ علما نے طواغیتِ عالم کے ایجنٹ حکمرانوں کے در پکڑ لیے ہیں...ہمارے لیے تو ''وارثینِ انبیاء'' ہی سب کچھ ہیں! رہے امرا و حکام کے درباروں تک رسائی و خود نمائی کی خواہش رکھنے والے علما' تو اُن کے شر سے امت کو متنبہ کرنا از حد ضروری ہے کیونکہ یہ طاغوت سے برأت کی بجائے' باطل اور طاغوت کے سامنے صرف مداہنت و پسپائی ہی کا سبق نہیں سکھاتے بلکہ محض دین کی علو و برتری کے لیے نکلنے والوں اور ہر قسم کے طاغوت سے برأت کرنے والوں ہی کو گمراہ اور باغی بتاتے ہیں... قتال فی سبیل اللہ کرنے والوں کی تنقیص اور قتال فی سبیل الطاغوت کرنے والوں کی حمایت و نصرت ان کا شیوہ ہے! یہ اللہ کی راہ میں قتال کرنے والوں اور طاغوت کی راہ میں لڑنے والوں کے درمیان تمیز ہی بھول گئے ہیں! حالانکہ اللہ تعالیٰ کی قرآن مجید میں ان دونوں گروہوں کی خصوصیات کو کھول کھول کر بیان فرمایا ہے:

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ الطَّاغُوْتِ فَقَاتِلُوْٓا اَوْلِيَآءَ الشَّيْطَانِ اِنَّ كَيْدَ الشَّيْطَانِ كَانَ ضَعِيْفًا (النساء:۷۶)

''جو لوگ ایمان لائے ہیں وہ تو اللہ تعالیٰ کی راہ میں لڑتے ہیں اور جن لوگوں نے کفر کیا، وہ شیطان کی راہ میں لڑتے ہیں۔ پس تم شیطان کے دوستوں سے جنگ کرو، یقین مانو کہ شیطانی حیلہ (بالکل بودا) اور سخت کمزور ہے''۔

اب کوئی اتنا بھی کیا اندھا ہو گا کہ وہ مسلم خطوں پر قابض افواج اور حکمرانوں کو دنیا بھر میں فی سبیل الطاغوت لڑتے ہوئے نہ دیکھ پائے اور ان کے مقابل مجاہدینِ عزام کو دنیا کے ہر محاذ پر فی سبیل اللہ معرکہ آرائیاں کرتے ہوئے نظر نہ آئیں! علما کے اس طبقہ نے اپنا سارا وزن طواغیت کے حامیوں، مددگاروں اور غلاموں کے پلڑے میں ڈالا ہے اور اللہ کے

انصار، اعوان اور حواریین کو بالکل یک وتنہا چھوڑ دیا ہے! ان کا وزن جس بھی پلڑے میں ہو، یہ تو طے ہے کہ اللہ والوں کا پلڑا بہر حال بھاری رہنا ہے اور انہیں غالب آنا ہے! ہاں ان کے اس عمل کے باعث آخرت میں میزان کا بایاں پلڑا جھک گیا تو.........؟؟؟!!!

اے علمائے سرکار و دربار! مانا کہ ان حکمرانوں، شاہوں اور افواجِ قاہرہ کا قہر و غضب بے پناہ ہے! لیکن لِمَنِ الْمُلْکُ الْیَوْمَ لِلّٰہِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ کی پکار لگانے والے کے سامنے اِن کی حیثیت اور اوقات ہی کیا ہے؟ اِن کے قہر و غضب سے بچنے کے لیے اُس القہار کی ناراضی کیوں مول لیتے ہیں؟ محسنِ امت شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ کے بقول:

"آج ہمارے اکثر بھائی ہمیں خطرات سے ڈراتے ہیں لیکن جان لیجیے! حقیقت خطرہ تو قبر میں ہے... اللہ سبحانہ و تعالیٰ اُسے ہمارے لیے جنت کے باغوں میں سے ایک باغ بنا دے... حقیقی خطرہ تو حساب اور قیامت کے اُس دن کا ہے جس نے بہر حال قائم ہو کر رہنا ہے! کہیں ایسا نہ ہو کہ دنیا کے خطرات سے بچتے بچتے آپ اُس دن کے خطرات میں گھِر جائیں، آپ کی عمر لے دے اور قیل و قال میں گزر جائے اور آپ لاالہ الااللہ کی نصرت سے پیچھے بیٹھے رہیں"۔

یہ بھی تسلیم کہ ان شاہوں، جرنیلوں اور حاکموں کی تابع داری کے عوض ہونے والی عنایات و نوازشات سے آپ کی کئی نسلیں مستفیض ہو جائیں گی لیکن ان دنیاوی انعامات و مفادات کی خاطر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اُن خوش خبریوں سے کیوں اغماض برتتے ہیں اور رب کریم کے سجائے اور مہکائے گئے ایسے دار الخلد کو دنیا کی چکاچوند اور خوف و رعب کے باعث کیوں ہلکا سمجھتے ہیں کہ جن کے متعلق آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ نے مجاہدین فی سبیل اللہ کے لیے جنت میں سو درجے مہیا فرمائے، ہر دو درجوں میں اتنا فاصلہ ہو گا جتنا آسمان و زمین کے درمیان ہے"۔ (صحیح بخاری)

یہاں اس بات کی وضاحت بھی ضروری ہے کہ ہم ہر گز ہر گز مجاہدین کو معصوم عن الخطا سمجھتے ہیں نا ہی اُنہیں فرشتہ صفت باور کرتے ہیں... یقیناً اس جہاد کے دوران میں مجاہدین سے بھی غلطیاں ہوئی ہیں، صرف غلطیاں ہی نہیں ہوئیں بلکہ سنگین ترین اور ہولناک غلطیاں صادر ہوئی ہیں! بہت سی عسکری کارروائیوں میں بے احتیاطی و بے تدبیری کے سبب مسلمانوں کا خون بہا ہے! اہم اور ضروری اہداف کو چھوڑ کر غیر اہم اور غیر ضروری اہداف کے چناؤ اور اُن کے حصول کی وجہ سے بھی گھمبیر مسائل پیدا ہوئے ہیں! مجاہدین ہی میں سے ایک طبقہ بے جا شدت اور غلو کا شکار ہو کر تکفیرِ ناحق کرتا ہوا عامۃ المسلمین اور خود مجاہدین پر چڑھ دوڑا ہے! یہ سب فاش غلطیاں اور جرائم ہیں، جن سے کسی بھی صورت انکار ممکن نہیں! کسی اگر مگر اور لیکن کے بغیر مجاہدین کی قیادت نے بروقت ایسے تمام عناصر اور ایسی تمام کارروائیوں کے بارے میں اپنے موقف واضح طور پر بیان کیا ہے... خونِ مسلم کی حرمت پر علمائے جہاد نے جتنا زور دیا ہے 'اُسی بنا پر مجاہدین نے بے شمار ایسی کارروائیاں منسوخ و معطل کیں کہ جن کے نتیجے میں کفر اور اُس کے آلہ کاروں کی بجائے عام مسلمانوں کے نقصان کا اندیشہ اور خدشہ تھا... لیکن پھر بھی ایسی تمام کارروائیوں کی مذمت و شناعت بیان کی گئی جن میں بے احتیاطی یا لاپرواہی کی وجہ سے مسلمان عوام کا خون بہایا گیا ہو... اگر کفر کے ساتھ کندھے سے کندھا ملا کر اہلِ اسلام کی بستیوں کو روندنے اور بانگ دہل اسلام سے بغاوت کا جرم کرنے پر علمائے جہاد نے مسلمان خطوں پر قابض حکمرانوں اور افواج کی تکفیر کی تو ساتھ ہی عامۃ المسلمین کی غلطیوں، گناہوں اور زیادتیوں کے سبب اُن کی کبھی تکفیر نہیں کی بلکہ اُنہیں جہالت، تاویل اور معذوری جیسے عذر دے کر اپنی ہی صفوں میں شامل 'غلاۃ' کی بندوقوں اور نشانوں کو اپنے سینوں پر سہنا گوارا کیا!...

اس میں بھی اہلِ حق کے مابین کوئی دورائے نہیں ہو سکتیں کہ مجاہدین کی یہ غلطیاں، کوتاہیاں اور بعض غیر شرعی عملیات جتنی بھی مُضر اور ناپسندیدہ ہوں' بہر طور ان کا موازنہ مسلم خطوں پر مسلط فوجی، جمہوری اور شاہی حکمرانوں کے کرتوتوں اور جرائم سے کیا ہی نہیں جا سکتا! جنہوں نے دین اور امت سے خیانت کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیا... اللہ الہ العالمین کو چھوڑ کر کفار کے آگے جھکنے اور اُنہی کے لشکروں میں شمولیت پر فخر کیا، دنیا بھر میں کفریہ لشکروں کے ساتھ مل کر لاکھوں اہل ایمان کو قتل کیا، اُن کی بستیوں کو اجاڑا، اُن کے گھروں کو ویران کیا، اُن کے بچوں، بوڑھوں اور خواتین کو زخم زخم کیا، اُن کے وسائل کو لوٹ کر اپنی اور اپنے صلیبی صیہونی آقاؤں کی تجوریاں بھری، اُن کے خطوں، فضاؤں اور پانیوں کو عالمی کفر کے لیے وقف کر دیا! لہٰذا مجاہدین کے ایک طبقہ کی جانب سے محدود غیر شرعی عوامل (جن کی مذمت اور براءت بر موقع کر دی جاتی ہے) کے ارتکاب پر ان مرتد حکمرانوں کی خیانتوں اور خباثتوں کا دفاع کرنا کسی بھی صورت دین اور شریعت کے احکامات سے لگّا نہیں کھاتا!

اے علمائے کرام! کفر کی مہیب آندھیوں کے سامنے اپنے خون سے اعلائے کلمۃ اللہ کے چراغ روشن کرنے والے مجاہدین اور اُن کی تحریک جہاد کا حق تو یہ بنتا تھا کہ ان کی رہ نمائی اور سرکردگی کے لیے آپ ان کی صفوں میں موجود ہوں! یقیناً جس طرح سامانِ حرب وضرب سے محبت و مشاقی اور جسمانی اور فنی تربیت و تدریب، مجاہدین کی صفوں کو مضبوط کرنے کے لیے ضروری ہے...اسی سے کہیں زیادہ علمائے دین کی سرپرستی اور تحریک جہاد کو عین شرعی خطوط پر گامزن رکھنے کے لیے علمائے کرام کی جہادی صفوں میں موجودگی بھی اہم اور ضروری ہے! لیکن سچی بات ہے کہ یہ شکوہ زبانوں پر آنے سے روکا نہیں جاسکتا کہ علمائے دین کی جہادی امور کی سرپرستی اور اُن کی درست طور پر انجام دہی کی جس قدر ضرورت تھی، تحریک جہاد کو اُس سے کماحقہ کفایت حاصل نہیں ہوسکی... اور علمائے کرام کی جانب سے صفوفِ جہاد میں شامل ہو کر مجاہدین کی دینی رہ نمائی کرنے سے عمومی اعراض کا رویہ اپنایا گیا ہے! جہادی عمل میں ہونے والی بعض کجیاں اور غلطیاں اسی امر کی نشان دہی کرتی ہیں کہ علمائے کرام، مجاہدین کی رہ نمائی و تربیت کے لیے اپنے اوپر عائد فرض عین کو نبھائیں!

ہمیں معلوم ہے کہ خفیہ ایجنسیوں کی طرف سے آپ کو جھوٹ اور کذب پر مبنی داستانیں سنائی جاتی ہوں گی اور ان خبیثوں کے شیطانی دماغوں کی اختراع کردہ کہانیاں آپ کے گوش گزار کی جاتی ہوں گی کہ مجاہدین، امریکہ اور انڈیا کے ایجنٹ ہیں اور ان کی ڈوریں سی آئی اے اور را کے ہاتھوں میں ہوتی ہیں...اس کے برعکس حقیقت یہی ہے کہ مجاہدین کا معاملہ تو اللہ کے فضل سے بالکل صاف اور واضح ہے کہ یہ نہ کسی کافر کی ایجنٹی کرتے ہیں اور نہ ہی کسی کافر کے آلہ کار کے طور پر استعمال ہوتے ہیں اور اس پر گزشتہ سولہ سال کی تاریخ گواہ ہے! جب کہ یہ طاغوتی ایجنسیاں، یہ خاکی وردی والے خود کس کس کی غلامی کا قلادہ اپنی گردنوں میں ڈالے ہوئے ہیں، اس پر بھی تو کبھی غور کیجیے! اور یقین کریں کہ آپ نے اگر اس پر غور کرنے کی ذرا سی بھی زحمت کی تو ان کے جرائم اس قدر بھیانک ہیں کہ آپ کو عداوتِ دینی میں لتھڑے ہوئے اس مکروہ نظام اور اس کے محافظوں کے حقیقی چہرے پہچاننے میں چنداں مشکل نہ ہوگی! مجاہدین پر امریکہ اور سی آئی اے کی ایجنٹی کا الزام لگانے والے گزشتہ ڈیڑھ دہائی سے کس کی جنگ لڑ رہے ہیں اور اس جنگ کے عوض کس کے طرف سے عطا کردہ اربوں ڈالر ڈکار چکے ہیں؟ مجاہدین کو بھارت کا آلہ کار قرار دینے والوں سے کوئی پوچھے گا کہ ۱۴ جون ۲۰۱۴ء کو ضرب عضب کا آغاز کیا گیا اور ۱۹ جون ۲۰۱۴ء کو آئی ایس پی آر کے ترجمان کا بیان سامنے آیا کہ "آپریشن کی کامیابی سے بھارت افغانستان سمیت سب کا فائدہ ہوگا"...یہی فوج اور اسٹیبلشمنٹ ہے جو امریکی آقاؤں کے احکامات پر بھارت کے ہمقدم ہو کر "دہشت گردی کی صورت میں مشترکہ دشمن" کا مقابلہ کرنے کا اعلان کر چکی ہے!

آج اگر اکتیس علما نے مجاہدین کو "باغی" قرار دیتے ہوئے طواغیت کی حمایت میں فتویٰ جاری کیا ہے تو یہ کوئی نئی بات نہیں...اس سے قبل غامدی، شدت پسندوں کے خلاف ریاست کی کارروائیوں کو "بھرپور دینی سندِ جواز" فراہم کر چکا ہے...طاہر القادری، مجاہدین کے خلاف آپریشن کو "عظیم جہاد" قرار دے چکا ہے...ثروت قادری "افغانستان میں طالبان کے خلاف جہاد کے لیے ایک لاکھ مصطفائی" فراہم کرنے کا وعدہ کر چکا ہے...رافضی عباس کمیلی ضرب عضب کو "مقدس جہاد" بتا چکا ہے...طاہر اشرفی "میٹھے پان والا" مجاہدین کے خلاف ہر طرح سے تعاون کی پیش کش کر چکا ہے...اب یہ "متفقہ فتویٰ" کچھ بھی نیا نہیں کر سکے گا! بلکہ ہم عرض کریں کہ متذکرہ بالا تمام لوگوں کا تعلق تاریخی طور پر جہاد دشمن اور افرنگ پرورہ گروہوں سے رہا ہے اس لیے اِنہوں نے اب بھی فوجی بوٹوں پر صافی مار کر اخروی ذلت تو مقدر بنائی ہے مگر کم از کم اپنے اپنے دنیاوی مفادات ضرور سمیٹے ہیں...لیکن ان اکتیس علما میں سے اکثریت کے اکابر و اسلاف کا تعلق جہاد اور اہل جہاد سے مثالی اور لازوال رہا ہے...لہٰذا یہ تو بھول جائیں کہ ان کے "سوفٹ فیس" دکھانے کے مظاہرہ سے طاغوت راضی ہوگا! آپ جتنے بھی پاپڑ بیل لیں اور ان فوجی و جمہوری حکمرانوں کے آگے جس قدر بھی بچھ جائیں...یاد رکھیں! کہ یہ آپ کو مہلت تو دے دیں گے لیکن چھوڑیں کے ہرگز نہیں! وقتی طور پر ترغیبات و مراعات کی بارشیں تو ہوں گی لیکن یہ آپ میں سے ایک ایک کے دشمن ہیں! جیسے ہی اِنہیں موقع ملے گا یہ آپ سے اپنی دشمنی کو بمعہ سود نبھائیں گے! یقین نہ آئے تو ملک بھر میں ہونے والے جعلی پولیس ور ینجر مقابلوں میں شہید ہونے والوں کو دیکھ لیں کہ اللہ کے ان بندوں کی قیادت مولانا حق نواز جھنگوی رحمہ اللہ سے مولانا علی شیر حیدری رحمہ اللہ تک کے ہاتھ میں رہی تو یہ اس نظام کے لیے ناقابل قبول رہے...لیکن اب ان کی قیادت نے "امن اور سمجھوتے" کی راہ اپنائی ہے تو قابل قبول پھر بھی نہیں ہوئے! فرق اتنا پڑا ہے کہ ان کے نوجوانوں کو ملک بھر میں ماورائے عدالت قتل کیا جارہا ہے لیکن "سفیر امن" اُف تک کرنے کے قابل نہیں ہیں! اسی طرح درباری علما کی تمام تر نمک حلالی کے باوجود اس مفسد نظام نے مساجد و مدارس کے گرد جس طرح گھیرا تنگ کیا ہے اور مدارس کا جس طرح ناطقہ بند کیا ہے، اُس میں سمجھنے اور سوچنے والوں کے لیے بہت سی نشانیاں ہیں!

خیمے تو الگ الگ ہو چکے! اب آپ کا حصہ اور وزن، ایمان والے خیمے کی بجائے کسی اور طرف جا پڑا ہے تو اس سے ایمان والوں کو اور مجاہدین کو (باذن اللہ) کچھ بھی فرق پڑنے والا نہیں! الحمدللہ ان کے ساتھ اللہ کی مدد ہے... اسی لیے "اسلامی" "ریاست کا مائی باپ امریکہ چار درجن کافر ممالک کے ساتھ مل کر گزشتہ سولہ سالوں میں مجاہدین کے سامنے ناکام ونامراد ہی ہے! اور یہ "اسلامی" ریاست خود بھی "باغیوں" کے خلاف ۲۰۰۷ء سے تو باقاعدہ برسرِ پیکار ہے... ان دس سالوں میں اس فوج نے اپنے اسلحہ خانوں میں موجود ہر طرح اور تمام قسم کا اسلحہ، گولہ بارود، کیمیائی ومہلک ہتھیار مجاہدین کے خلاف پھونک دیے ہیں... سمکر وفریب، دغا وخیانت اور کذب وجھوٹ کے جتنے گُر آزما سکتے تھے، آزما چکے! مالاکنڈ ڈویژن اور آزاد قبائل میں جو قیامتیں توڑ سکتے تھے، توڑ چکے! پاکستان بھر میں قائم خفیہ جیلوں کو دعوت وجہاد کے داعیوں اور مجاہدوں سے بھر چکے! صلیبی احکامات کی بجاآوری میں تمام حدودِ شرعی کو پھلانگ کر صلیبی بارگاہ میں سجدہ ریزیاں کر چکے!......... لیکن تحریک جہاد اور مجاہدین کے قدم نہ رُکے ہیں اور نہ ہی رُکیں گے! آزمائش اور سختیوں کی گھاٹیاں عبور کرنے کے بعد ہی حتمی فتح کی منزل تک پہنچا جاتا ہے! سو مجاہدین اِنہی گھاٹیوں کو طے کر رہے ہیں اور دنیا وآخرت کی فلاح، احدی الحسنیین اور رب کی رضا کی منزلوں پر پہنچنے کو ہیں! اِن کے خلاف، خوف، ڈر، رعب اور دہشت سے مرعوب ہو کر یا لالچ وطمع سے مجبور ہو کر فتوے جھاڑنے والوں کے لیے بس یہی عرض ہے کہ

> وَلَا تَشْتَرُوا بِعَهْدِ اللهِ ثَمَنًا قَلِيلًا ۚ إِنَّمَا عِندَ اللهِ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ O مَا عِندَكُمْ يَنفَدُ ۖ وَمَا عِندَ اللهِ بَاقٍ ۗ وَلَنَجْزِيَنَّ الَّذِينَ صَبَرُوا أَجْرَهُم بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ O
>
> "اور اللہ سے جو تم نے عہد کیا ہے (اس کو مت بیچو اور) اس کے بدلے تھوڑی سی قیمت نہ لو، جو (صلہ) اللہ کے ہاں مقرر ہے وہ اگر سمجھو تو تمہارے لیے بہتر ہے۔ جو کچھ تمہارے پاس ہے وہ ختم ہو جاتا ہے جو خدا کے پاس ہے وہ باقی ہے (کہ کبھی ختم نہیں ہو گا) اور جن لوگوں نے صبر کیا ہم ان کو ان کے اعمال کا بہت اچھا بدلہ دیں گے"۔

شذرہ:

افطار کے وقت دستر خوان پر چنے انواع واقسام کے کھانوں، مشروبات وماکولات کو دیکھ کر اور اس قدر تزک واحتشام کو سامنے پا کر سوچیے ضرور کہ ہمارے اسیر بھائی بہنوں کو افطاری کے لے دو گھونٹ صاف پانی بھی میسر ہو گا یا نہیں! پھر افطار سے ذرا پہلے اُن کے لیے دعا مانگتے ہوئے آنکھوں سے آنسوؤں کی برسات ہو تو امید رکھیں کہ اللہ تعالیٰ کی میزان میں یہ آنسو بڑے وزنی قرار پائیں گے! سحری کے وقت حلب، موصل، قندھار، میران شاہ، بن غازی، سری نگر اور مقدیشو کے باسیوں بارے بھی سوچیے کہ اُن کا کوئی پُرسال حال ہے بھی یا نہیں! جن کے جسموں اور روحوں کو صلیبی طیاروں اور کیمیائی وفاسفورس بموں نے پگھلا دیا ہے... اُن کو سحری کے لیے سوکھی روٹی کے دو ٹکڑے بھی میسر ہیں یا نہیں! پھر سحری سے قبل رب کے حضور گر جائیں اور اپنے اُن بھائی بہنوں کے لیے اُس مالک الملک سے مانگیں کہ جس کے سوا اُن مظلومین کا کوئی بھی نہیں!

عید کا چاند دیکھیں تو اُنہیں بھی دھیان میں رکھیں کہ جن کے گھروں کے چاند تارے اور سارے پیارے، اس پیارے دین پر قربان ہو گئے ہیں اور آج اُن کی گھٹی گھٹی سسکیاں سننے والا بھی کوئی نہیں! اور ان سب مراحل سے قبل اپنے دلوں کو ٹٹولیں کہ ہم نے اُن سب کے لیے کیا کیا ہے؟ وہ جو بمباریوں تلے بیٹھے سحر وافطار بِتا رہے ہیں... وہ جو رمضان المبارک میں جہاد ورباط جیسی عظیم الشان عبادات میں مگن ہیں... وہ جو اپنے پیاروں سے بہت ہی دور، کسی اور ہی دنیا میں اپنے محبوب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محبوب امت کے غموں کو سینوں میں لیے بس رب کے بھروسہ پر اور اُسی کی نصرت کی آس میں پورے عالمِ کفر کے سامنے مورچہ زن ہیں!

اُن کے لیے اپنے اموال وقف کیجیے کہ رمضان المبارک تو ہے ہی صبر اور خیر خواہی کا موسم... نیکیوں کے اس موسمِ بہار میں امت مسلمہ پر طاری خزاں کو بہار میں بدلنے کے لیے اپنے پاکیزہ ومعطر لہو سے جو تاریخ رقم کر رہے ہیں... وہ رمضان المبارک میں خیر القرون کی یادیں تازہ کرنے والے ہیں! بدر کی فتح اور فتح مکہ، اندلس کی فتح اور حطین اور عین جالوت کے معرکوں میں سرخروئی... یہ سنہری یادیں اور دور واپس لانے کے لیے امت کے بیٹے آج موصل وحلب سے قندھار ومیران شاہ تک میادین سجائے ہوئے ہیں! اہل ایمان پر ان کی نصرت عام دنوں میں بھی فرض ہے اور رمضان تو ہے ہی قربانی کا، صبر کا، فتوحات کا، جہاد کا، انفاق کا اور استشہاد کا مہینہ! لہٰذا اپنے سحر وافطار کے لیے آسائشیں مہیا کرنے سے قبل بھی اور اپنے اور اپنے بچوں کے لیے عید کی تیاری سے قبل بھی اُن کا حق ادا کیجیے کہ جو آپ کے دفاع کی خاطر کفارِ عالم کے سامنے سینہ سپر ہیں!

☆☆☆☆☆

ایک عظیم ذکر

شیخ حسین عبدالعزیز

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، وہی نیک لوگوں کا ولی ہے، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی بھی معبودِ برحق نہیں وہ تنہا اور یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، وہی گزشتہ و پیوستہ لوگوں کا معبودِ برحق ہے، اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیائے کرام اور رسولوں میں افضل ترین ہیں، یا اللہ! ان پر، ان کی آل، اور تمام صحابہ کرام پر رحمتیں، سلامتی، اور برکتیں نازل فرما۔

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًاOيُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَنْ يُطِعِ اللهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا(الاحزاب: ۷۰، ۷۱)

"اے ایمان والو! تقویٰ الٰہی اپناؤ اور ہمیشہ سچ بولو، اللہ تمہارے معاملات سنوار دے گا اور تمہارے گناہ بھی بخش دے گا، جو بھی اللہ اور رسول اللہ کی اطاعت کرے تو وہ بہت بڑی کامیابی پا گیا"۔

مسلمانو! میں تمہیں اور اپنے آپ کو تقویٰ الٰہی اپنانے کی نصیحت کرتا ہوں، یہی اللہ تعالیٰ کی گزشتہ اور پیوستہ سب لوگوں کے لیے تاکیدی نصیحت ہے۔ دورِ حاضر میں کہ جہاں فتنوں کی بھرمار ہے، مشکلات بہت زیادہ ہیں، امت اسلامیہ پر دشمن مسلط ہو چکے ہیں، ان کی وجہ سے تکالیف کی اقسام بڑھ چکی ہیں، مصیبتیں متنوع ہو چکی ہیں، تو ایسے میں تمام پریشانیوں سے نکلنے کے یقینی راستے مسلمانوں کے سامنے رکھنا بہت ضروری ہے، ہمہ قسم کے دکھ، درد اور پریشانیوں سے نجات کے حقیقی اسباب بتلانے کی ضرورت مزید دو چند ہو جاتی ہے۔

اے اہل ایمان! یہ فانی زندگی اذیتوں اور زحمتوں سے بھری ہوئی ہے؛ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي كَبَدٍ(البلد: ۴)

"یقیناً ہم نے انسان کو مشقت برداشت کرتے رہنے والا پیدا کیا"۔

دنیاوی زندگی کی صعوبتوں اور پریشانیوں سے نکلنے کا عظیم طریقہ خلوت و جلوت میں تقویٰ الٰہی اپنانے میں پوشیدہ ہے، ان سے خلاصی کے لیے دن ہو یا رات ہر وقت اللہ تعالیٰ سے رجوع کریں، دکھ سکھ ہر حالت میں اسی کے سامنے اظہارِ عاجزی کریں اور گڑگڑائیں، فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

وَمَنْ يَتَّقِ اللهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًاOوَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ [الطلاق: ۲، ۳)

"اور جو اللہ سے ڈرے اللہ تعالیٰ اس کے لیے نکلنے کا راستہ بنا دیتا ہے۔ اور وہ اسے ایسی جگہ سے رزق عطا فرماتا ہے جہاں سے اسے گمان بھی نہیں ہوتا"۔

اسی طرح فرمایا:

وَمَنْ يَتَّقِ اللهَ يَجْعَلْ لَهُ مِنْ أَمْرِهِ يُسْرًا(الطلاق: ۴)

"اور جو تقویٰ الٰہی اختیار کرے اللہ اس کے معاملات آسان فرما دیتا ہے"۔

اللہ تعالیٰ کے سامنے اظہارِ عاجزی و انکساری اور سب کچھ اللہ تعالیٰ کے سپرد کرنے کی تعلیمات میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابہ کرام کو کی ہوئی نصیحتیں بھی شامل ہیں کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ان پر دل و جان، قولاً اور فعلاً عمل کریں، اٹھتے بیٹھتے اسی میں رنگے رہیں۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کو فرمایا تھا:

"تم لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ [نیکی کرنے کی طاقت اور برائی سے بچنے کی ہمت اللہ کے بغیر ممکن نہیں] کہا کرو؛ کیونکہ یہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے"۔ (بخاری، مسلم)

ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"مجھے میرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم نے تاکیدی نصیحت کی تھی کہ میں زیادہ سے زیادہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ کہا کروں"۔

ان احادیث میں اس جلیل القدر ذکر کا تاکیدی حکم ہے، اس ذکر کے الفاظ مختصر لیکن معنی بہت عظیم ہے، اس ذکر کے زبان پر جاری ہونے سے دل کو یقین تام حاصل ہو جاتا ہے کہ فلاحِ دارین کے لیے صرف اللہ تعالیٰ ہی مدد فرما سکتا ہے، اور جس کی اللہ مدد کر دے تو وہ ہی بامراد ہے، اور جسے وہ رسوا کر دے تو وہی نامراد ہے۔

اس ذکر کی وجہ سے بندے کو یہ یقینِ محکم ہو جاتا ہے کہ وہ خود یا کوئی اور ایک حالت سے دوسری حالت میں منتقل ہونے کی ذاتی طاقت کا حامل نہیں ہے، بندہ اپنا کوئی بھی کام تنہا مکمل نہیں کر سکتا، کسی بھی ہدف کو پانے کے لیے انتہائی مضبوط، بلند و بالا اور عظمت والی ذات باری تعالیٰ کی جانب سے قوت کا ملنا ضروری ہے۔

اس ذکر میں انسان اپنی حقیقی کم مائیگی اور ناتوانی اپنے پروردگار کے سامنے رکھتا ہے، انسان یہ بھی کہتا ہے کہ اسے اپنے غالب اور زبردست خالق کی ہر وقت اور ہر لمحے ضرورت ہوتی ہے۔

جس وقت یہ ذکر انسانی زبان پر جاری ہو تو عین اس وقت دل عظیم الشان ذات کی وحدانیت کا اقرار کر رہا ہوتا ہے؛ کہ اسی سے مدد، کامیابی، تنگی سے نکلنے کا راستہ اور خوشحالی طلب کی جاتی ہے؛ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

سَيَجْعَلُ اللهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُسْرًا(الطلاق: ۷)

"عنقریب اللہ تعالی مشکل کے بعد آسانی فرمادے گا"۔

ذکر کے باعث فلاح، کامیابی، خلاصی اور نجات ملتی ہے، فرمانِ باری تعالی ہے:

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا لَقِيتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوا وَاذْكُرُوا اللهَ كَثِيرًا لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ(الأنفال: ۴۵)

"اے ایمان والو! جب تمہارا کسی دشمن سے ٹکراؤ ہو تو اللہ کا بہت زیادہ ذکر کرو، تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ"۔

یہ ذکر ہر مسلمان کو اپنی حقیقی زبان اور زبانِ حال دونوں سے ہر وقت کرتے رہنا چاہیے؛ اور حقیقت میں یہی عقیدہ توحید کا جوہر ہے کہ انسان ظاہری و باطنی ہر اعتبار سے ہمہ وقت اللہ تعالی کے سامنے متواضع رہے، اسی سے تعلق ہو، اللہ تعالی کے سوا کسی سے بھی قوت و طاقت کی وصولی کو مسترد کر دے۔ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"مشکلات کا مقابلہ کرنے اور مصیبتیں جھیلنے کے لیے اس [لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ] ذکر کی حیران کر دینے والی اثر انگیزی ہے، نیز بادشاہوں اور بارعب شخصیات کے سامنے جانے اور پر خطر امور میں بھی یہ ذکر مؤثر ہے"۔

اللہ کے بندو! یہ عظیم واقعہ سنو! اس میں واضح ترین دلیل ہے کہ عقیدہ توحید کی طاقت کے ذریعے بڑی سے بڑی مشکل بھی آسان ہو جاتی ہے، اور سخت ترین پریشانیاں چاہے وہ کسی بھی قسم کی ہوں وہ بھی مندمل ہو جاتی ہیں۔

یہ واقعہ متعدد مفسرین اور دیگر اہل علم نے بیان کیا ہے اور اس کی سندوں کی صحت کم از کم حسن درجے کی ہے واقعہ یہ ہے کہ:

"عوف بن مالک کے بیٹے سالم کو مشرکوں نے قید کر لیا تو وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا: "اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میرے بیٹے کو دشمنوں نے قید کر لیا ہے اور گھر میں بھی فاقہ کشی ہے"، تو اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (آل محمد کے پاس بھی کل شام تک ایک مد [دونوں ہاتھوں کے بھراؤ کے برابر] غلہ تھا، تقویٰ اختیار کرو اور صبر سے کام لو اور لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ کثرت سے کہو"۔

ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اور ان کے بیٹے کی ماں کو بھی کثرت سے اس ذکر کا حکم دیا، اس پر انہوں نے عمل کیا، عوف بن مالک رضی اللہ عنہ اپنے گھر میں ہی تھے کہ ان کا بیٹا واپس آگیا، اور دشمن کو پتا بھی نہ چلا، ساتھ میں وہ دشمن کے اونٹ بھی اپنے والد کے پاس لے آئے ان دنوں ان کی مالی حالت بہت پتلی تھی، اس کے باوجود وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور بیٹے کے بارے میں خبر بتلائی اور یہ بھی بتلایا کہ وہ ساتھ میں دشمن کے اونٹ لے آیا ہے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا:

"تمہیں اختیار ہے ان کا جو مرضی کرو، جیسے تم اپنے اونٹوں کے ساتھ کرتے تھے"

اس پر یہ آیات نازل ہوئیں:

وَمَنْ يَتَّقِ اللهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ

"اور جو اللہ سے ڈرے تو اللہ اسکے لیے نکلنے کا راستہ بنا دیتا ہے۔ اور وہ اسے ایسی جگہ سے رزق عطا فرماتا ہے جہاں سے اسے گمان بھی نہیں ہوتا"۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے قولی اور فعلی ہر دو اعتبار سے اپنی پاکیزہ زندگیوں ان نبوی نصیحتوں پر عمل کیا:

چنانچہ ابن ابی الدنیا نے نقل کیا ہے کہ ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ محصور ہو گئے اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے ان کی جانب لکھ بھیجا کہ:

"انسان کو کوئی بھی تنگی لاحق ہو تو اللہ تعالی اس کے بعد فراخی بھی عطا فرما دیتا ہے، نیز ایک تنگی دوہری آسانی پر غالب نہیں آسکتی، اللہ تعالی کا یہ فرمان ہے: {اصْبِرُوا وَصَابِرُوا وَرَابِطُوا وَاتَّقُوا اللهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ} خود بھی ڈٹ جاؤ اور دوسروں کو بھی ڈٹنے کی تلقین کرو، مورچوں میں ہمہ وقت تیار رہو اور اللہ تعالی سے ڈرو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔"

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا نظریہ ہی یہ تھا کہ حقیقی قوت اور طاقت وہی ہے جو عقیدہ توحید اور اللہ تعالی کی بندگی سے ملے۔

حقیقت میں یہ اللہ تعالی کے ساتھ لگاؤ اور توکل کا نتیجہ ہے، اپنی زبان کو ہر وقت ذکرِ الٰہی سے تر رکھنے کا پھل ہے، اس کی وجہ سے بڑی سے بڑی مصیبت ہوا ہو جاتی ہے اور اللہ تعالی کی جانب سے نجات کا راستہ مل جاتا ہے۔

فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"اگر تم مخلوق سے مکمل طور پر کنارہ کشی اختیار کر لو اور مخلوق سے کچھ بھی نہ مانگو تو تمہارا مولا تمہاری ساری مرادیں پوری کر دے گا"۔

اے اہل ایمان! مشکل کشائی اور پریشانیوں کے خاتمے کا ایک ذریعہ یہ بھی ہے کہ انسان کو جس وقت نصرتِ الٰہی میں تاخیر ہوتی نظر آئے اور دعاؤں التجاؤں کے بعد مایوسی چھانے لگے، قبولیت کے اثرات عیاں نہ ہو تو پھر اپنے آپ پر نظر ثانی کرے، اور سچی توبہ کرے، مخلص ہو کر اللہ تعالی سے رجوع کرے، بندہ اللہ کے سامنے اعتراف کرے کہ وہ نازل شدہ آزمائش کا حقدار ہے۔

نیز یہ بھی اعتراف کرے کہ وہ مستجاب الدعوات تو نہیں البتہ رحمتِ الٰہی کا امیدوار ضرور ہے، اسے اللہ تعالی سے معافی چاہیے، تو اس وقت دعا کی قبولیت شروع ہو جاتی ہے، مشکلات کے بادل چھٹنے لگتے ہیں؛ کیونکہ اللہ تعالی اپنے سامنے عاجزی کرنے والوں کی ضروریات

پوری فرماتا ہے، سلف صالحین نے اس اصولِ الٰہی کو ثابت قرار دیا ہے۔امت کو اس عظیم منہج پر چلنے کی کتنی زیادہ ضرورت ہے؟!

مسلمانو! ہر وقت اور ہر آن اس عظیم ذکر کی پابندی کرو؛ حاضر قلبی کے ساتھ زبان سے اسے پڑھو اور اپنی حالت سے اس ذکر کی تصدیق پیش کرو؛ کیونکہ اس کے فوائد اور فضائل بہت زیادہ ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

''اس دھرتی پر کوئی بھی شخص : لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَاللهُ أَكْبَرُ، وَسُبْحَانَ اللهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ [اللہ کے سوا کوئی معبودِ حقیقی نہیں، اللہ بہت بڑا، اللہ پاک ہے، تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، نیکی کرنے کی طاقت اور برائی سے بچنے کی ہمت اللہ کے بغیر ممکن نہیں۔] کہے تو اس کے سارے کے سارے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں چاہے سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں) اسے احمد نے روایت کیا ہے اور ترمذی نے اسے حسن قرار دیا، جبکہ حاکم نے اسے صحیح کہا ہے اور امام ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے''۔

اسی طرح عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو شخص رات کے وقت بیدار ہوا، اور اس نے یہ کہا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، الحَمْدُ لِلّٰهِ، وَسُبْحَانَ اللهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَاللهُ أَكْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ

[اللہ کے سوا کوئی معبودِ حقیقی نہیں، وہ یکتا و تنہا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، ساری بادشاہی اور تعریفیں اسی کے لیے ہیں، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، الحمد للہ، سبحان اللہ، اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں، اللہ اکبر، نیکی کرنے کی طاقت، اور برائی سے بچنے کی ہمت اللہ کے بغیر نہیں ہے]

پھر اس نے کہا: یا اللہ! مجھے بخش دے، یا کوئی اور دعا مانگی تو اس کی دعا قبول ہو گی، اور اگر وضو کر کے نماز پڑھی تو اس کی نماز بھی قبول ہو گی''۔

(بخاری)

یہ ذکر بندے کے لیے خیر و بھلائی اور بندے کے مال و متاع کے تحفظ کا باعث بھی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

''جو شخص گھر سے نکلتے ہوئے کہے: بِسْمِ اللهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ [اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ پر ہی بھروسا رکھتا ہوں، نیکی کرنے کی طاقت اور برائی سے بچنے کی ہمت اللہ کے بغیر ممکن نہیں۔] تو اسے کہا جاتا ہے: تمہارے لیے اللہ کافی ہے، تمہیں محفوظ کر دیا گیا ہے اور تمہاری رہنمائی کر دی گئی، نیز شیطان اس سے دور ہٹ جاتا ہے''۔

(ابوداؤد، ترمذی)

اس لیے کہ سب کچھ اللہ کے سپرد کر کے ہر چیز اللہ تعالیٰ کے حوالے کرنا اس ذکر کا تقاضا ہے، اور یہ کہ بندے کے ہاتھ میں کچھ نہیں ہے، تمام معاملات کی باگ ڈور اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے، تمام مخلوقات کے امور اللہ تعالیٰ کے فیصلوں اور تقدیر کے ساتھ منسلک ہیں، کوئی بھی اس کے حکم پر نظر ثانی نہیں کر سکتا۔

اس لیے اے مسلمانو! اپنے عقیدہ توحید کی وجہ سے مکمل طور پر بھروسا رکھو، مطمئن رہو، پریشان مت ہو، اور یہ یقین رکھو کہ ایک دن ضرور آفتیں اور صعوبتیں ختم ہوں گی، پوری امت کو یہ نظریہ اچھی طرح ذہن میں بٹھانے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ اس کائنات میں موجود ہر چیز حکمِ الٰہی کے تابع ہے، اس جہان میں کوئی بھی چیز چاہے وہ کتنی ہی طاقت ور ہو، اسے اپنی طاقت پر کتنا ہی گھمنڈ ہو! وہ پھر بھی اللہ تعالیٰ کی قوت، حکم، قضا اور قدر کے تابع ہے؛ چنانچہ تمام طاقتور اللہ تعالیٰ کے زیر تسلط ہیچ اور کمزور ہیں۔

اب تمہارا کام یہ ہے کہ اپنے آپ کو عبادات میں مشغول رکھو، بھلائی کے کام کرو، دکھ ہو یا سکھ مختلف قسم کے اذکارِ الٰہی خوشی غمی ہر حالت میں کرتے رہو؛

کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ:

''جس شخص کو یہ بات اچھی لگے کہ اللہ تعالیٰ تنگی ترشی میں اس کی دعائیں قبول کرے تو وہ خوشحالی میں بھی اللہ تعالیٰ سے ڈھیروں دعائیں کیا کرے''۔

پوری امت کو اس ذکر کی اشد ضرورت ہے، امت اس وقت انواع و اقسام کے دکھ اور درد برداشت کر رہی ہے، پوری امت کو چاہیے کہ اس عظیم ذکر کو پہچانیں اور سچائی و اخلاص کے ساتھ اس پر ایمان لائیں۔

اس لیے مسلمانو! ہر وقت لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ کا ورد اپنی زبان پر جاری رکھو، اس سے بھاری بھرکم تکلیفوں اور بحرانوں کا مقابلہ کرنے میں مدد ملتی ہے، اس سے بندے کی عظمت و شان میں اضافہ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے ہی مدد طلب کرتے ہیں اور اسی پر بھروسا کرتے ہیں، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ۔ یا اللہ! ہمارے لیے تمام پریشانیوں سے نکلنے کا راستہ بنا اور تمام تنگیوں سے خلاصی نصیب فرما۔

☆☆☆☆☆

''لوگوں کا مقام و مرتبہ میدانِ جہاد میں ہی معلوم ہوتا ہے نہ کہ منبروں پر شعلہ بار تقریریں کرنے سے''۔

شیخ عبد اللہ عزام شہید رحمہ اللہ

شہید عالمِ ربّانی استاد احمد فاروق رحمہ اللہ

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین محمد وعلی آلہ

وصحبہ وذریتہ اجمعین، اما بعد:

کوشش ہو گی کہ ہم ہر نشست میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک فرمانِ مبارک، ایک حدیث پڑھیں اور مختصراً اس کے معنی دیکھیں اور یہ بھی کوشش ہو گی جو بھی حدیث پڑھیں وہ صحت کے اعتبار سے صحیح یا حسن حدیث ہوں۔ مسلم شریف کی روایت میں آتا ہے جس کو ابن ماجہ نے بھی روایت کیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا کہ

"اللہ سبحانہ وتعالیٰ قیامت کے دن زمین وآسمان کو اپنے ہاتھوں میں لے لیں گے اور پھر فرمائیں گے: انا اللہ... میں اللہ ہوں...فیقبض اصابعہ ویبسطھا...اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ یہ فرما کر اپنی انگلیاں کھولیں گے اور بند کریں گے...ویقول انا الملك...اور فرمائیں گے کہ میں بادشاہ ہوں!"

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں یہ الفاظ آتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: انا الملك این ملوك الارض...کہ میں بادشاہ ہوں! کہاں ہیں زمین کے بادشاہ؟! کہاں ہیں وہ بادشاہ جو زمین میں ہوا کرتے تھے؟ اور اسی روایت سے ملتی جلتی روایت مفسرین نے بھی ذکر کی ہے، محدثین نے بھی ذکر کی ہے۔ سورہ زمر کی آخری آیت کے ذیل میں جہاں پر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ اس کی تشریح میں آتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں ایک یہودی عالم آتا ہے اور کہتا ہے کہ ہم نے اپنی مذہبی کتابوں میں یہ بات پڑھی ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ایک انگلی پر آسمانوں کو رکھیں گے اور ایک انگلی پر زمین کو، ایک پر درختوں کو اور ایک پر پانی کو رکھیں گے اور ایک پر باقی تمام چیزوں اور مخلوقات کو رکھیں گے اور فرمائیں گے: انا الملك...میں بادشاہ ہوں)...تو یہ سن کر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تصدیق فرماتے ہوئے اُس کی بات پر مسکرا دیے اور اتنے مسکرائے کہ آپ کی ڈاڑھیں نظر آنے لگیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیتِ مبارکہ پڑھی:

وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ وَالْأَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالسَّمَاوَاتُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِينِهِ

"انہوں نے اللہ کی قدر نہیں کی جیسا کہ قدر کرنے کا حق ہے۔ جب کہ قیامت کے دن زمین اللہ تعالیٰ کی مٹھی میں ہو گی اور آسمان اللہ کے دائیں ہاتھ میں لپٹے ہوئے ہوں گے"۔

یہ حدیث مبارکہ ہمارے سامنے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی عظمت کا ایک ہلکا سا نقشہ کھینچتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی عظمت کو سمجھنا ہماری ناقص عقلوں کے لئے اس کا ٹھیک ٹھیک تصور کرنا اس کی استطاعت سے باہر کی چیز ہے وہ ذات جو ہے۔

لیس کمثلہ شیئ...اُس جیسا کوئی اور ہے نہیں

اس لئے ہم کماحقّہ اِدراک نہیں کر سکتے لیکن انسانی زبان میں جتنا سمجھا یا جا سکتا ہو۔ اللہ تعالیٰ کی کتاب میں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان میں کھول کھول کر بیان کر دیا گیا ہے۔ تو یہ حقیقت اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے سامنے اس دنیا کی، ان آسمانوں کی اور زمین کی۔

ابھی چند دن پہلے آپ نے سنا کہ زمین کے مدار کے اندر کچھ شہاب ثاقب داخل ہو گئے اور اتنے زور زور کے دھاکے ہوئے اس کے صرف کچھ ٹکڑے زمین پر گرے تو اس سے جن علاقوں میں گرے وہاں اچھی خاصی تباہی ہوئی۔

یہ انسان کے لئے وہ چھوٹے چھوٹے ذرے اس بہت بڑی کائنات کے اندر چھوٹی سی کہکشاں کے اندر ایک چھوٹی سی زمین پر پیش ہونے والے واقعات وہ بھی بہت بڑے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی وہ سارے آسمان اور وہ ساری زمینیں اور وہ سارا پانی اور وہ سارے درخت وہ سب کچھ جو اللہ تعالیٰ نے تخلیق کیا ہے وہ بس اتنا سا ہے کہ ایک انگلی پر آ جائے ایک ہاتھ میں لپٹ جائے اللہ کے ایک اشارے پر اللہ تعالیٰ کے ایک فرمان کے تابع ہو تو جس کا عقیدہ ہو جو مسلمان اس حقیقت کو جانتا ہو، جس سے کافر جاہل ہیں جو رب کو نہیں پہچانتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی عظمت کو نہیں پہچانتے ہیں...ظاہری بات جس مسلمان کا عقیدہ ہو وہ مسلمان کتنا قوی ہوتا ہے اس عقیدے پر ایمان رکھنے کی وجہ سے کتنا مضبوط محسوس کرتا اور پھر اِسی عقیدے کے بل پر وہ اللہ تعالیٰ کے دشمنوں سے ٹکرا جاتا ہے۔ اِسی عقیدے پر ایمان رکھتے ہوئے وہ دنیا کی بڑی سے بڑی رکاوٹوں، مصیبتوں کو پار کر جاتا ہے کیوں کہ وہ جس رب کے سہارے پر نکلا ہے، جس رب پر ایمان رکھتا ہے وہ رب اتنا قوی ہے کہ اُس کے سامنے دنیا کے بڑے بڑے بادشاہ کوئی حیثیت نہیں رکھتے۔ حقیقی بادشاہت قیامت کے دن، میرے پیارے بھائیو! واضح ہو گیا۔ اب بھی اللہ تعالیٰ کی بادشاہت واضح ہے۔ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں کے ذریعے ہم اس کو پہچان سکتے ہیں، قیامت کے دن پر بادشاہت واضح ہو جاتی ہے اور ایسے واضح ہو جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا کے بادشاہوں کو چیلنج کر کے کہنا ہے کہاں ہیں زمین کے بادشاہ اور کوئی اللہ تعالیٰ کے سامنے بولنے جواب دینے کی جرأت نہیں کر سکے گا!

یہ وہ خوبصورت عقیدہ جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں عطا کیا۔ یہ حقائق اور یہ توحید اس دنیا کی سب سے بڑی حقیقت ہے جس کا علم اللہ تعالیٰ نے اپنا فضل فرماتے ہوئے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے سے ہم تک پہنچایا۔ اللہ تعالیٰ اپنی عظمت کا ادراک کرنے کی اور اپنی خشیت دل کے اندر پیدا کرنے کی، اپنے سامنے جھکنے کی اور اپنا حق ادا کرنے کی توفیق دے یقیناً اللہ تعالیٰ کی توفیق کے سوا ایسا ممکن نہیں۔

سبحانك اللہ وبحمدك نشھد ان لاالہ الاانت نستغفرك ونتوب الیك

وصلی اللہ علی نبیینا محمد وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین

اسلامی موسم بہار

شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ

امیر جماعت قاعدۃ الجہاد شیخ ایمن الظواہری دامت برکاتہم العالیہ نے کچھ ماہ قبل ''الربیع الاسلامی'' (اسلامی موسم بہار) کے عنوان سے دنیا بھر میں مجاہدین کو ملنے والی فتوحات، عالمی کفر کی ذلت اور اُس کے ایجنٹوں کی خواری اور ''فتنہ بغدادی'' کے رد پر ایک طویل سلسلہ گفتگو ریکارڈ کروایا۔ یاد رہے، شیخ ایمن الظواہری دامت برکاتہم العالیہ نے جس وقت اس سلسلۂ گفتگو کا آغاز فرمایا، اُس وقت حضرت امیر المؤمنین ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ کے انتقال سے متعلق خبر کو عام نہیں کیا گیا تھا۔ [ادارہ]

بسم اللہ والحمد للہ والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ، وآلہ وصحبہ ومن والاہ

دنیا بھر میں بسنے والے میرے مسلمان بھائیو! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

میں آپ کے سامنے عراق اور شام میں صلیبی حملے اور وزیرستان میں امریکی ایما پر پاکستان فوج کے جرائم سے متعلق بات کروں گا۔ نیز خلافت علی منہاج النبوۃ سے متعلق اہم امور کے حوالے سے بھی اپنا موقف رکھوں گا۔

میں اس مجلس میں دو سوالوں کی بابت بات رکھتا ہوں:

پہلا: کیا خلافت کے اعلان کا یہ مناسب وقت ہے؟

دوسرا: اگر خلاقت کے قیام کے اعلان کا یہ مناسب موقعہ نہیں تو پھر اس کا متبادل کیا ہے، جس کو بنیاد بنا کر ہم خلافت علی منہاج النبوۃ کے لیے اپنی کوششیں صرف کریں؟

پہلے سوال کے جواب سے پہلے چند ایک تمہیدی باتیں ذہن میں رہنا ضروری ہیں:

جب سے خلافت کا سقوط ہوا ،اسلامی تحریکات جدوجہد جاری رکھے ہوئے ہیں تاکہ خلافت کا احیا ہو سکے۔ اس میدان میں ان تحریکات نے طویل سفر اور کٹھن راستے طے کیے۔ بغدادی اور اس کی جماعت دولۃ العراق الاسلامیہ ہونے کے ناطے جماعت القاعدہ کی شاخ تھی اور یہ بھی اسلامی تحریکات کی اُنہی کوششوں کے نتیجے میں ظہور پذیر ہوئی۔

میں اختصار کی وجہ سے اس پر ایک ہی مثال بیان کروں گا۔ اور وہ شیخ اسامہ رحمہ اللہ کا ان کوششوں سے متعلق مختصر سا اشارہ جو خلافت علی منہاج النبوۃ کے قیام کے لیے کی گئیں۔ اس جدوجہد میں افغانستان میں جہاد کو اس امید پر مضبوط کرنا بھی شامل تھا کہ وہ اسلام کا قلعہ بن جائے تاکہ دنیا بھر کی تحریکاتِ جہاد کو اس کے ذریعے مضبوط کیا جائے، جس کے نتیجے میں بلادِ اسلامیہ میں تمکین حاصل کرنا ممکن ہو جائے۔

انہی کوششوں میں سے سوڈان کی حکومت کو ایسے معاشی اصول کو مد نظر رکھتے ہوئے مضبوط کرنا تھا جس کے ذریعے تحریکِ اسلامی کے لئے قابل عمل نمونہ سامنے آئے، جس پر اعتماد بھی کیا جا سکے۔ پس شیخ رحمہ اللہ ایسی تحریکِ اسلامی کے خاکے میں رنگ بھر رہے تھے جو اپنے مقصودِ اصلی تک پہنچنے میں قدرت رکھے۔ ایک ایسی تحریک جو مغربی صلیبی ممالک پر اقتصادی طور پر حملہ آور ہونے کی صلاحیت رکھے۔ سوڈان اس منصوبے کے لیے یوں موزوں تھا کہ یہاں وسیع پیمانے پر زراعت کی گنجائش بھی ہے اور ضرورت کی غذا وافر مقدار میں پیدا کر کے معاشی طور پر بدحال اس اسلامی خطے کو اپنے پاؤں پر کھڑا کرنا ممکن تھا۔ چند مضبوط یہودی سرمایہ داروں کے بل بوتے پر اسرائیلی ریاست کھڑی ہے۔ اسی بنا پر شیخ رحمہ اللہ معیشت کی اہمیت پر زور دیا کرتے تھے۔ بہرحال اس عرصہ کے دوران میں شیخ رحمہ اللہ جس دوسرے منصوبے کی تکمیل کی خواہش رکھتے تھے وہ نائیجریا سے سوڈان تک حج کی ادائیگی کے لیے جانے والے راستے کی تعمیر تھی، تاکہ افریقہ کے بلادِ اسلامیہ معاشی، ثقافتی اور نظریاتی طور پر باہم مربوط ہو جائیں۔

پھر آپ رحمہ اللہ نے امت کی وحدت کی مزید کوششوں کے لیے افغانستان کہ طرف ہجرت ثانیہ کا ارادہ کیا، تاکہ جہادی تحریکات کا رخ ایک ہی ہدف کی طرف موڑ دیا جائے اور وہ ہدف امریکی دشمن ہے، اسی لئے معاصر جہادی تحریک کے مطالعہ اور سابقہ جہادی تجربہ کے بعد سب سے پہلے امریکہ کے خلاف جہاد پر ابھارنے سے شروعات کی۔ تاکہ یکساں اساسی مقصد خلافت اسلامیہ کے قیام کے لیے پوری امت اور اسلامی و جہادی تحریکات ایک ہی صف میں مجتمع ہو جائیں۔

پھر خلافت ہی کے قیام کے لیے امارت اسلامیہ کی صفوں میں امیر المؤمنین ملا محمد عمر مجاہدؒ کے جھنڈے تلے آپ رحمہ اللہ امارت کے دشمنوں کے مقابلے میں شریک جہاد ہوئے، جو امریکہ کے جھنڈے تلے اُس کی چاکری کرتے تھے اور مجاہدین کی وحدت کے دشمن تھے۔ آپ کے اس فیصلے کے دوررس نتائج کو واقعات نے ثابت کیا، اسی لیے گیارہ ستمبر کے مبارک واقعات کے بعد امریکی صدر بش کی طرف سے امریکی کانگریس میں کی گئی تقریر میں اس کا حوالہ بھی دیا، ادارہ السحاب کی تیار کردہ دستاویزی فلم میں بھی بش کی اس تقریر کے مندرجات شامل ہیں۔

پھر اس کے بعد اہم ترین اور عظیم الشان کام شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ کا امیر المؤمنین ملا محمد عمر رحمہ اللہ سے بیعت کرنا تھا۔ اللہ تعالیٰ اس کے سبب ان پر کرم فرمائے کہ یہ مومنانہ بصیرت کی علامتوں میں سے تھا۔ پھر اہلِ اسلام کو امیر المؤمنین ملا محمد عمر رحمہ اللہ کی بیعت پر جمع ہونے کی دعوت دی، آپ رحمہ اللہ نے اس بات کو سمجھ لیا تھا کہ امیر المومنین رحمہ اللہ ٗ اللہ تعالیٰ کی ودیعت کردہ صلاحیتوں کے سبب افغانستان میں منصبِ امامت کے حقیقی اہل تھے اور جو ان سے بیعت کرے گا بڑا بن جائے گا، اِن کی بیعت کرنے والوں میں جماعت القاعدہ بھی شامل ہے اور دولۃ العراق الاسلامیہ بھی۔

جماعت القاعدہ کی اہم شخصیات میں سے دو شہسوار شیخ ابو مصعب الزر قاوی اور شیخ ابو حمزہ شہید رحمہما اللہ ہیں، ہم ان کے بارے میں ایسا ہی گمان رکھتے ہیں کہ اللہ پاک نے ان دونوں کے ساتھ شہداوالا معاملہ کیا ہو گا۔ اللہ تعالیٰ ان پر بے شمار رحمتیں نازل فرمائیں، یہ دونوں شہسوار کس تربیت گاہ سے نکلے تھے؟

شیخ ابو مصعب رحمہ اللہ نے مجاہد شیخ عبد اللہ عزام رحمہ اللہ کے مرکز میں تربیت حاصل کی۔ پھر شیخ ابو محمد المقدسی حفظہ اللہ کے سامنے زانوئے تلمذ طے کیا۔ پھر جماعت قاعدۃ الجہاد کے لشکر میں شامل ہو گئے۔

میں یہاں دو بہترین مثالیں اور شیخ ابو مصعب رحمہ اللہ کا عہد وفا بیان کرنا چاہتا ہوں جو مجاہدین کے لئے اخلاق میں عمدہ اور بلند طرز عمل کی حیثیت رکھتا ہے۔

پہلی مثال: آپ رحمہ اللہ کا تقریری سلسلہ جو شیخ اسامہ رحمہ اللہ کے متعلق ہے، اس میں آپ کہتے ہیں:

''میں تو آپ کی امارت کے ماتحت ایک سپاہی ہوں، اگر آپ چاہیں تو مجھے معزول کردیں اور اگر آپ آزمائیں تو ضرور دیکھ لیں گے اور شیخ ایمن کے میرے لیے بھیجے گئے اپنے پیغام میں کچھ وضاحتیں تھیں، اگرچہ آپ میرے لیے کاٹ دینے والے احکام صادر فرماتے تو اُن پر بھی ضرور عمل ہوتا''۔

دوسری مثال: شیخ ابو مصعب رحمہ اللہ نے نمائندے کو ارض خراسان بھیجا، اس نمائندے نے بعض قائدین سے ملاقات کی، ان ہی میں شیخ مصطفیٰ ابوالیزید رحمہ اللہ بھی شامل تھے۔ انہیں جو معلومات دیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ شیخ ابو مصعب رحمہ اللہ نے جب مجاہدین کی جماعت کی شوریٰ کے سامنے ایک معاملہ پیش کیا، کہ روافض کے ایک شہر میں ایک جماعت نے تعاون کی شرط یہ رکھی ہے کہ تنظیم القاعدہ کی قیادت سے قطع تعلق اختیار کی جائے۔ جب یہ معاملہ شیخ ابو مصعبؒ کے سامنے رکھا گیا تو انہوں نے فرمایا ''اللہ کی پناہ اس بات سے کہ میں شیخ اسامہ کی بیعت کو توڑ دوں''۔ جو کوئی اس معاملے میں مزید تشفی کرنا چاہے تو وہ شیخ ابو مصعب رحمہ اللہ کے بیان بعنوان ''شیخ اسامہ بن لادن کی قیادت میں جماعت القاعدہ سے بیعت کا بیان'' اور ''مامور کا اپنے امیر کی طرف پیغام'' کو دیکھ لے۔

جہاں تک تعلق ہے شیخ ابو حمزہ المہاجر رحمہ اللہ کا تو اُنہوں نے جماعت الجہاد کے معسکر میں تربیت حاصل کی، وہ اس لشکر کے مخلص ساتھیوں میں سے تھے اور میں انہیں اپنے چھوٹے بھائی کے طور پر دیکھتا تھا۔ اُن سے میری طویل مصاحبت رہی اور ہمارا کافی وقت ایک ساتھ ساتھ گذرا۔ انہوں نے اور شیخ ابو اسلام المصری نے افغانستان میں شیخ اسامہ رحمہ اللہ کے ہاتھ پر بیعت کی۔

وہ جب شیخ اسامہؒ، شیخ مصطفیٰ ابو یزیدؒ اور مجھ سے خط وکتابت کرتے تو بسا اوقات ہمیں چچا، والد اور ماموں کے القابات سے مخاطب کرتے۔ قیادتِ جہاد نے شیخ ابو عمر البغدادیؒ کو اس بات پر پابند کیا تھا کہ وہ اپنی بیعت کے وقت اس بات کا اقرار لیں کہ وہ شیخ اسامہؒ اور امیر المؤمنین ملا محمد عمرؒ کے لشکر کے سپاہی ہیں۔ اسی وجہ سے شیخ ابو حمزہؒ نے اپنے سب سے پہلے بیان، جو شیخ ابو مصعب الزر قاویؒ کی شہادت کے بعد کا ہے، میں فرمایا:

''ہمارے شیخ اور ہمارے امیر ابو عبد اللہ اسامہ بن لادن؛

اللہ تعالیٰ ہم پر اور ہمارے معزز بھائیوں پر فضل فرمائے کہ جو مضبوط اجتماعیت کے باوجود ہمارے ساتھ مجاہدین کی مجلس شوریٰ میں شامل ہوئے۔

پس یہ بہترین مدد اور نصرت تھی، ہم سلف صالحین کے منہج کو مضبوطی سے تھامنے کا عہد کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اِنہیں ہمارے اور تمام مسلمانوں کی طرف سے جزائے خیر عطا فرمائے۔

ہم آپ کے اشاروں کے منتظر اور آپ کے احکامات کو بجالانے والے ہیں ہم بلند حوصلوں اور سرفروش معزز ساتھیوں کے ساتھ آپ کے لشکر اور جھنڈے تلے جمع ہیں۔ اور اللہ کی مدد سے جلد ہی ملنے والی پہلی کامیابی کی خوشخبری آپ کو دینے والے ہیں''۔

پس کیا عقل یہ تسلیم کرتی ہے کہ ان دونوں وفادار شہید شہ سواروں نے شیخ اسامہ رحمہ اللہ سے کی گئی بیعت کو یک طرفہ طور پر فسخ کر دیا تھا؟

حقیقت احوال اور مصدقہ واقعات اس دعوے کو جھوٹا ثابت کرتی ہے۔

پھر ابو حمزہ المہاجر رحمہ اللہ نے اس بیعت کی تجدید وتوثیق کی تو کیا یہ مجاہدین کی وحدت کو مضبوطی فراہم کرنا ہے یا اسے توڑ دینا ہے؟

(داعش کے بقول) شیخ ابو حمزہ المہاجر رحمہ اللہ، امارت اسلامیہ کے امیر ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ کی اطاعت سے کس لئے نکلے؟ اگر القاعدہ کی ہر شاخ اور امیر المؤمنین کو بیعت دینے والی ہر جماعت یہی طرز عمل اختیار کرے جیسا کہ آپ نے ابو حمزہ رحمہ اللہ پر افتراء باندھا ہے، حالانکہ یہ افترا آپ ہی پر پلٹ کر آیا، تو اس کا انجام کیا ہو گا؟ اس کا انجام لا محالہ مجاہدین کی صفوں میں دراڑ اور تفریق ڈالنا ہی ہو گا!

جو ایسا کرے کیا اسے یہ حق حاصل ہے کہ وہ مجاہدین کی وحدت کا دعویٰ کرے؟

وہ کون سا مجموعہ ہے جو یہ من گھڑت جھوٹ پھیلانے پر مُصر ہے کہ: ابو حمزہ رحمہ اللہ نے یک طرفہ شیخ اسامہ اور ملا محمد عمر رحمہما اللہ سے اپنی بیعت کو توڑ دیا تھا۔

بے شک یہ (ابو بکر) بغدادی کا مجموعہ ہے جو کہ شرعی فیصلے سے کتراتے ہوئے صفوفِ جہاد سے نکل جانے کے لیے کوشاں ہے، اور بغیر سمع و اطاعت اور کسی شوریٰ کے، مسلمانوں کے حقوق غصب کئے ہوئے ہے اور زیادتی اور انحراف میں اس قدر بڑھا ہوا ہے کہ جھوٹ اور فریبی ہتھکنڈوں میں سیکولرازم کے ماننے والوں، جمہوریوں اور بعض اخوانیوں کو بھی مات دے چکا ہے۔

(بقیہ صفحہ ۱۵ پر)

اکیلا مجاہد یا پھر اپنی ذات میں ایک فوج!

شیخ قاسم الریمی حفظہ اللہ
امیر جماعۃ قاعدۃ الجہاد فی جزیرۃ العرب

دار الکفر مغرب میں رہنے والے میرے مجاہد و مرابط اور صابر بھائیوں کے نام!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میرے مجاہد بھائی! ہم آپ کو محض ایک فردِ واحد کی حیثیت سے نہیں دیکھتے (حالانکہ آپ کے جہاد کو 'انفرادی جہاد' ہی کہا جاتا ہے)۔ بلکہ ہم آپ کو ایک جماعت، ایک بریگیڈ بلکہ اپنی ذات میں ایک پوری فوج کی صورت میں دیکھتے ہیں۔ ہر وہ کارروائی جو آپ سرانجام دیتے ہیں' سے متعلق ہماری خواہش ہوتی ہے کہ ہمارے پاس ایک فوج ہوتی جو ایسی ہی کارروائی سرانجام دیتی... لیکن یہ فوج آپ ہی تو ہیں! لہٰذا آپ کے لیے ضروری ہے کہ آپ خود کو اس اُمت کے ایک حصہ کی صورت میں ہی دیکھیں، گویا آپ اس کے جسم کا ایک حصہ ہیں... اگر اس جسم کا کوئی ایک بھی حصہ تکلیف میں ہو تو پورا بدن بے خوابی اور تکلیف میں اس کے ساتھ ہوتا ہے۔

ہم جسدِ واحد مانند ہیں اور آج یہ جسم متعدد جگہوں پر زخمی ہے۔ آپ ایک ایسی جگہ پر رہتے ہیں جہاں سے آپ بآسانی ہمارے دشمن کو نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ پس یہ آپ ہی ہیں جو اس فرض کو نبھائیں گے!

واللہ! ہماری خواہش ہوتی ہے کہ ہم آپ کی جگہ پر ہوتے تاکہ ہمیں اللہ کے دین کی اس بہترین خدمت کا موقع ملتا۔ جان لیجیے کہ کفر کے ممالک میں کارروائیوں کو سرانجام دینا آپ ہی کی ذمہ داری ہے! کیونکہ دشمن روزانہ کی بنیاد پر آپ کی ماؤں، بھائیوں، بزرگوں، بہنوں کے خلاف کارروائیاں کرتا ہے... ہم ایک ہی جسم کی مانند ہیں۔

ایک امریکی مسلمان کی حیثیت بھی ایک یمنی مسلمان جیسی ہی ہے اور یمنی مسلمان بھی آسٹریلوی مسلمان ہی کی طرح ہے! ہم وطن پرستی پر یقین نہیں رکھتے بلکہ ہمارا ایمان 'اسلام' پر ہے۔

پس جب آپ فلسطین میں ہمارے بھائیوں کو قتل ہوتا دیکھتے ہیں تو آپ کیا کردار ادا کرتے ہیں؟! اگر اسرائیلیوں کی جانب سے فلسطین میں آپ کے بھائیوں کے خلاف کارروائی ہوتی ہے، یا پھر امریکیوں کی جانب سے افغانستان، عراق، شام، جزیرۃ العرب یا کہیں بھی کوئی کارروائی ہوتی ہے اور ان کارروائیوں کا جواب اگر مغرب میں رہنے والا کوئی مسلمان دے دے اور جس میں کچھ امریکی مارے جائیں تو آپ کا کیا خیال ہے کہ اس کا کیا نتیجہ نکلے گا؟ وہی نتیجہ نکلے گا جس کی طرف اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام پاک میں اشارہ فرمایا ہے:

فَهَزَمُوْهُمْ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۙ۬ وَ قَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ وَ اٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ وَ الْحِكْمَةَ وَ عَلَّمَهٗ مِمَّا يَشَآءُ ؕ وَ لَوْ لَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ ۙ لَّفَسَدَتِ الْاَرْضُ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ (البقرۃ: ۲۵۱)

تو طالوت کی فوج نے خدا کے حکم سے ان کو ہزیمت دی اور داؤد نے جالوت کو قتل کر ڈالا اور خدا نے ان کو بادشاہی اور دانائی بخشی اور جو کچھ چاہا سکھایا اور خدا لوگوں کو ایک دوسرے (پر چڑھائی اور حملہ کرنے) سے نہ ہٹاتا رہتا تو ملک تباہ ہو جاتا لیکن خدا اہل عالم پر بڑا مہربان ہے

یہ کارروائیاں اور ان کے نتائج دشمن کو مزید ایسی کسی بھی کارروائی کرنے سے پہلے کئی مرتبہ سوچنے پر مجبور کر دیں گے۔ آج کفر' مسلم امت پر ہر طرف سے حملہ ہو رہا ہے اور اس کو قتل کیا جا رہا ہے... آج ہم فلوجہ اور حلب سمیت کئی جگہوں پر سانحات کا مشاہدہ کر رہے ہیں...

آپ! جی ہاں! اے پرہیزگار مجاہد آپ ہی!

اگر آپ کو قربانی دے کر اللہ سے اجر حاصل کرنے کا ایمان ہے تو آپ بڑے بڑے کام سرانجام دے سکیں گے۔ مثال کے طور پر ہمارے بھائی عمر متین رحمہ اللہ کو دیکھیں کہ جب انہوں نے اپنی کارروائی سرانجام دی تو آپ نے کتنی ہی مسکراہٹیں' بیواؤں، یتیموں اور مجاہدین کے لبوں پر دیکھیں... آج مسلم امت پے در پے صرف سانحات کی خبریں ہی سن رہی ہے... لیکن یہ آپ ہی ہیں جو ان کے چہروں پر مسکراہٹیں بکھیر سکتے ہیں... اگر ایک مسلمان کے چہرے پر مسکراہٹ لانا صدقہ ہے تو پوری دنیا کے مسلمانوں کے دلوں کو تسکین پہنچانے کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟

آج اُن جگہوں پر مقیم ہیں کہ جن کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ''میں ہر اس شخص سے بری ہوں جو کفار کے مابین رہائش اختیار کرتا ہے''...

آپ چاہیں تو ان ممالک میں قیام کو گناہ کا ذریعہ بنائیں یا پھر چاہیں تو اسی قیام کر جنت الفردوس جانے کا راستہ بنائیں... جہاں پر آپ مجاہدین اور شہداء فی سبیل اللہ کے ساتھ ہوں گے۔ جنت میں ۱۰۰ ایسے درجات ہیں جو اللہ نے مجاہدین فی سبیل اللہ کے لیے مختص کر رکھے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو سب سے اوپر والے درجہ میں جگہ دے۔

ہماری خواہش ہے کہ ہم آپ کی جگہ پر ہوتے تاکہ ہم بھی اپنے دین کی بہت خدمت کر سکتے۔ ہم اللہ سے آپ کے لیے بخشش، فتح، کامیابی اور صراطِ مستقیم کی طرف ہدایت کی دعا کرتے ہیں۔

آپ کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ معاملات کو پیچیدہ نہ بنائیں بلکہ بس آسان ہی رکھیں، جیسا کہ ہمارے بھائی عمر متین رحمہ اللہ نے کیا۔اس نے ایک کلاشن کوف لی،ان کفار کے مجموعات کارخ کیااوران پر حملہ کر دیا۔

مسلمانوں پر کسی بھی ظلم وزیادتی کے جواب میں ایسے حملوں کے ذریعے سے ان کو جواب دینے کا سلسلہ اگر شروع ہو جائے،تو اس طرح ہم اس ظلم وزیادتی کا جواب دینے کے قابل ہو جائیں گے...آنکھ کا بدلہ آنکھ !

یہ کفار اس دنیاوی زندگی کے مزے لوٹنا چاہتے ہیں اور خوف سے ڈرتے ہیں۔جبکہ ہم تو خوف کو آزمائش سمجھتے ہیں اور اس پر اجر کی امید رکھتے ہیں۔

وَ لَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَ الْجُوْعِ وَ نَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَ الْاَنْفُسِ وَ الثَّمَرٰتِ ؕ وَ بَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ o الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ o اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ رَحْمَةٌ ۫ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ(البقرۃ:۱۵۵۔۱۵۷)

"اور ہم کسی قدر خوف اور بھوک اور مال اور جانوں اور میووں کے نقصان سے تمہاری آزمائش کریں گے تو صبر کرنے والوں کو (اللہ کی خوش نودی کی) بشارت سنادو۔ان لوگوں پر جب کوئی مصیبت واقع ہوتی ہے تو کہتے ہیں کہ ہم اللہ ہی کا مال ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کو جانے والے ہیں۔یہی لوگ ہیں جن پر ان کے پروردگار کی مہربانی اور رحمت ہے اور یہی سیدھے راستے پر ہیں"۔

ہم خوف کا سامنا صبر سے کرتے ہیں لیکن یہ کفار خوف کا سامنا ڈرنے، ہار ماننے، حوصلہ ہارنے اور مومنین کو ایذا پہنچانے سے بازرہ کر کرتے ہیں۔

اگر آپ اللہ پر ایمان رکھتے ہیں اور اس کی نصرت کے حقیقی طالب ہیں تو وہ کبھی بھی آپ کو مایوس نہیں کرے گا۔اور آپ دنیا بھر میں موجود مجاہدین کو راحت پہنچانے پر ضرور اجر اور درجات میں بلندی پائیں گے۔

آپ بھائی چارے اور اتحاد کی مثال بن جایئے۔ہم اللہ سے آپ کے اور اپنے لیے مدد اور نصرت کی دعا کرتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆

بقیہ :اسلامی موسم بہار

اے ابو مصعب اور ابو حمزہ،اللہ آپ دونوں پر اللہ رحم فرمائے کہ آپ کا ہم سے بچھڑنا ایک عظیم سانحہ ہے۔انااللہ واناالیہ راجعون۔

شیخ اسامہ رحمہ اللہ خلافت کے قیام کی کوششوں کی طرف پلٹے، شیخ رحمہ اللہ نے اسلامی تحریکات میں وحدت کی کوششیں کی اور یہود اور صلیبیوں سے جہاد کے لئے جبہۃ الاسلامیہ العالمیہ کی بنیاد رکھی۔پھر جماعت قاعدۃ الجہاد کو امارت اسلامیہ کے جھنڈے تلے لے آئے۔پھر جماعت قاعدۃ الجہاد کی توسیع اس طور پر کی کہ کہ مختلف شاخوں کو قائم کیا،سب کو ایک ہی جہادی ڈھانچہ میں ایک ہی امیر کی امارت کی ماتحتی میں جمع کیا اور وہ امیر المؤمنین ملا محمد عمر رحمہ اللہ تھے۔

یہ شیخ اسامہ رحمہ اللہ کے اختیار کردہ راستے کا مختصر سا خاکہ ہے،وہ راستہ جو خلافت راشدہ کے قیام کے لیے قدم بہ قدم طے کیا گیا۔

یہ مشکل ترین تھکا دینے والا لیکن مبارک راستہ تھا۔شیخ اسامہ رحمہ اللہ اور ان کے ساتھی یہ دیکھ رہے تھے کہ اس وقت ایسی امارت اسلامیہ کے قیام کا اعلان جو خلافت کے معاملے میں جلد بازی کرے مناسب نہیں،امریکیوں نے شیخ رحمہ اللہ کے خطوط میں سے بعض کو نشر کیا جو شیخ رحمہ اللہ کی اسی پالیسی سے متعلق ہیں۔

شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ اور ان کے ساتھیوں کا "خلافت سے اعراض کرنا" پیچھے ہٹنے، بزدلی دکھانے اور لاپرواہی برتنے کی وجہ سے نہ تھا بلکہ جہاد اور مسلمانوں کی مصلحت کے لئے حقیقی اجتہاد تھا،اس طور پر کہ وقت سے پہلے کسی کام میں جلدی اس کے حقیقی اور بھرپور مثبت نتائج سے محرومی کا سبب بن جاتی ہے،جیسا کہ کہا جاتا ہے :

"اگر بعض بھائی محض تسلط قائم کرنے کے لئے مسلمانوں کے شہروں میں خلافت کا اعلان وسعت کی خاطر کرتے ہیں اس حال میں کہ اپنے دشمنوں کے ساتھ مسلسل مقابلے کی کیفیت میں ہیں، جن کے بارے میں ہم اللہ تعالیٰ سے سوال کرتے ہیں کہ مسلمانوں اور مجاہدین کی نصرت فرماان کے مخالفین پر"...

میں یہ کہتا ہوں: اگران بھائیوں کا محض تسلط قائم کرنے کے لئے خلافت کے اعلان کا جواز ہے تو جماعت القاعدہ ان سے زیادہ بہتر ہے اس لئے کہ اللہ کے فضل اور احسان سے اس کی کئی شاخیں اعلانیہ اور غیر اعلانیہ شہروں میں وسیع پیمانہ پر پھیلی ہوئی ہیں۔بلکہ امیر المؤمنین ملا محمد عمر رحمہ اللہ سب سے زیادہ اس لائق تھے کہ القاعدہ تو ساری کی ساری ان کے لشکر کا ایک جز ہے۔

(جاری ہے)

بلادِ مغرب میں موجود فدائین کے لیے نصیحتیں

شیخ حمزہ بن اسامہ بن لادن حفظہ اللہ

الحمدللہ رب العالمین اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ و اشھد ان محمدا عبدہ رسولہ، اما بعد:

امریکہ، مغرب اور مقبوضہ فلسطین میں موجود اسلام کے جری ابطال کے نام!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! یہ ہر اس مجاہد بھائی کے لیے ایک نصیحت ہے جو استشہادی کاروائی سرانجام دینے کا ارادہ رکھتا ہے۔ اپنی بات شروع کرنے سے پہلے میں اللہ تعالیٰ کے حضور دست بدعا ہوں کہ ہمارے ان شہدا پر خصوصی رحم فرمائے جنہوں نے اپنی محبوب اُمت کی تاریخ میں اپنے خون سے نئے باب کا اضافہ کیا ہے۔

اے معزز شہسوار! جان لیجیے کہ آپ ایک ایسی سعادت کے حصول کا جذبہ رکھتے ہیں جو تمام نیکیوں میں سب سے بڑھ کر اور تمام عبادات میں سب سے اونچی عبادت ہے۔ لہٰذا اپنے نیتوں کو خالص کیجیے، کہ اللہ کی مدد خالص اور نیک نیت والوں ہی کے ہمراہ ہوتی ہے۔ انسانوں کے رب کے ساتھ اپنی جان کا یہ سودا کر دیجیے جو کہ ہر گز مہنگا سودا نہیں ہے کیونکہ خریدار اللہ رب العزت ہے! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

> ”تم اللہ کو یاد رکھو وہ تمہیں یاد رکھے گا اللہ کے احکام کی حفاظت کرو تو اللہ کو اپنے پاس بلکہ اپنے سامنے پاؤں گے جب کچھ مانگنا ہو اللہ ہی سے مانگو جب مدد طلب کرنی ہو اسی سے مدد چاہو تمام امت مل کر تمہیں نفع پہنچانا چاہے اور اللہ کو منظور نہ ہو تو ذرا سا بھی نفع نہیں پہنچا سکتی اور اسی طرح سارے کے سارے جمع ہو کر تجھے کوئی نقصان پہنچانا چاہیں تو بھی نہیں پہنچا سکتے اگر تقدیر میں نہ لکھا ہو قلمیں اٹھ چکیں اور صحیفے خشک ہو گئے“ (ترمذی)

اللہ کی مدد کے طالب رہیے، اس کو حاصل کیجیے اور کمزوری مت دکھایئے۔ اسی سے مدد طلب کیجیے اور مایوس نہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھیے، خوف زدہ نہ ہوں کیونکہ اللہ آپ کے لیے کافی ہے اور وہ سب سے بڑھ کر حفاظت کرنے والا ہے۔

اللہ کا خوف اور خشیت اختیار کیجیے۔ اس کی اطاعت میں اس کا تقویٰ اختیار کریں اور اس کی نافرمانی سے بچیں۔ اسی کی اطاعت میں دونوں جہانوں کا فائدہ اور کامیابی ہے جب کہ اس کی نافرمانی کا نتیجہ اس کے متضاد ہے۔ اپنے رب سے بہتری کی امید رکھیے، اس سے اچھا گمان رکھیں تاکہ وہ بھی آپ کے ساتھ اُسی گمان کے مطابق معاملہ کرے۔ اپنے دل کو ایمان سے زندہ کیجیے! اور اُس رحمن و رحیم کے سامنے گریہ وزاری کے ساتھ دعائیں کر کے اپنے ایمان کی آبیاری کیجیے۔ ہر قسم کے صورت حال میں اللہ پاک کا تقویٰ اختیار کیجیے کیونکہ میدان جنگ میں یہی ہمارا سب سے بڑا ہتھیار ہے۔ اپنے دشمن سے زیادہ اپنے گناہوں سے متنبہ رہیں کیونکہ کامیابی اسی میں ہے کہ ہمارے لشکر اپنی دشمن افواج سے زیادہ گناہوں سے ہوشیار اور چوکنا رہیں۔ مسلمان اسی لیے تو فتح پاتے ہیں کہ ان کے مخالفین اللہ کی نافرمانی میں ہوتے ہیں۔ جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم ان (کفار) پر اپنی کثرت تعداد کی وجہ یا طاقت کی زیادتی کے سبب غالب نہیں رہتے بلکہ ہم ان پر اللہ کی نصرت اور اُس کی رضا سے غالب رہتے ہیں اور اللہ کی نصرت اور رضامندی اس کے تقویٰ سے ہی حاصل ہوتی ہے۔

> اِنْ يَّنْصُرْكُمُ اللّٰهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ ۚ وَاِنْ يَّخْذُلْكُمْ فَمَنْ ذَا الَّذِيْ يَنْصُرُكُمْ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ۭ وَعَلَي اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ (آل عمران: ۱۶۰)
>
> ”اگر اللہ تمہارا مددگار رہے تو تم پر کوئی غالب نہیں آ سکتا اور اگر وہ تمہیں چھوڑ دے تو پھر کون ہے کہ تمہاری مدد کرے؟ اور مومنوں کو چاہیے کہ اللہ ہی پر بھروسا رکھیں“۔

اپنے رب سے کامیابی طلب کیجیے کہ یہی کامیابی کے حصول کا راز ہے۔ جس طرح ہوا بادلوں کو اڑاتی ہے اسی طرح اللہ کی نصرت مردوں کو کامیابی سے سرفراز کرتی ہے۔ اور جب اللہ آپ کو کامیابی دینے کا فیصلہ کرے تو وہ کبھی بھی آپ کو تنہا نہیں چھوڑے گا۔

صبر کو اپنے ایمان کی چوٹی بنائیں، اللہ پر کامل یقین کو اس کی روح بنائیں اور قربتِ الٰہی کو کو اپنی کمک بنائیں۔ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کو یاد کریں:

> فَلَمَّا تَرَاۗءَ الْجَمْعٰنِ قَالَ اَصْحٰبُ مُوْسٰٓى اِنَّا لَمُدْرَكُوْنَ Oقَالَ كَلَّا ۚ اِنَّ مَعِيَ رَبِّيْ سَيَهْدِيْنِ Oفَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْبَحْرَ ۭ فَانْفَلَقَ فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ كَالطَّوْدِ الْعَظِيْمِ (الشعراء: ۶۱۔۶۳)
>
> ”جب دونوں جماعتیں آمنے سامنے ہوئیں تو موسیٰ کے ساتھی کہنے لگے کہ ہم تو پکڑ لئے گئے۔ (موسی نے) کہا ہر گز نہیں میرا پروردگار میرے ساتھ ہے وہ مجھے راستہ بتائے گا۔ اس وقت ہم نے موسیٰ کی طرف وحی بھیجی کہ اپنی لاٹھی دریا پر مارو تو دریا پھٹ گیا اور ہر ایک ٹکڑا (یوں) ہو گیا (کہ) گویا بڑا پہاڑ (ہے)“۔

لہٰذا! کثرت سے اللہ کو یاد کریں، اور اس کا ذکر کرتے رہا کریں۔ اور کوئی بھی مددگار نہیں ہے سوائے اللہ کے! اپنے دین، اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم، شام کے بچوں، فلسطین کی بیواؤں، عراق کی معزز خواتین، افغانستان کے یتیموں کا انتقام لے لیجیے اور جنت الفردوس کے باغات میں داخل ہو جایئے! صبر اور غور و فکر کرتے رہیے کہ یہ سب اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب اعمال میں سے ہیں۔

اپنے عزائم کو خفیہ رکھیے۔ اپنی کارروائی میں زیادہ سے زیادہ حد تک کمال پیدا کیجیے، انتہادرجہ کی احتیاط اور باریک بینی سے کام لیجیے اور کوشش کیجیے کہ کفار کو زیادہ سے زیادہ اور شدید ترین نقصان سے دوچار کر سکیں۔ اس حوالے سے مزید معلومات کے لیے آپ 'انسپائر' میگزین کو اپنے مطالعہ میں رکھیں۔

ہدف کے حصول میں احتیاط کیجیے تاکہ اپنے دشمن کو زیادہ سے زیادہ نقصان دے سکیں۔ اسلحہ کے انتخاب میں بھی خوب سمجھ داری سے کام لیں۔ضروری نہیں کہ اسلحہ میں کسی قسم کی عسکری چیز شامل ہو۔اگر آپ کوئی آتشیں اسلحہ حاصل کر سکیں تو بہت ہی اچھا ہے لیکن اگر مشکل ہے تو کوئی بات نہیں، آپ کے پاس کچھ اور آپشنز بھی موجود ہیں۔

اپنے سے پہلے گزرنے والے شہادت کے متوالوں کے نقش قدم پر چلیے! آپ اپنا سفر وہیں سے شروع کیجیے جہاں پر وہ چھوڑ کر گئے تھے کہ یہ آپ کے لیے زیادہ آسان ہوگا۔اپنے آپ کو کمزور مت جانیے،اور نہ ہی اپنے کام کو حقیر تصور کیجیے کیونکہ مغرب میں سرانجام دیے گئی کئی پروفیشنل کارروائیاں، مشرق کے اکثر کارروائیوں سے زیادہ موثر ہوتی ہیں۔

شاید آپ اِس سرزمین سے ہجرت کے متعلق سوچ رہے ہیں۔شاید آپ محاذوں اور جہادی خطوط پر قربانی دینے کے جذبات رکھتے ہیں۔جان لیجیے! کہ جہاں آپ رہتے ہیں' وہاں یہود اور صلیبیوں پر ضرب لگانا نہایت اہم اور زیادہ موثر ہے۔آپ کی وہاں کی گئی ایک کارروائی' ان کے غلاموں کے خلاف ایک سو کارروائیاں کرنے سے کہیں زیادہ بہتر ہے۔پس قوت کو مجتمع کیجیے،اپنی قوتِ ضرب کو قوی کیجیے اور ان کے ساتھ لڑ کر،ان کا محاصرہ کر کے اپنے دل کو ٹھنڈا کریں۔ہدف کے انتخاب میں مندرجہ ذیل امور کو مدِ نظر رکھیے:

سب سے پہلے ہر وہ شخص جو ہمارے دین، ہمارے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف دست درازی کرے اُسے اپنے ہدف میں رکھیے۔اس کے بعد یہودیوں کے مفادات کو نشانہ بنائیے۔اگر آپ کو یہ اہداف نہ ملیں تو صلیبی امریکی مفادات کو نشانہ بنائیے۔اگر امریکی اہداف کا تعین بھی نہ ہو سکے تو ان کے اتحادی صلیبی نیٹو ممالک کے مفادات کو نشانہ بنائیں۔چونکہ روس کی جانب سے چیچنیا اور افغانستان میں حاصل کیا گیا سبق بھلا دیا گیا ہے اس لیے وہ اب پھر اسلام اور مسلمانوں کے معاملات میں دخل اندازی کر رہا ہے۔پس روس کو بھی اپنے نشانے پر رکھیں۔روس کو وہ دن دوبارہ یاد دلا دیں جو آپ کے آباء نے ان کو دکھائے تھے۔

میں آپ کو یہ نصیحت بتکرار کرتا ہوں کہ آپ اپنی کارروائی کے ذریعے جو پیغام پہنچانا چاہتے ہیں اس کو ذرائع ابلاغ میں صراحت کے ساتھ بیان ہونا چاہیے۔یہ بہت ضروری ہے کہ لوگوں کو ہماری کارروائی کے مقصد کا علم ہو سکے۔

ہم جماعت قاعدۃ الجہاد (القاعدۃ) کی طرف سے صلیبی مغربی ممالک کو مندرجہ ذیل پیغام پہنچانا چاہتے ہیں اور ہم چاہتے ہیں کہ آپ بھی ایسا ہی کریں:

- ہمارا دین اور ہمارے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ہمارے دلوں میں بے انتہا ہے۔پس جو بھی ان حدود کو پار کرنے کی کوشش کرے گا اس کو چارلی ہیبڈو سے سبق سیکھنا ہوگا۔
- فلسطین کا مسئلہ امت مسلمہ کا مسئلہ ہے اور جو کوئی بھی قابض یہودیوں کی مدد کرے گا تو وہ امن کا خواب نہ دیکھ پائے گا! ان شاءاللہ۔
- شام کا مسئلہ بھی پوری امت کا مسئلہ ہے۔شام میں ہمارے مسلمان بھائیوں کی نسل کشی کی جا رہی ہے۔جو کوئی بھی بشار الاسد کی مدد کر کے اس قتلِ عام میں شریک ہوگا یا اس کا اتحادی بنے گا تو سزا سے نہ بچ پائے گا۔
- ہماری زمینوں پر قبضہ ہو چکا ہے۔سرزمینِ حرمین پر قبضہ ہو چکا ہے۔ہم تمہیں نشانہ بناتے رہیں گے یہاں تک کہ تم جزیرۃ العرب سمیت ہر اسلامی سرزمین سے اپنی فوجیں نکال دو۔
- تمہارے طیارے ہمارے فضائی حدود کی خلاف ورزیاں کرتے رہتے ہیں اور اپنے ہلاکت خیز میزائلوں سے ہمارے بچوں کو نشانہ بناتے ہیں۔ہماری دولت اور وسائل کو روزانہ کی بنیاد پر تم لوٹ رہے ہو۔

پس ہم بھی تمہارے ساتھ اسی طرح سے پیش آئیں گے یہاں تک کہ تم ہمارے معاملات میں دخل اندازی کرنے سے باز آ جاؤ۔

یہ پیغامات آپ کی کارروائیوں کے ساتھ ہی جانے چاہئیں۔

جب آپ اپنے لیے ہدف کو متعین کر لیں تو اس کا خوب ترصد (ریکی) کریں۔زیادہ سے زیادہ معلومات جمع کرنے کی کوشش کریں اور اس کام کے لیے مناسب سا کور بھی اختیار کریں تاکہ کہیں یہ ترصد کرنا آپ کو مشکوک نہ بنا دے۔اس طرح دشمن کی نقل و حرکت کا خاموشی سے بغور مشاہدہ کریں اور اس کے کمزور پوائنٹس کو معلوم کریں۔اندر اور باہر سے اپنے ہدف کو اچھی طرح جان لیجیے تاکہ آپ کفار کو ایسا نقصان پہنچا سکیں جو ان کے وہم وگمان میں بھی نہ ہو۔اپنا خیال رکھیے! کارروائی سے پہلے کافی آرام کیجیے تاکہ آپ کے کام کا اثر زیادہ سے زیادہ ہو۔بہت زیادہ سوچنا اور راتوں کو مسلسل جاگنا میدان عمل میں صلاحیتوں کو متاثر کر سکتا ہے۔اگر اللہ نے آپ کو دشمن پر غالب آنے کا موقع دیا تو موقع کا زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیے۔دشمن کو زیادہ سے زیادہ نقصان پہنچائیں اور اس کے شہ رگ اور جوڑ جوڑ کو نشانہ بنائیں۔

یہ سب پڑھنے کے بعد خود کو تیار کیجیے۔اللہ سے بہتری کی امید رکھیے اور جان لیجیے کہ آپ اللہ کے لشکر میں ہیں اور اللہ سے ملاقات کے خواہاں ہیں۔اس نے آپ سے جنت الفردوس کے باغات اور اجرِ عظیم کا وعدہ کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کریں۔آپ حق پر ہیں اگر آپ نے شریعت کی رہنمائی میں کام کیا۔ اللہ کا نام لے کر آغاز کریں، ان شاءاللہ اُس کی رحمت سے آپ کامیابی پانے والوں میں سے ہوں گے۔آپ کا یہ مبارک عمل اللہ کے لیے ہے اور اس کا اجر بھی اللہ ہی عطا فرمائیں گے۔دعا ہے اللہ پاک آپ کی نصرت کرے اور آپ کے ساتھ ہو، کہ وہی آپ کا ساتھی و مددگار ہے۔ان شاءاللہ ہماری ملاقات جنت میں ہوگی!

والحمد للہ رب العالمین

پاکستان میں موجود ہمارے انصار' نصرت اور ہجرت، جہاد اور استشہاد جیسے عظیم اعمال کا جیتا جاگتا پیکر تھے

شیخ آدم یحییٰ غدن کی ریسر جنس سے گفتگو

جماعت القاعدۃ الجہاد برصغیر کے انگریزی ترجمان رسالے 'ری سر جنس' کا شمارہ نمبر ۲/ایک ایسے جہادی قائد کے تفصیلی انٹرویو پر مشتمل ہے، جنھوں نے کفر کے اندھیروں میں آنکھیں کھولیں لیکن فطرت سلیم اور قلبِ منیب کے حامل اس بندۂ خدا نے اوائل عمری میں ہی حق کی تلاش کا سفر شروع کر دیا۔ ایک ایسے معاشرے میں جہاں کفر وطاغوت کی سیاہیاں چہار سُو پھیلی ہوئی تھیں، معصیت و فجور کی منہ زور آندھیوں نے پوری فضا کو مسموم کر رکھا تھا۔ ایسے ماحول میں ایک پاکیزہ فطرت نفس اٹھتا ہے اور اپنے خالق ومالک کی تلاش کا عزم لے کر نکلتا ہے۔ پھر اُس کا کریم رب بھی اُسے بھٹکنے کے لیے نہیں چھوڑتا بلکہ ایسی دست گیری فرماتا ہے کہ ہدایت و سعادت کا ہر دروازہ اس کے لیے کھلتا چلا جاتا ہے۔ ہجرت کی راہوں کا انتخاب ہوتا ہے تو پر کٹھن اور پر صعوبت راستے 'پر عزم اور ایمان و عمل کے جذبے سے پرجوش 'آدم' کے لیے اللہ تعالیٰ کی رحمت سے آسان ہوتے چلے جاتے ہیں! ایمان، ہجرت، رباط، جہاد، قتال فی سبیل اللہ اور دعوت الی اللہ کے راستوں کا یہ مسافر بالآخر اپنی منزل مراد پا گیا اور دنیوی واخروی فلاح وکامیابیوں کے تمام خزانے اپنے دامن میں سمیٹتا ہوا' مہربان اور قدردان رب کے دربار میں حاضر ہو گیا۔

اس انگریزی انٹرویو کا ترجمہ ماہنامہ نوائے افغان جہاد میں سلسلہ وار شائع ہوگا، ان شاءاللہ [ادارہ]۔

ری سر جنس: پاکستانی اسٹیبلشمنٹ اور اس کے امریکی آقا' پاکستان بحریہ کے کمیشن یافتہ افسران کی جانب سے (جماعت القاعدہ برصغیر کی زیر قیادت) عین سمندر کے بیچ میں امریکہ اور اس کے اتحادیوں کی جنگی کشتیوں پہ حملہ کرنے کی بہادرانہ کوشش سے ہل کر رہ گئے۔

آدم: مجھے یقین ہے کہ یہ کارروائی جنگ کا رخ موڑنے میں ایک اہم کردار ادا کرے گی اور اس کارروائی سے دشمنوں کی بہت سے ایسی کمزوریاں بھی نمایاں ہوئی ہیں جو ان کی دانست میں مجاہدین کی نظروں سے اوجھل تھیں۔ اس کارروائی سے کئی چیزیں سامنے آئیں، مثلاً: یہ حقیقت کہ اس کارروائی کا اصل ہدف امریکہ اور اس کے اتحادیوں کی جنگی کشتیاں اور سمندری تنصیبات تھیں۔ یہ مغرب اور اس کے مقامی اتحادیوں کے لئے ایک دہشت ناک حقیقت ہے۔

کیونکہ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ مجاہدین جب دشمنوں کو ان کے بحری مفادات پہ حملہ کرنے کی دھمکیاں دیتے ہیں تو وہ واقعی ایسا کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں اور اللہ کے شیروں کے لئے دشمن کے خدشات کو سچ ثابت کرنا اور ایک اور پرل ہاربر کرنا اب کچھ ہی دیر کی بات ہے۔ یہ سب اس چیز کے لئے خطرناک نتائج کی حامل ہے جسے "بین الاقوامی سیکورٹی" کا خوب صورت نام دیا جاتا ہے۔ اس کارروائی نے چند ایک حقائق کو پوری طرح عیاں کر دیا:

- یہ کہ پاکستانی فوج نے اس کارروائی کی اصل حقیقت اور تفصیلات پہ پردہ ڈالنے میں انتہائی پھرتی کا مظاہرہ کیا۔ اس حال میں جبکہ مغرب اپنے کمزور پہلو...اپنی بحریہ اور بین الاقوامی جہاز رانی...پہ حملے کئے جانے کی وجہ سے خوف میں مبتلا تھا، پاکستانی حکومت اس خوف کا شکار تھی کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ اس کے اور امریکہ کے درمیان پایا جانے والا نفع بخش "اسٹریٹجی (تزویراتی) اتحاد" اس خبر کے منظرِ عام پر آنے کی وجہ سے چُور چُور ہو جائے کہ امریکی جنگی کشتیوں اور مفادات کو پاکستانی بحریہ کے افسروں نے انھی ہتھیاروں اور جنگی کشتیوں کے ذریعے نشانہ بنانا تھا جو اس نے پاکستان کو خطے میں اس کے مفادات کے تحفظ کے لئے فراہم کی تھیں۔
- اسی وجہ سے پاکستانی فوج نے اس کارروائی پہ مکمل طور پہ پردہ ڈالے رکھنے کی بھرپور کوشش کی۔ یہ تو اس حقیقت کے باوجود کیا گیا کہ اللہ کی فی الحال یہ مرضی نہیں تھی کہ یہ کارروائی مکمل طریقے سے کامیاب ہو؛ لیکن آپ اس سے بخوبی یہ اندازہ کر سکتے ہیں کہ اگر یہ کارروائی منصوبے کے مطابق ہی انجام پاتی تو کیا ہوتا؟ اللہ تعالیٰ کافروں اور مرتدین کی طاقت کو پاش پاش کر دے اور ان کے "اسٹریٹجی اتحاد" کو بھی چکنا چور کر دے۔ آمین۔
- یہ کہ جب تک اس منصوبے پہ عملدرآمد شروع نہیں ہوا اس وقت تک دشمن کو اس کارروائی کا احساس تک نہ ہو پایا۔ یہ پاکستان کی انٹیلی جنس اسٹیبلشمنٹ کی کمزوری کو واضح کرتی ہے، جو کہ باقی بیوروکریسی کی طرح بدعنوانیوں اور بنیادی خرابیوں سے پُر ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ پاکستان میں موجود حساس حکومتی، عسکری اور غیر ملکی تنصیبات کے نقطہ ہائے کمزوری کو بھی واضح کرتی ہے۔
- یہ کہ افواج ہی کے ایک شعبے سے تعلق رکھنے والے حاضر سروس افسر اس کارروائی کے ذمہ دار ہیں۔
- یہ کارروائی ۱۹۹۵ء میں بریگیڈیئر مستنصر باللہ، میجر جنرل ظہیر الاسلام عباسی اور دیگر اعلیٰ افسران کی جانب سے کی جانے والی بغاوت کی کوشش اور ۲۰۰۰ء میں ایئر فورس کے ٹیکنیشنوں کی جانب سے پرویز مشرف کو قتل کرنے کی کوششوں کے بعد پاکستانی دفاعی اسٹیبلشمنٹ کے اندر سے رونما ہونے والی سب سے زیادہ ڈرامائی اور چونکا دینے والی بغاوت ہے۔ بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ یہ بغاوتوں کی ان تمام کوششوں سے بھی بڑھ کر ہے، اس لیے کہ یہ اپنے منطقی نتائج اور پاکستان کے بین الاقوامی تعلقات اور اس کی بیرونی اور داخلی سیکورٹی پہ پڑنے والے دوررس اثرات کے لحاظ سے ان تمام کوششوں میں سرفہرست ہے۔

- اس منصوبے کی سادگی اور عملیت۔یعنی مقامی ہتھیاروں اور آلات کو استعمال کرتے ہوئے صلیبیوں، صیہونیوں اور ان کے اتحادیوں کو نشانہ بنانا۔ اور اس منصوبے پہ عملدرآمد کرنے کی آسانی جس کی وجہ سے اسے نہ صرف پاکستانی فوج بلکہ اس خطے اور دنیا کے دیگر ممالک کی افوج کے تمام شعبوں میں موجود افراد اپنا سکتے اور اس کارروائی کی اتباع کرتے ہوئے مختلف کارروائیاں ترتیب دے سکتے ہیں۔

بحریہ سے تعلق رکھنے والے ان افسروں کے بارے میں یہی کہنا ہی کافی ہے کہ یہ جمود کو توڑنے والے ایسے افراد ہیں جنہوں نے دیگر بہادر سپوتوں کے لئے اس طرح کی کارروائیاں کرنے کے لئے کئی راستے کھول دیے ہیں۔

اسلام کے ان سرفروشوں کا اس وقت القاعدہ سے کوئی تعلق نہیں تھا جب انہوں نے فوج میں شمولیت اختیار کی تھی؛ مگر جب انہوں نے خود تحقیق کی تو وہ اس شرمناک اور کڑوے سچ تک پہنچ گئے کہ ان نام نہاد مسلمان افواج کی حیثیت ؛ جو کہ اللہ کے دین کی سربلندی اور امت کے دفاع کے لئے کام کرنے کا دعویٰ کرتی ہیں، حقیقت میں دشمنانِ اسلام کی جانب سے کھیلے جانے والی شاطرانہ چالوں کے مہروں اور شطرنج کے پیادوں سے زیادہ نہیں ہے اور یہ سچائی جان لینے کے بعد وہ مجاہدین میں آشامل ہونے کے بغیر نہیں رہ سکے۔

اور ہم یہ جانتے ہیں کے اس خطے اور دنیا کے تمام گوشوں میں موجود اس طرح کے دیگر ہزاروں افسر اسی طرح کی بیداری اور صراطِ مستقیم کی طرف ہدایت پانے کے عمل سے گزر رہے ہیں۔تاکہ وہ سالوں اور مہینوں پہ محیط اس وقت کا ازالہ کر سکیں جو انہوں نے جانتے بوجھتے یالاعلمی میں صلیبیوں اور ان کے ایجنٹوں کی نوکری کرنے میں گزارا ہے اور اس کی تلافی کا جو طریقہ ان باہمت افسروں نے اپنایا،اس سے بہتر طریقہ بھلا کیا ہو سکتا ہے ؟! اللہ ان کے اعمال کو قبول فرمائے اور ان کے اگلے پچھلے گناہ معاف فرمائے۔

میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ اس کارروائی میں شہید ہونے والے بھائیوں کی شہادت کو قبول فرمائے ، قید ہونے والے بھائیوں کو رہائی نصیب فرمائے، ان کی کوششوں میں برکت عطا فرمائے،اسے دوسروں کے لئے تحریض کا ایک ذریعہ بنائے اور ان تمام افراد کو بہترین بدلہ عطا فرمائے جنہوں نے اس کارروائی کو کامیاب بنانے کے لئے دن رات ایک کر کے انتھک محنت کی۔ شیخ عبداللہ عزامؒ اپنی کتاب ''فی خدام المعرکۃ'' میں فرماتے ہیں:

> ''جنگوں میں فتح کہ جس کی نفوس تمنا کرتے ہیں، ثواب کو گھٹا دیتی ہے:
>
> وَأُخْرَىٰ تُحِبُّونَهَا نَصْرٌ مِنَ اللَّهِ وَفَتْحٌ قَرِيبٌ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ
>
> ''اور ایک اور چیز جس کو تم بہت چاہتے ہو (یعنی تمہیں) اللہ کی طرف سے مدد (نصیب ہوگی) اور فتح (عن) قریب ہوگی اور مومنوں کو (اس کی) خوش خبری سنادو''۔
>
> اور صحیح مسلم میں یہ حدیث بھی مذکور ہے۔
>
> مَا مِنْ غَازِيَةٍ، أَوْ سَرِيَّةٍ، تَغْزُو فَتَغْنَمُ وَتَسْلَمُ، إِلَّا كَانُوا قَدْ تَعَجَّلُوا ثُلُثَيْ أُجُورِهِمْ، وَمَا مِنْ غَازِيَةٍ، أَوْ سَرِيَّةٍ، تُخْفِقُ وَتُصَابُ، إِلَّا تَمَّ أُجُورُهُمْ
>
> ''جو بھی غازہ ،جماعت یا لشکر ' جہاد کرے، غنیمت حاصل کرے اور سلامت رہے تو انہوں نے اپنے دو تہائی اجر فوراً (یہیں) حاصل کر لیے اور جو بھی غازی جماعت یا لشکر خالی ہاتھ لوٹے اور زخم کھائے تو ان لوگوں کے لیے اجر مکمل ہوں گے''۔

یہ حدیث جس کو شیخ عبداللہ عزام نے یہاں ذکر کیا ہے، ہمیں جنگ کی نوعیت کے بارے میں بتاتی ہے کہ جنگ کے اپنے نشیب و فراز ہوتے ہیں اور جنگ میں کبھی فتح نصیب ہوتی ہے تو کبھی شکست اور کبھی کامیابی تقدیر کا حصہ بنتی ہے اور کبھی ناکامی اور یہ کہ ناکام ہو جانا کوئی نقص یا شرم کی بات نہیں، بلکہ اصل نقصان اور بے عزتی تو کوشش نہ کرنے میں ہے۔ جہاد تو کامیابیاں ملنے کے بعد ناکامیوں کا سامنا کرنے اور ناکامیوں کا سامنا کرنے کے بعد کامیابیوں کے حصول کا دوسرا نام ہے اور کسے معلوم: کہ ہو سکتا ہے تاریخ اس کارروائی کو اسی طرح یاد رکھے جس طرح وہ ورلڈ ٹریڈ سنٹر گرانے کی پہلی کوشش کو یاد کرتی ہے۔

ری سرجنس: اس کارروائی کا ایک ہدف بھارتی بحریہ بھی تھی ۔ بھارت اس سب کے درمیان کیسے آگیا؟ یا اس سوال کو اس طرح بھی کیا جا سکتا ہے کہ بھارت اب القاعدہ کے بنیادی اہداف میں کیوں شامل ہو گیا ہے ؟

آدم: بھارت آج اس خطے میں عالمی صلیبی صیہونی اتحاد کا ایک اہم مہرہ بن چکا ہے۔ بلکہ یہ تو عالمی کفر کا ایک باقاعدہ رکن بن گیا ہے۔ اسرائیل اور امریکہ کے ساتھ اس کے قریبی تعلقات کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں ہے۔ بلکہ حال ہی میں اس نے اسلام اور مسلمانوں کے خلاف خطے میں ایک نئی صف بندی کی راہیں ہموار کرنے کے لئے اپنے دیرینہ دشمن چین کے ساتھ اپنی تمام تر دشمنی بھی ختم کر دی ہے۔ ان تمام عالمی طاقتوں کے ساتھ قدم کے ساتھ قدم ملا کر چلنے کے باوجود بھارت پوری ڈھٹائی کے ساتھ اپنے آپ کو ''غیر وابستہ تحریک'' کا حصہ بتلاتا ہے۔

لہٰذا امت مسلمہ کے بڑے عالمی دشمنوں کے ساتھ اس کے کھلم کھلا اتحاد کے ساتھ اس کا مقبوضہ کشمیر اور بھارت کے دیگر صوبوں میں مسلمانوں کو ذبح کرنا اور ان پہ ہر طرح کے مظالم ڈھانا اور بھارت کے حکمران طبقے کے اسلام مخالف جذبات بھی شامل ہو جاتے ہیں تو مجاہدین کے پاس بھارت کو اپنی فوری ترجیحات اور اہداف میں شامل کر کے اسے نشانہ بنانے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں رہتا۔ کم از کم اس وقت تک، جب تک وہ اپنی معاندانہ پالیساں برقرار رکھتا ہے اور مسلمانوں پر ظلم و ستم ڈھانے،ان کو قتل کرنے،ان کی عصمت دری کرنے اور ان کی زمینوں پر قبضہ کرنے میں مصروف رہتا ہے۔

آسام، گجرات، کشمیر اور دیگر جگہوں پہ ہندوؤں کے ہاتھوں مسلمانوں پہ ڈھائے جانے والے ان قابل نفرت جرائم، جو انہوں نے صلیبیوں اور صیہونیوں کی ایما پہ ان کی مدد کے ساتھ کئے، کا اللہ کی مدد و نصرت کے ساتھ ضرور انتقام لیا جائے گا اور ان کے ذمہ داروں کو ہر گز معاف نہیں کیا جائے گا۔

ری سر جنس: بھارت اور امریکہ کی حمایت یافتہ بنگلہ دیش کی ظالم و جابر سیکولر قومی حکومت کے تحت اسلام اور مسلمانوں کو در پیش مشکلات 'ایک اور ایسا المیہ ہے جس کا آج امت سامنا کر رہی ہے۔ آپ کے خیال میں وہ کون سا راستہ ہے جس پہ چل کے ہمارے وہ بھائی کامیابی سے ہم کنار ہو سکتے ہیں جو دنیا کے اس حصے میں اسلام کی بالادستی کے لئے کام کر رہے ہیں؟

آدم: دعوت اور جہاد ہی کامیابی کا راستہ ہے۔ اتاترک کی پیروکار اس حکومت کی شرم ناک حقیقت کو واضح کرنے، اس کے جرائم اور منافقانہ کردار کو بے نقاب کرنے اور بنگلہ دیش کے مسلمان عوام کو ان کے اسلامی حقوق و فرائض سے آگاہ کرنے میں پیش آنے والی مشکلات پہ صبر کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔ اس کے ساتھ ساتھ اس حکومت کے خلاف لڑائی میں تمام جائز طریقوں کو استعمال کرنا چاہیے۔ خصوصاً اس حکومت کی پشت پناہی کرنے والی طاقتوں مثلاً امریکہ اور بھارت کے خلاف عسکری اقدامات اٹھانا یہاں تک کہ وہ اسلام کے ان مجرم سیکولر دشمنوں کی حمایت سے ہاتھ کھینچ لیں جو بنگلہ دیش میں اقتدار پہ قابض ہیں۔

ان مجرمین میں سے کچھ تو اس حد تک پہنچ گئے کہ انہوں نے یہ کہہ کر حج کی اہمیت کم کرنے کی کوشش کی کہ "یہ تو وقت اور پیسوں کا ضیاع ہے اور بہتر ہے کہ انہیں کسی دوسری جگہ پہ صرف کیا جائے"۔ لہٰذا امت کے جسم پہ موجود سیکولرازم کے اس ناسور کو اتار پھینکنے کے لیے ہر قسم کی کوشش کو بروئے کار لانا چاہیے اور جہاد کے رستے میں ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار رہنا چاہیے جو کہ آزادی، عزت اور وقار کا واحد راستہ ہے۔

ری سر جنس: اب ہم آپ کی ذات سے متعلق مزید کچھ سوالوں کی طرف واپس آتے ہیں۔ مغربی میڈیا اور انٹیلی جنس حلقوں میں موجود کچھ نام نہاد ماہرین اور تجزیہ نگار یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ آپ 'السحاب میڈیا' کے ادارے کے بانی یا سربراہ ہیں۔ کیا اس دعوے میں کوئی حقیقت ہے؟

آدم: اوہ! کہیں آپ انہی ماہرین اور تجزیہ نگاروں کی بات تو نہیں کر رہے جنہوں نے شیخ اسامہ بن لادن کی شہادت اور عرب بہار کے انقلابات کے دوران کئے جانے والے پر امن احتجاجات کی "کامیابی" کے بعد القاعدہ کو مردہ قرار دے دیا تھا؟!

حقیقت تو یہ ہے کہ میں نہ ہی تو السحاب کا بانی ہوں اور نہ ہی کبھی اس کا سربراہ رہا ہوں۔ میں نے تو ۲۰۰۲ء میں کراچی میں رہائش کے دوران میں اس کے ساتھ کام شروع کرنے سے پہلے کبھی بھی اس کے ساتھ کام نہیں کیا تھا۔ در حقیقت میں نے تو افغانستان پہ امریکی قبضے کے بعد وہاں سے نکلنے سے پہلے کبھی السحاب کی ابتدائی پروڈکشنز مثلاً "تباہ کن یو ایس ایس کول کی تباہی" جیسی ویڈیوز بھی نہیں دیکھی تھیں۔ لہٰذا آپ میرے اور مجاہدین کے متعلق ہر اس چیز پہ یقین نہ کریں جو آپ نے پڑھی ہو یا سنی ہو۔

ری سر جنس: اسی طرح کچھ لوگوں کا یہ خیال ہے کہ ری سر جنس کے جریدے کے کرتا دھرتا بھی آپ ہی ہیں!

آدم: یہ بھی بالکل بے بنیاد بات ہے۔ ری سر جنس کے جریدے کے اجرا کا منصوبہ تو جماعت القاعدہ برصغیر سے تعلق رکھنے والے بھائیوں نے پیش کیا تھا اور وہی اس کے پروڈیوسر اور پبلشر ہیں۔ اس کے مدیر اعلیٰ القاعدہ برصغیر سے تعلق رکھنے والے ایک بھائی ہیں جن کا نام حسن یوسف ہے۔ اس میں شامل زیادہ تر مضامین کے لکھنے والے اور ترجمہ کرنے والے بھائیوں کا تعلق القاعدہ کی اس نئی شاخ سے ہی ہے۔ رائے طلب کئے جانے پہ (اور کبھی کبھار بغیر کسی مطالبے کے ہی) اپنی رائے کا اظہار کرنے اور مشورہ دینے کے علاوہ میرا اس جریدے میں حصہ صرف اتنا ہے کہ "Besiege Them! [ان کو گھیر لو]" کے عنوان سے میرا ایک مضمون اس کے پہلے شمارے میں شائع ہوا اور اب یہ انٹرویو شائع ہو رہا ہے۔

ری سر جنس: آپ نے کب السحاب کی ویڈیوز میں آنے کا ارادہ کیا اور کیوں؟

آدم: یوں تو میں ۲۰۰۲ء ہی سے السحاب کے لئے تراجم اور ڈبنگ کا کام کر رہا تھا مگر ویڈیوز میں آنے کا ارادہ ۲۰۰۴ء کے وسط میں کیا گیا جب میرے نام اور تصویر کو امریکی ادارے فیڈرل بیورو آف انویسٹی گیشن (FBI) کی جانب سے عوام میں پھیلا دیا گیا اور میں بین الاقوامی توجہ کا ایک موضوع بن گیا۔

جب ایف بی آئی کے ڈائریکٹر رابرٹ ملر کی پریس کانفرنس کے فوراً بعد ہی السحاب کے مسئول نے مجھ سے انٹرویو دینے کے بارے میں کہا تو میں نے بغیر کسی ہچکچاہٹ کے فوراً ہی اس پیش کش کو قبول کر لیا۔

اس کی بنیادی وجہ تو یہ تھی کہ میں مسلمانوں کے ساتھ بھی اور ان کے ساتھ ساتھ دشمنوں سے بھی بہت سی باتیں کرنا چاہتا تھا اور دوسری بڑی وجہ یہ بھی تھی کہ میں امریکیوں سے اپنی شناخت کو عوامی بنانے کا بدلہ بھی لینا چاہتا تھا اور ان کو یہ احساس دلانا چاہتا تھا کہ انہوں نے ایسا کر کے ایک بہت بڑی غلطی کی ہے۔

میں یہ بات جانتا تھا کہ امریکی کم از کم ۱۹۹۹ء سے میرے پیچھے لگے ہوئے ہیں۔ ہوا یوں تھا کہ میں نے ایک خط لکھ کر اسے ابو عائذ الفلسطینی (خلیل الدیک) کے کمپیوٹر کے ذریعے ای میل کی صورت میں ارسال کیا تھا جو امریکیوں کے ہاتھ لگ گیا۔ اس کی وجہ سے ابو عائذ کو پشاور سے گرفتار کر کے اردن کے حوالے کر دیا گیا۔

(بقیہ صفحہ ۵۳ پر)

ہم اہلِ علم کو مجاہدین کی نصرت کرنے اور ان کے ساتھ کھڑے ہونے کی دعوت دیتے ہیں

شیخ قاسم الریمی حفظہ اللہ، امیر جماعۃ قاعدۃ الجہاد فی الجزیرۃ العرب

ادارہ الملاحم نے جماعۃ قاعدۃ الجہاد جزیرۃ العرب کے امیر شیخ قاسم الریمی حفظہ اللہ کا یہ انٹرویو جمادی الآخر ۱۴۳۸ھ، بمطابق مارچ ۲۰۱۷ء میں کیا۔ مجلہ نوائے افغان جہاد کے قارئین کے لیے اس انٹرویو کا ترجمہ برادرم طلحہ حجازی نے کیا ہے۔ اللہ پاک ہمارے بھائی کی کاوش و قبول فرمائے، آمین

الملاحم: آپ نے ہمارے پہلے سوال کے جواب میں کہا تھا کہ حوثی 'امریکہ کی معاونت کرتے ہیں اور مجاہدین کے خلاف یہ سب اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ سبانیوز ایجنسی نے حوثیوں کے ایک رہ نما اور علی صالح کی حکومت کی جانب سے ایک بیان نشر کیا تھا، جس میں انہوں نے امریکیوں کو ان کی عملیات میں معاونت فراہم کرنے کی پیش کش کی تھی۔ آپ نے میدان جنگ میں امریکہ اور حوثیوں کے درمیان کس حد تک اتحاد اور تعاون دیکھا ہے؟

شیخ قاسم: یہ معاملہ بہت واضح اور دو ٹوک ہے۔ یہ حوثی مسقط اور دیگر جگہوں پر امریکی قونصل خانوں میں مستقل ملاقاتیں کرتے ہیں۔ حقیقت تو یہ ہے کہ علی عبداللہ صالح ہی وہ شخص ہے جو امریکیوں کو یہاں لایا تھا اور یمن میں سالوں سے ان کو جرائم کا ارتکاب کرنے کی مکمل اجازت رہی۔ تو یہ معاملہ بالکل بھی عجیب نہیں۔

الملاحم: لیکن گزشتہ کارروائیوں کے حوالے سے، پینٹاگون کا کہنا ہے کہ یہ صدر ہادی کے ساتھ مل کر مشترکہ طور پر کی گئیں تھیں۔

شیخ: غایفہ کی کارروائی میں امریکیوں کی رسوا کن ہزیمت اور بے تحاشا جرائم کے بعد وہ خجالت کو مٹانے اور سبکی سے بچنے کے لیے اپنے گھناؤنے جرائم کی نسبت عبدالرب ہادی کی نسبت کی طرف کر رہے ہیں اور اسی کے نام کو استعمال کر کے یمنی قوم کے قتلِ عام کا بازار گرم کیا جا رہا ہے۔ جب کہ وہ محض ایک کٹھ پتلی ہے جس کے پاس کچھ بھی کرنے کی قوت نہیں ہے۔ اور وہ ہمیشہ ہی امریکیوں کی خواہشات کو پورا کرنے کی تگ و دو میں رہتا ہے۔ ہمارا اس کے ساتھ تنازعہ یہی ہے کہ یمن میں جو بھی امریکیوں کے ساتھ مل کر مسلمانوں کے خلاف کسی بھی قسم کے جرم میں ملوث ہو، تو وہ سزا سے بچنے نہ پائے گا، باذن اللہ۔ چاہے ہمیں کچھ وقت ہی کیوں نہ لگ جائے... میں اپنی بات کو دہراتا ہوں... چاہے ہمیں کچھ وقت ہی کیوں نہ لگ جائے! ہم روا رکھے جانے والے مظالم کا انتقام لینا بھولتے ہیں نہ ہی ناانصافی کے سامنے سر تسلیم خم کرتے ہیں۔

> کوئی بھی مسلمان ہو، جیسا بھی ہو، ہمارا بھائی ہے۔ ہمیں آج جس صلیبی جنگ کا سامنا ہے وہ اپنے راستے میں حائل کسی خاص گروہ یا طبقے کی تفریق نہیں کرتی۔ دفاعی جہاد میں ایسی کوئی شرائط بھی موجود نہیں ہیں۔ ہم کسی بھی مسلمان کی مدد اور حفاظت کرنے کے لیے تیار ہیں اور اسی طرح سب مسلمانوں کے ساتھ مل کر ایک ہی شناخت کے ساتھ، دشمن سے لڑنے کو بھی تیار ہیں۔ شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ نے اسی معاملے کے حوالے سے ایک تحریر تصنیف فرمائی ہے، جس کا نام ''وثیقۂ نصرت الاسلام'' ہے۔

الملاحم: گزشتہ دنوں میں امریکی چھاپے میں متحدہ عرب امارات کے تعاون کے حوالے سے بھی باتیں گردش کر رہی تھیں۔

شیخ: جی بالکل، اس بات کی تصدیق ہو چکی ہے۔ وہ امریکیوں کے ساتھ مستقل مدد و تعاون والا معاملہ رکھتے ہیں۔ وہ بھی ان جرائم میں برابر کے شریک ہیں۔

الملاحم: آپ کی اس بات کو آگے لے کر چلتے ہوئے، امارات کے یمن میں جاسوسی، عسکری اور سیاسی کردار کے حوالے سے بات کرتے ہیں۔ لوگ امارات کی جانب سے یمن میں عجیب و غریب نقل و حرکت کا معائنہ کرتے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان کی یمن میں حوثیوں کے خلاف اعلانیہ مہم کے علاوہ اور بھی عزائم و مقاصد ہیں۔

شیخ: جی بالکل، یہ بھی واضح ہے۔ امارات یہاں یمن میں امریکی اثر و رسوخ اور مقاصد کو مکمل نافذ کرنا چاہتی ہے۔ ان مقاصد کا انحصار کچھ معاملات پر ہوتا ہے۔ جن میں سے سرِفہرست، یمن کی بندرگاہوں پر قبضہ جمانا ہے۔۔ یعنی مکلا، عدن، حدیدہ سمیت دیگر بندرگاہیں...اور اسی طرح سکترا اور میون نامی جزیروں پر بھی اپنا گھیرا مضبوط کرنا اور جنوبی یمن کو امریکی محفوظ پناہ گاہ میں تبدیل کرنا ہے۔

ہم امارات کے کردار کا تجزیہ کچھ یوں کریں گے:

اولاً: ان کا اس خطے میں اپنے امریکی آقاؤں کا صفِ اول کا فوجی ہونا۔ ہم نے دیکھا کہ امریکی وزیرِ دفاع کی اس خطے میں دورے پر سب سے پہلے آمد امارات میں ہوئی۔ جو بھی مغربی صلیبی چاہتے ہیں، یہ اسلام کا دعویٰ کرنے والے عرب کیے دیتے ہیں۔

ثانیاً: ان کو یمن با آسانی حاصل ہونے والے مالِ غنیمت کے طور پر دکھائی دیتا ہے جسے ان کے امریکی آقا چھوڑ کر فرار ہو چکے ہیں اور یہ اُسے اپنے قابو میں لینے کی خواہش دلوں میں پالے ہوئے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ امارات یہاں کے جزیروں اور معدنی تیل کے وسائل کے حامل علاقوں کے حوالے سے فکر مند نظر آتا ہے۔

ثالثاً: یمن کی بندر گاہوں کے ہاتھوں سے نکل جانے سے دبئی کی بندر گاہوں کو پہنچنے والے نقصان کا شدید خوف۔ اسی لیے ہم دیکھتے ہیں کہ بندر گاہوں کے معاملات کے حوالے سے بہت ہی زیادہ حساس رویہ رکھا جاتا ہے۔ ان کو ان بندر گاہوں پر مکمل دسترس مطلوب ہے۔

رابعاً: علاقے میں موجود ہر قوت کا خاتمہ، تاکہ اقتدار مکمل انہی کا ہو جائے۔ یہاں کے قبائل کے خلاف لڑنے میں یہ بہت محنت کرتے ہیں، تاکہ ان کی عزت و شوکت کو تار تار کر دیا جائے۔ جنوبی علاقوں میں جو بھی خفیہ سازشیں اور مخفی سرگرمیاں ہو رہی ہیں، سب کی سب ان کے مقصد کی ہی خاطر کی جا رہی ہیں!

خامساً: یہاں پر کثیر تعداد میں موجود اہل اسلام اور ان کے تابعین کو ختم کرنا۔ اس کے لیے دبئی خود ایک بہت واضح اور بڑی دلیل ہے۔ بے شک، واقعات اور جگہیں خود ثبوت ہوتے ہیں۔ جنوبی علاقوں میں امارات' قیادت کو اشتراکی طبقے کے ہاتھوں میں تھمانے میں کامیاب رہا۔ ایسی قیادت جو پیشہ وارانہ مجرم ہیں، جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف جنگ مول لینے کے ساتھ ساتھ بغیر کسی ہمدردی کے قبائل کا بھی خاتمہ کیا

یمن میں ہم سے امارات یہی سب چاہتا ہے۔ حالانکہ یمن وہ ہے جو ایمان و حکمت کی سرزمین ہے، اور ان کے پاس فحاشی و عریانی، ننگے پن اور تشخص اسلامی کو مٹانے کے ہتھکنڈوں کے سوا کچھ بھی نہیں۔ اسی تہذیب میں وہ یمن کو رنگنا چاہتے ہیں، سو! تباہی ہو ان کے لیے! امارات کا کردار بہت واضح ہے۔ یہ یمن میں امریکی مہم کا حصہ ہے۔

الملاحم: کچھ عرصے پہلے، امریکہ نے یمن کے کچھ علما، قبائل کے عمائدین اور کچھ اہم شخصیات کے ناموں کی فہرست جاری کی تھی۔ ان پر جماعۃ قاعدۃ الجہاد کی نصرت کا الزام لگایا گیا تھا۔ آپ اس حوالے سے کیا کہیں گے؟

شیخ: اس فہرست موجود زیادہ تر لوگوں کا القاعدہ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اور امریکہ کو بھی اس حوالے سے معلوم ہے۔ لیکن یہ ہر کچھ عرصے میں ایسی فہرستوں کو اعلانیہ جاری کر کے لوگوں کو دبانا چاہتے ہیں۔ یہ ایسی فہرستیں استعمال کر کے یمن میں اہل سنت کی قوت کو کمزور کرنا چاہتے ہیں۔ امریکی بخوبی آگاہ ہیں کہ لوگ اس کاروانِ جہاد سے جڑتے جا رہے ہیں۔ گزشتہ دو سالوں سے حوثیوں کے خلاف انصار الشریعہ کے مجاہدین کی طرف سے دہکائے گئے گرم محاذوں نے لشکرِ مجاہدین کے ساتھ الحاق کے میلان کو بڑھا دیا ہے اور یہ دعوت حیرت انگیز طور پر عوامی قبولیت کی راہیں طے کر رہی ہے۔ وہ اس خالص اور سچی دعوت کو نیچا دکھانا چاہتے ہیں، اس کو کمزور کرنا چاہتے ہیں اور لوگوں کو ڈرانا چاہتے ہیں کہ وہ مجاہدین کے ساتھ آ کر نہ جڑیں۔ لیکن یہ اپنی ساری کوششوں اور مکر و فریب میں ناکام و نامراد ہی رہے ہیں، باذن اللہ۔ مجاہدین کا تعلق انصار الشریعہ سے ہے، جو کہ امت مسلمہ ہی کا ایک جزو ہے اور ان کو اس امت سے کوئی نہیں کاٹ سکتا۔

الملاحم: کچھ لوگ ہیں جو یمن میں موجود انصار الشریعہ پر یہ الزام لگاتے ہیں کہ یہ ہر دو صورتوں میں دونوں فریقوں کے مقاصد کے حصول میں استعمال ہو رہے ہیں۔ یعنی یہ حوثیوں سے لڑتے ہیں تو عرب ممالک کو یا خود انصار الشریعہ کی اصطلاح میں ''حکومۃ الشریہ'' کو تقویت ملتی ہے۔ اور جب یہ ''حکومۃ الشریہ'' سے جنگ کرتے ہیں تو حوثیوں کے مقصد پورے ہوتے ہیں۔ آپ ان الزامات کی بابت کیا کہیں گے؟

شیخ: ہم کہتے ہیں کہ ہماری تحریکیں شریعت کی بالادستی کی خاطر کھڑی ہوئی ہیں۔ حوثی اور ان کے حواری (علی صالح) حد سے تجاوز کرنے ظالم ہیں، جن کا سوائے موت اور قتل کے اور کوئی علاج نہیں۔ اس بابت کوئی دورائے نہیں! یہ تو ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے دین، عزت، زمین اور آبرو کا دفاع کرے۔ اور الحمدللہ، ہم حوثیوں اور ان کے حواری (علی صالح) کے خلاف جنگوں میں پہلے بھی شرکت کرتے رہے ہیں اور اب بھی کر رہے ہیں۔ مسلمانوں کے خلاف ظلم و فساد برپا کرنے والے ہر ظالم گروہ کو دھکیل کر پیچھے ہٹانا ضروری ہے۔

ہمارے لیے ایک بہترین مثال، جس کی پیروی کرنے کی ہم کوشش کرتے ہیں، افغانستان میں موجود طالبان مجاہدین کی ہے۔ ان کی استقامت اور حق راستے پر جمے رہنے کی ایک بڑی وجہ مجاہدین کی صفوں میں علما کی موجودگی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کا جہاد مستقل مزاجی کے ساتھ گامزن ہے اور اس میں کوئی گمراہی اور شر و فتنہ نہیں آتا۔ یہی وہ وجہ ہے جس کی بدولت افغان قوم اور پوری امت مسلمہ جہاد کی مدد و نصرت کے لیے آگے بڑھے۔

عرب اتحاد اور ''عاصفۃ الحزم'' کے یہاں پہنچنے سے قبل بھی ہم اپنے قبائلی بھائیوں اور یمن کے بیٹوں کے ساتھ مل کر اس کے خلاف جنگ میں شریک رہے ہیں۔ اگر آپ کی مراد عدن، ابین اور حضر موت میں ''شریہ'' کے خلاف جنگ ہے۔ تو اس کی بابت میرا جواب یہ ہے:

جیسا کہ میں نے پہلے بھی ذکر کیا کہ ہم پر یا ہماری قوم پر ہونے والا کوئی بھی ظلم اور زیادتی ہمارے لیے باعثِ فکر ہوتی ہے۔ کچھ جگہوں پر، ہم نے حوثیوں سے جنگ کی۔ اور کچھ جگہوں پر، حوثیوں کا نام و نشان بھی نہیں تھا لیکن وہاں '' شریہ'' کی طرف سے ہمارے خلاف پیش قدمی ہوئی تو ہم بھی ان کو جواب دیتے تھے۔ انہوں نے حضر موت اور ابین کے کچھ علاقوں میں ہم پر بڑے حملے کئے۔ وہ یمن بھر میں جرائم کرتے پھرتے ہیں۔ ہم ان کے مظالم اور جرائم کے سامنے خاموش ہو کر کھڑا رہنا گوارہ نہیں کر سکتے۔

مثلاً: المحفد میں، اماراتی جہازوں نے ہولناک اور دل دہلا دینے والا جرم کیا۔ انہوں نے ۸ مسلمانوں کو قتل کیا۔ ان میں سے زیادہ تر خواتین اور بچے تھے۔ لحج میں دسیوں عورتیں اور بچے قتل کر دیے گئے۔ ہزاروں لوگوں کو بغیر کسی ثبوت کے قید خانوں میں ڈال دیا گیا۔ حضر موت کی بھی یہی صورت حال ہے، سیکڑوں قیدی بنا لیے گئے ہیں۔ اور جب ایسے جرائم کیے جاتے ہیں تو ہم ان کی درندگیوں اور مظالم کا جواب دیتے ہیں۔ جب ہم پر فوجی حملوں میں چھاپے مارے جاتے ہیں، تو ہم ان کو روکتے ہیں اور ان کا مقابلہ کرتے ہیں۔ ہم اللہ کے ان دشمنوں کو اپنے دین اور اپنی آبرو پر کسی صورت حملہ آور نہیں ہونے دیں گے۔ باذن اللہ۔

الملاحم: آپ ان فوجیوں کو کیا نصیحت کریں گے جن کو القاعدہ کے خلاف جنگ اور دہشت گردی کے خلاف لڑنے کے نام پر دھوکہ دیا جاتا ہے؟

شیخ: ہم ان کو توبہ کی نصیحت کریں گے۔ مجاہدین یونہی بلاوجہ تم سے نہیں لڑ رہے۔ اس لیے تمہارے لیے بہتر ہے کہ اس لڑائی سے دور رہو! امریکہ اور اس کے اتحادی کٹھ پتلیوں کا ساتھ دیتے ہوئے ان کی نصرت کرنا، دین کے حوالے سے صریح بغاوت ہے اور دنیاوی مطمعِ نظر سے تو خسارہ ہے ہی۔ کفار اور اُن کے حواری تمہیں اپنے مقاصد اور ارادوں کے لیے صرف ایک کٹھ پتلی کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔ ان کے بے وقعت آلہ کار نہ بنو۔
جو کوئی بھی امریکہ اور اس کے غلاموں کا ساتھ دینے پر اصرار کرے گا، تو مجاہدین پھر ایسوں کو ہدف بنانے اور ضرب لگانے میں بالکل بھی نہیں جھجکیں گے۔ ایسے تمام افراد اور گروہوں کے لیے کوئی امان نہیں، باذن اللہ۔

الملاحم: کچھ لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ انصار الشریعہ کے مجاہدین کو بہت سارے محاذوں کی بجائے اپنی قوت صرف حوثیوں سے لڑنے پر مرکوز رکھنی چاہیے۔ اس پر آپ کیا کہیں گے؟

شیخ: جی، ہم جنگوں میں کافی آگے چلے گئے ہیں اور ہماری تمام تر توجہ اور وسائل محاذوں پر ہی صرف ہو رہے ہیں۔ لیکن یہ ہماری بھی خواہش ہے کہ ہم ہر اُس فریق سے ہر ممکن حد تک اعراض کریں جو ہم سے لڑنے کے لیے کوشاں ہو۔ ہم حوثیوں کے خلاف اہل السنۃ کی جدو جہد کو ایک لڑی میں پرونے کا کوئی بھی موقع ہاتھ سے جانے نہ دیں گے۔ آج ہمیں جس جنگ کا سامنا ہے اس میں اصلاً خطرہ یمن میں موجود اہل السنۃ کو ہے۔ یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم ہر ممکنہ اسباب کو بروئے کار لا کر حوثیوں سے لڑنے کے لیے اہل السنۃ قوتوں کو مجتمع کریں۔

الملاحم: آپ کی اس بات سے علما کی جانب سے کی گئیں سابقہ کوششیں ذہن میں آتی ہیں، جن میں نتیجتاً عبدربہ منصور کی حکومت سے ایک معاہدہ ہوا تھا۔ لیکن یہ ساری کوششیں بے فائدہ ہی ثابت ہوئی۔

شیخ: ۲۰۱۳ء میں علما کی ایک جماعت ہمارے پاس آئی تھی اور ہمیں بتایا کہ ہم اہل السنۃ کے دستوں میں سے ایک دستہ ہیں۔ ان کا اصرار تھا کہ ہم اپنی تمام تر قوت و جستجو حوثیوں پر صرف کریں اور یمنی نظام حکومت کے خلاف جنگ سے دست بردار ہو جائیں۔ ہم نے ان کے اس پیش کش سے اتفاق کیا، ان کے اس معاہدے کو قبول کیا اور اس پر مزید دو شرائط عائد کیں۔ یہ دو شرائط بعد میں بارہ مختلف نکات میں درج ہوئیں۔ ان دو شرائط پر ہر مسلمان متفق ہے:

اولاً: یمن میں بیرونی دخل اندازی سے فوری خلاصی حاصل کی جائے۔ جس میں امریکی مداخلت اور یمنی فضاؤں میں امریکی جہازوں پر مکمل پابندی کی یقین دہانی کروائی جائے۔

ثانیاً: ملک کو چلانے والے آئین اور قوانین پر تحقیق کرنے کی غرض سے علما کی ایک کمیٹی بنائی جائے، تاکہ وہ ملک میں شریعتِ اسلامیہ کی عمل داری کرانے کی یقین دہانی کرا سکیں۔

علما نے ہماری ان شرائط کو تسلیم کیا اور شیخ ابو بصیر ناصر الوحیشی رحمہ اللہ نے معاہدے پر دستخط بھی کئے، اس شرط کے ساتھ کہ ان شرائط پر عمل ہو گا۔ اب یہ طے تھا کہ اگر عبدالرب منصور ان شرائط کو قبول کرے گا، تو دو مہینوں کی جنگ بندی ہو جائے گی۔ ان دو مہینوں میں علما کی کمیٹی کا تقرر ہونا تھا جس نے اس معاہدے کی نگہبانی کرنی تھی۔ لیکن عبد الرب منصور نے علما کو نظر انداز کر دیا اور ان سے ملنے سے تک گریز کیا۔ حالانکہ اسی نے علما کو ابھارا تھا اور ان سے التجا کی تھی کہ مجاہدین سے معاہدہ طے کریں۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ امریکیوں کو اس معاہدے کا علم تھا۔ اس کے بعد، امریکیوں نے حملہ کر دیا اور شدید بمباری کر کے یہ پیغام دے دیا کہ عبد الرب منصور کی حیثیت سوائے ایک کٹھ پتلی غلام کے اور کچھ نہیں۔

الملاحم: کچھ لوگ یہ بھی اعتراض کرتے ہیں کہ آپ اپنے فہم کے مطابق اسلام کا نفاذ کرنا چاہتے ہیں اور اسی کو سب پر نافذ کر دینا چاہتے ہیں۔

شیخ: ہم نے (اس معاہدے) میں معروف علمائے کرام کی کمیٹی بنانے کی تجویز پیش کی تھی۔ جو اپنے علم اور حق گوئی کے حوالے سے معروف ہیں۔ اور سرزمینِ یمن میں ایسے علمائے حق بکثرت موجود ہیں۔ یہ علما جس منہج پر اکٹھے ہوں اور متفق ہوں، ہم انہی کے ساتھ ہیں۔ ایسا ممکن ہی نہیں ہے کہ علمائے کرام شراب کو حلال قرار دے دیں، نہ ہی یہ ممکن ہے کہ یمن میں امریکی مداخلت کو علما جائز قرار دیں۔ نہ ہی یہ ممکن ہے کہ طاغوتی حکومتوں کے قائم رہنے کا جواز فراہم کریں۔ اپنے ذاتی نکتۂ نظر کی بنیاد پر ہمارا مطالبہ اور دعویٰ نہیں ہے، بلکہ ہمارا تو مطالبہ یہ ہے کہ دین کا قیام اسی طرح ہو جیسے اللہ نے ہمیں حکم دیا ہے اور جس طرح ہمارے اسلاف اور امتِ مسلمہ کے علمائے کرام نے متفقہ طور پر کیا ہے۔

الملاحم: اس کی اس بات کو لیتے ہوئے ہم یمن میں علما اور مجاہدین کے درمیان تعلق کی بات کرتے ہیں۔ آپ اس معاملے کو کیسے دیکھتے ہیں؟

شیخ: ہم کہتے ہیں کہ یہ ایک عام قاعدہ ہے کہ جہاد ہمیشہ درست منہج پر استوار ہی علما کی موجودگی اور نگہبانی میں ہوتا ہے۔ بصورتِ دیگر، جہادی صفوں میں تذبذب، گمراہی اور انتشار برپا ہونے کا خطرہ رہتا ہے۔

ولابد للسیف القاطع من کتاب ھادی

ہدایت دینے والی کتاب کے ساتھ، ایک تیز دھار تلوار کا ہونا لازمی ہے

علما انبیائے کرام علیہم السلام کے وارث ہیں۔ علمائے حق کے علم اور حمایت کے بغیر ہمارا سب کچھ لا حاصل ہے۔ امام مالکؒ فرماتے ہیں:

"ہمارے آخری لوگ (عمومی، غیر عالم لوگ) حق پر چل ہی نہیں سکتے،

جب تک کہ ہمارے اسلاف (علما) متقی نہ ہوں"۔

ہم اہل علم کو مجاہدین کی نصرت کرنے اور ان کے ساتھ کھڑے ہونے کی دعوت دیتے ہیں۔ کہ وہ مجاہدین کی رہ نمائی کریں اور نصیحت کریں۔ مجاہدین کے مقاصد امت مسلمہ کے مقاصد ہیں۔ ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم ان مقاصد کے حصول کے لیے کسی بھی قسم کی گمراہی اور شر سے بچتے رہیں اور جہادی تحریک کو حق راہوں پر گامزن کریں۔

اگر علما، مجاہدین کی مدد و نصرت کرنا اور ان کی رہ نمائی کرنا چھوڑ دیں، تو جہادی راستے کے راہیوں کو سفر بے فائدہ اور عبث بن جائے گا، جس کے نقصانات واضح دکھائی دیں گے۔ چاہے وہ نظر اندازی کی صورت میں ہو یا گمراہی کی صورت میں۔ ان میں وہ علما بھی شامل ہیں جو اپنے آپ کو حکمرانوں کے سامنے پیش کر دیتے ہیں، اور ان کے ترجمان بن کر ان کے جرائم اور مظالم کے جواز پیش کرتے ہیں۔ یہ عمل ایسے حضرات کے دین کو ناقص بنانے کے ساتھ ساتھ، کچھ جن گو گروہوں میں غلو بھی پیدا کر دیتا ہے۔ یعنی پھر کچھ گروہ، علما پر کفر کے فتاویٰ چسپاں کر دیتے ہیں اور ان کے خون کو مباح قرار دے دیتے ہیں۔

ہونا تو یہ چاہیے کہ علما، منہجِ حق پر جم کر کھڑے ہو جائیں، تو پوری امت ان کے پیچھے کھڑی ہو گی اور ان کے دفاع اور مدد کے لیے مجاہدین صفِ اول میں ہی موجود ہوں گے۔

ہمارے لیے ایک بہترین مثال، جس کی پیروی کرنے کی ہم کوشش کرتے ہیں، افغانستان میں موجود طالبان مجاہدین کی ہے۔ ان کی استقامت اور حق راستے پر جمے رہنے کی ایک بڑی وجہ مجاہدین کی صفوں میں علما کی موجودگی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کا جہاد مستقل مزاجی کے ساتھ گامزن ہے اور اس میں کوئی گمراہی اور شر و فتنہ نہیں آتا۔ یہی وہ وجہ ہے جس کی بدولت افغان قوم اور پوری امت مسلمہ جہاد کی مدد و نصرت کے لیے آگے بڑھے۔

الملاحم: خیر، جو اسلامی جماعتیں موجود ہیں، آپ کا ان کے ساتھ کیسا تعامل ہے؟ یعنی قائم شدہ قبائل اور یمن میں موجود امت کے مختلف طبقوں کے ساتھ؟

شیخ: میرے معزز بھائی! یہ سب لوگ امت مسلمہ کا ہی جز ہیں۔ ہمارا ان سے تعامل اور رویہ اسلام اور شرعی احکامات ہی کے روشنی میں ہوتا ہے۔ کوئی بھی مسلمان ہو، جیسا بھی ہو، ہمارا بھائی ہے۔ ہمیں آج جس صلیبی جنگ کا سامنا ہے وہ اپنے راستے میں حائل کسی خاص گروہ یا طبقے کی تفریق نہیں کرتی۔ دفاعی جہاد میں ایسی کوئی شرائط بھی موجود نہیں ہیں۔ ہم کسی بھی مسلمان کی مدد اور حفاظت کرنے کے لیے تیار ہیں اور اسی طرح سب مسلمانوں کے ساتھ مل کر ایک ہی شناخت کے ساتھ، دشمن سے لڑنے کو بھی تیار ہیں۔ شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ نے اسی معاملے کے حوالے سے ایک تحریر تصنیف فرمائی ہے، جس کا نام "وثیقۂ نصرت الاسلام" ہے۔

الحمدللہ! ہم یمن میں موجود تمام مسلمانوں کے ساتھ متحد ہو کر لڑتے ہیں، مختلف اسلامی طبقوں اور جماعتوں کے ساتھ اشتراک کر کے لڑتے ہیں۔ ہم بغیر کسی تفریق کے سلفی بھائیوں کے ساتھ مل کر قتال کرتے ہیں۔ ہم اخوان المسلمون کے ساتھ مل کر اور قبائل میں موجود اپنے بھائیوں کے ساتھ مل کر جہاد کرتے رہے ہیں۔ ہم نے عدن اور دیگر جگہوں پر موجود عوام کے ساتھ مل کر جنگیں کیں ہیں۔ ہم یہاں مسلمانوں کے ساتھ ہر جنگ میں شریک ہوتے ہیں۔

بے شک مسلمانوں میں بھی کچھ شرعی امور اور چند فقہی ترجیحات کی بنیاد پر تفریق کی جاتی ہے، لیکن یہ تفریق شریعت ہی کے زاویے سے کی جاتی ہے۔ ہر مسلمان کے درمیان عدل و انصاف کرنا اور ایک مسلمان بھائی کا دوسرے مسلمان بھائی کی حمایت کرنا اور اس کو نیکی کی تلقین کرنا، یہ تمام امور، اسلامی حقوق میں شامل ہیں۔ اسی طرح اسلامی حقوق میں ایک دوسرے کی مدد و نصرت کرنا بھی شامل ہے۔ اور جب دشمن سے مقابلہ ہو، تو سارے مسلمانوں کو سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی مانند بن کر قابض دشمن کو پیچھے ہٹانا چاہیے اور اس سے لڑنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ کے اسماء و صفات میں اختلاف کرنے والوں کے ساتھ مل کر علمائے سلف نے قتال کیا ہے۔ وہ کہتے تھے کہ جہاد میں متقی اور فاسق دونوں شریک ہو سکتے ہیں۔

الملاحم: کچھ لوگ کہتے ہیں کہ آپ لوگ جنگوں کے دوران اور دشمن کو پیچھے ہٹاتے وقت تو مسلمانوں کو ساتھ رکھتے ہیں، لیکن علاقوں کو فتح اور آزاد کرنے کے بعد آپ اداریات اور اختیارات میں لوگوں کو شریک نہیں کرتے؟

شیخ: نہ ہم لوگوں سے اس بات کا دعویٰ کرتے ہیں اور نہ ہی اس بات کا دعویٰ کرتے ہیں ہم دوسروں پر حکمرانی کریں گے اور نہ ہی ہماری یہ دوڑ دھوپ ذاتی حکمرانی کے لیے ہے۔ ہمارا اصل مقصد اسلامی نظام ہائے حکومت کے تحت اپنی زندگی گزارنا ہے۔ اور ہماری ہر کوشش اور مہم کا مقصد و ماویٰ بھی یہی ہوتا ہے کہ اللہ کے احکامات کو نافذ کر دیا جائے۔ ہم اللہ سے مدد کے طالب ہیں اور ہماری دعا ہے کہ وہ ہمیں کامیاب کر دے۔ یہ ذمہ داری ہم پر فرض ہے اور ہم اس ذمہ داری کی کامیابی کے متمنی ہیں۔

لیکن کیا یہ نصرت کے دروازے ہمارے ہاتھوں کھلیں گے یا کسی اور کے؟ بے شک ہم اس کے مکلف نہیں اور اس میں تو محض اللہ ہی کی مشیت ہے۔ اگر اس رب نے چاہا کہ یہ شرف

ہمارے دامن میں آئے گا اور اس کی طرف سے یہ توفیق و سعادت ہمارے ساتھ ہو گی۔ اگر اس کی رضا کسی اور نتیجے میں ہوئی، تو ہمیں اس چیز کا شرف تو حاصل ہو گا (ان شاءاللہ) کہ ہم نے اس زمین پر نظامِ حکومت 'شریعت کے مطابق چلانے کے لیے کوشش کرنے میں وفا نبھائی اور اپنے اس وعدۂ ایمانی کو سچا کیا۔ ایہاں ہم دو معاملات کی طرف اشارہ کرنا ضروری سمجھتے ہیں:

اولاً: ہم لوگوں سے حکومت میں شرکت کا وعدہ نہیں کرتے، بلکہ ہم ان کو یہ امید دلاتے ہیں، کہ ہم جس نظام حکومت کے طالب ہیں، اسی کے لیے ہر مسلمان قتال کرتا ہے۔ دین سارا کا سارا اللہ کے لیے ہے۔

اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ۭ وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ (الحج: ۴۱)

"یہ ایسے لوگ ہیں کہ اگر ہم انہیں زمین میں اقتدار بخشیں تو وہ نماز قائم کریں، اور زکوۃ ادا کریں، اور لوگوں کو نیکی کی تاکید کریں، اور برائی سے روکیں، اور تمام کاموں کا انجام اللہ ہی کے قبضے میں ہے"۔

اس معاملے سے متعلق امت اور اس کی جماعتوں میں عمومی بیداری پھیلانے کی ضرورت ہے۔ یعنی اللہ کی زمین پر اللہ کا نظام نافذ کرنا۔

ثانیاً: فتح کے بعد؛ یہ تو مجاہدین کی ایک بنیادی اور اہم ترین ذمہ داری ہے کہ وہ لوگوں کے متعلق معاملات کو، ان سے مشاورت کئے بغیر، اپنے ہاتھوں میں نہ لیں۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتا ہے:

وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ

"اور ان سے معاملات میں مشورہ لیتے رہو"۔

ایک اور جگہ فرماتا ہے:

وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ

اور ان کے معاملات آپس کے مشورے سے طے ہوتے ہیں۔

یہ جو اصطلاح ہے، "امر (معاملات)"، یہ صرف مجاہدین تک محدود نہیں ہے، بلکہ یہ تو تمام متعلقہ افراد کو اپنے احاطے میں لیتی ہے۔ یہ (اسلامی نظام) حکومتیں اور نظام عموماً دین دار اور متقی لوگوں پر زیادہ انحصار کرتے ہیں۔ اثر و رسوخ رکھنے والے حضرات کو ترجیح دی جاتی ہے۔ ان میں سر فہرست علما، کمان دان اور اس خاص میدان میں تخصص رکھنے والے اصحابِ رائے و اختیار ہوتے ہیں۔ تمام لوگوں کے اجتماعی حقوق کی نگہداشت کی ذمہ داری اور اختیار ان چند مخصوص لوگوں کو دینے کے باوجود بھی امت 'غنائم اور برکتیں سمیٹنے الملاحم: محروم نہیں رہتی، گو کہ انہی کے ہاتھوں، اللہ کے فضل و کرم سے، ایسی کامیابیاں اور فتوحات امت کی جھولی میں آئیں۔ تمام حقوق محفوظ اور یقینی ہیں۔

شاید بعد میں کسی موقع پر ہم اپنے بھائیوں کو حضرموت میں ہونے والے اپنے تجربات سے آشنا کریں گے۔ اس کے مثبت و منفی پہلوؤں سے۔ ہم نے کچھ معاملات میں غلطیاں کیں تھیں اور کچھ میں ہمارے خیال میں ہمیں کامیابی ہوئی تھی۔ شاید انہی تجربات سے ہی ہمیں ایسے عوامل مل جائیں جن سے ہم اپنے آپ کو صحیح کر سکیں اور اپنے طریقوں کو بہتر کر سکیں۔ ہم اللہ سے دعا گو ہیں کہ اللہ ہمیں ایسے علوم سے بہرہ ور فرمادے۔

الملاحم: آپ سے اس نشست کا آخری سوال؛ دنیا بھر میں موجود اپنے مسلمان بھائیوں کو اور مجاہدین کو آپ کیا پیغام پہنچانا چاہیں گے؟

شیخ: سچ تو یہ ہے کہ باتیں بہت ساری ہیں اور وقت کم ہے۔ ہم دنیا بھر میں اپنے مسلمان بھائیوں سے کہیں گے: ہم آپ کے مجاہد بیٹے ہیں اور ہم اس وقت تک اپنے ہتھیار نہیں اتاریں گے جب تک تمام مسلمانوں کے حقوق بحال نہ ہو جائیں اور جب تک اسلام کی ہم پر حکمرانی پھر سے رواں دواں نہ ہو جائے۔ ہم ان شاءاللہ، تمام مسلمان ممالک کو آزاد کرا کر ہی دم لیں گے۔ یہ ہمارا وعدہ بھی ہے اور ہم پر فرض بھی کہ ہم کھڑے رہیں، یا تو ہم کامیاب ہو جائیں گے یا پھر (اسی وعدے کو نبھاتے ہوئے) اپنی جانیں دے دیں گے۔ اللہ ہی اصل مددگار و نگہبان ہے۔

جہاں تک پوری دنیا میں موجود مجاہدین کی بات ہے، ہم ان کو سلام اور بہترین دعائیں دیتے ہیں۔ خراسان میں موجود ہمارے بھائی جو امارت اسلامیہ میں امیر المومنین شیخ الملاہبۃاللہ اخند زدہ حفظہ اللہ کے تحت بر سر پیکار ہیں، اور اسی طرح چیچنیا، ترکستان، شام، مغربِ اسلامی، محبوب صومالیہ، فلسطین اور دیگر جگہوں پر موجود ہمارے بھائیوں۔ ہم آپ سب کو آپ کی محنتوں پر مبارک باد کا مستحق سمجھتے ہیں اور اللہ سے دعا گو ہیں کہ اللہ آپ کے اعمال قبول فرمائے۔ ہم آپ کو یہ خوش خبری بھی دیتے ہیں کہ جزیرۃ العرب میں موجود مجاہدین پر اللہ کے فضل، احسان اور نعمتوں کی بارشیں برس رہی ہیں اور ہر آزمائش ان کے قدم مزید جمانے اور انہیں مزید مضبوط کرنے کا باعث بنتی ہے۔ اور باذن اللہ، اللہ کا کوئی بھی دشمن ہمیں اس مبارک رستے سے ہٹا کر آگے نہیں بڑھ سکتا۔

الملاحم: اے ہمارے محبوب شیخ! ہم آپ کے مشکور ہیں اور اللہ آپ کو جزائے خیر دے کہ آپ نے ہمیں یہ سعادت دی۔ امید کی جاتی ہے کہ کسی اور موقع پر ہم آپ کے ساتھ کچھ اہم امور پر مزید ایک ملاقاتی نشست منعقد کریں گے۔ اس ملاقات کا محور، یمن میں رونما ہونے والے حالیہ واقعات و معاملات کے گرد تھا۔

شیخ: جزاک اللہ خیراً

ہم اپنے معزز سامعین کے بھی شکر گزار ہیں۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

☆☆☆☆☆

ہمارا نصب العین اور مشن اسلامی نظام کا قیام ہے

مولوی نوراللہ منیب سے انٹرویو

فوجی کمیشن کے ارکان کے ساتھ انٹرویوز کے سلسلے میں اس بار امارت اسلامیہ کی جانب سے تین صوبوں میدان وردگ، غزنی اور زابل کے فوجی کمیشن کے انچارج 'مولوی نوراللہ منیب' کے ساتھ خصوصی گفتگو کا اہتمام کیا گیا، جس میں جہادی حالات اور دیگر امور پر سیر حاصل بات چیت ہوئی ہے۔ آپ بھی ملاحظہ فرمائیں!

بشکریہ: الامارہ اردو، امارت اسلامی افغانستان کی رسمی اردو ویب سائٹ

سوال: محترم منیب صاحب! آپ کو خوش آمدید کہتے ہیں۔ سب سے پہلے گزشتہ سال صوبہ زابل، غزنی اور میدان وردگ میں عسکری کمیشن کے ماتحت زون کے کردار اور سکیورٹی کی صورت حال سے آگاہ کیجیے۔

جواب: جب ہم نے ان صوبوں میں کام کا آغاز کیا تو مختلف علاقوں کا دورہ کیا۔ صوبائی گورنروں، ضلعی گورنروں اور صوبائی کمیشن کے ارکان، عسکری قیادت اور جہادی امور کے مختلف عہدے داروں کے ساتھ ملاقاتیں کی گئیں۔ ان سے عسکری کارروائیوں کے منصوبوں کے بارے میں پوچھا گیا۔ ان کے ساتھ تفصیلی گفتگو کی گئی۔ اس تمام بات چیت اور مشاہدات کو منظوری کے لیے اعلیٰ قیادت کی طرف بھیج دیا گیا۔ بعدازاں ان منصوبوں کو عملی شکل دینے اور وسائل فراہم کرنے کے لیے باقاعدہ کام کا آغاز ہوا۔ ہمارے کمیشن کے ارکان نے تمام صوبوں میں سال بھر جہادی کارروائیوں کی نگرانی کی ذمہ داری احسن طریقے سے نبھائی اور اس حوالے سے اپنی گزارشات اور تجاویز پر مشتمل رپورٹ قیادت تک پہنچائی گئی۔ جب کہ تمام صوبوں میں جہادی سرگرمیاں بہتر پیش رفت کے ساتھ جاری رہیں۔ مجاہدین کے حوصلے بلند اور دشمن مغلوب تھا۔ عمری آپریشن کے دوران ان تمام صوبوں میں بہت سی کارروائیاں کی گئیں۔

مثلاً صوبہ غزنی کے ضلع شلگر میں دہشت گرد ملیشیا کی طاقت توڑ دی گئی ہے۔ اس ضلع میں دشمن نے قبائلی رہنماؤں کو بغاوت پر اکسانے کی بہت کوشش کی تھی۔ اس کے لیے بڑی رقم خرچ کی گئی اور پروپیگنڈہ بھی کیا گیا، تاہم مجاہدین نے اللہ کے فضل سے دشمن کی اس مذموم کوشش کو ناکام بنا کر ضلعی عمارت کے علاوہ باقی تمام علاقوں پر اپنا کنٹرول قائم کر لیا ہے۔ اسی طرح ضلع گیرو میں بھی مجاہدین نے کارروائیاں کر کے دشمن کو بھاری جانی و مالی نقصان پہنچایا ہے۔ اسی طرح ضلع واغز بھی مجاہدین نے مکمل طور پر فتح کر کے وہاں سفید پرچم لہرادیا ہے۔

'کابل قندھار شاہراہ' مجاہدین کے کنٹرول میں ہے۔ گزشتہ سال مجاہدین نے کئی بار اس اہم شاہراہ کو بلاک کر کے دشمن کی آمد و رفت روک دی تھی۔ اسی شاہراہ پر کئی بار دشمن کے اڈوں اور قافلوں پر حملے کیے گئے۔ مجاہدین غزنی شہر میں گوریلا سرگرمیوں میں مصروف ہیں، جس سے دشمن حواس باختہ ہے۔ مجموعی طور پر مجاہدین کی سرگرمیاں اور جہادی صورت حال تسلی بخش ہے۔

سوال: گزشتہ سال کے مجاہدین نے غزنی، زابل، میدان وردگ میں کتنے حملے کیے؟

جواب: ہماری معلومات اور اعداد و شمار کے مطابق گزشتہ سال صوبہ غزنی میں دشمن کے ایک ہزار دو سو ستاون اہل کار ہلاک اور ایک ہزار ۴۳۴ زخمی ہوئے۔ دشمن کے ۱۳۴ ٹینک، ۵۵ فوجی گاڑیوں، ۱۲ بکتر بند گاڑیاں، ۲۲ موٹر سائیکلیں اور ۱۱ فوجی ٹرک تباہ کیے گئے۔ جب کہ غزنی میں ۵ ٹینک، ۳ فوجی گاڑیاں، ۹ موٹر سائیکلیں، ۸۳ عدد کلاشنکوفیں، ۱۶ مشین گنیں، ۴ ٹائمر بم، ۶ راکٹ لانچر، ۹ عدد جی تھری، ۴ راکٹ فیوز، ۱۶ عدد مارٹر گولے، ۴ راؤنڈز، ۴ عدد پستول، ایک عدد آر پی جی توپ سمیت بھاری مقدار میں اسلحہ اور گولہ بارود غنیمت میں حاصل کیا ہے۔

صوبہ غزنی میں گزشتہ سال کے دوران ۱۲۴ مجاہدین شہید اور ۸۷ زخمی ہو گئے۔

صوبہ زابل میں گزشتہ سال کے دوران مجاہدین نے دشمن کی چوکیوں اور فوجی گاڑیوں پر ۶۲۹ بم دھماکے اور حملے کیے، جن کے نتیجے میں دشمن کے ۲۷۴ اہل کار ہلاک اور ۳۷۶ زخمی ہوئے۔ علاوہ ازیں اس صوبے میں دشمن کے ۵۱ سپاہیوں نے امارت اسلامیہ کے آگے سرنڈر ہو چکے ہیں۔ گزشتہ سال صوبہ زابل میں دشمن کے مالی وسائل کو بھی بھاری نقصان پہنچا ہے۔ ۱۱۰ فوجی گاڑیاں اور ۵۸ ٹینک مجاہدین کے حملوں کے نتیجے میں تباہ ہو گئے ہیں۔

گزشتہ سال زابل میں ۴۳ مجاہدین شہید اور ۵۸ زخمی ہوئے ہیں۔

گزشتہ سال صوبہ میدان وردگ میں مجاہدین نے دشمن پر ۳۲۶ حملے اور ۱۱۵ بم دھماکے کیے۔ جن کے نتیجے میں دشمن کے ۴۵۰ فوجی ہلاک اور ۲۷۵ زخمی ہوئے ہیں۔ علاوہ ازیں دشمن کے ۹۹ ٹینک اور ۱۳۶ فوجی گاڑیوں کو تباہ کیا گیا۔ جب کہ ۷ چیک پوسٹوں اور ایک بڑا فوجی اڈہ بھی فتح ہوا۔ ان تمام جہادی کاروائیوں کے دوران صوبہ میدان وردگ میں ۱۱۸ مجاہدین زخمی اور ۴۸ شہادت کے اعلیٰ مقام پر فائز ہوئے۔

سوال: یہ ایک تلخ حقیقت ہے کہ جنگ کے دوران عام شہریوں کو بھی نقصان پہنچتا ہے۔ افغانستان میں بھی شہریوں کو جانی و مالی نقصان کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ بین الاقوامی ایجنسیاں

اور نام نہاد انسانی حقوق کی تنظیموں نے ہمیشہ مجاہدین پر ہی یہ الزام عائد کیا ہے کہ شہری ہلاکتوں میں وہ ملوث ہیں۔ آپ شہری ہلاکتوں کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟

جواب: یہ حقیقت واضح ہے کہ کوئی بھی جنگ شہری ہلاکتوں سے محفوظ نہیں ہے۔ جن علاقوں میں جنگ ہوگی، وہاں عام شہریوں کو نقصان پہنچنا ایک حقیقت ہے۔ امارت اسلامیہ کے مجاہدین اسلامی تعلیمات پر مکمل یقین رکھتے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں اسلام ایک انسان کس قدر اہمیت دیتا ہے! کسی انسان کا ناحق خون بہانا شریعت میں کتنا بڑا جرم قرار دیا گیا ہے! مجاہدین اس حقیقت سے واقف ہیں۔

اسی لیے امارت اسلامیہ نے اپنے انتظام میں شہری ہلاکتوں سے بچاؤ کے لیے ایک خصوصی ادارہ قائم کیا ہے، افغانستان بھر میں اس کا انتظام فعال ہے۔ اس ادارے نے ہمیشہ یہ کوشش کی ہے کہ عام شہریوں کے جان و مال کا تحفظ یقینی بنایا جائے۔ اس ادارے کے ارکان ہمیشہ مجاہدین کے ساتھ رابطے میں رہتے ہیں۔ اگر خدانخواستہ کسی واقعے میں مجاہدین کی جانب سے عام شہریوں کو کچھ نقصان پہنچتا ہے تو یہ ادارہ فوری طور سے تحقیقات شروع کر کے غم زدہ خاندان کے ساتھ اظہار ہمدردی کرتا ہے۔ اس ادارے کی کوششوں سے امارت اسلامیہ کے مجاہدین کی جانب سے شہری ہلاکتوں کے واقعات میں واضح کمی آئی ہے، جو کہ خوش آئند ہے۔

گزشتہ سال شہری ہلاکتوں کے واقعات کے اعداد و شمار سے ثابت ہوتا ہے کہ شہری ہلاکتوں کے بہت سے واقعات میں دشمن ملوث رہا ہے۔

میدان وردگ میں شہری ہلاکتوں کے ۳۶ واقعات رونما ہوئے، جن میں ۴۱ عام شہری شہید اور ۷۷ زخمی ہوئے۔ ان میں ۲۵ واقعات دشمن کی جانب سے رونما ہوئے۔ تین واقعات عام شہریوں کے آپس کے اختلافات کی بنیاد پر ہوئے۔ تین واقعات ٹریفک حادثات اور پانچ واقعات مجاہدین کی جانب سے رونما ہوئے۔

غزنی میں مجموعی طور پر ۳۳ واقعات رونما ہوئے، جن میں ۲۷ واقعات میں حکومت ملوث تھی، جب کہ ۶ واقعات میں مجاہدین کے ہاتھوں سامنے آئے۔ اسی طرح زابل میں ۲۱ شہریوں کے قتل کے واقعات ریکارڈ کیے گئے جن میں سے اکثر واقعات میں دشمن ملوث تھا۔

سوال: دشمن ہمیشہ یہ پروپیگنڈا کرتا ہے کہ صوبہ زابل کے ضلع خاک افغان میں داعش موجود ہے۔ داعش کے جنگجو اس ضلع کے مختلف علاقوں میں سرگرم ہیں اور متعدد علاقوں پر ان کا کنٹرول ہے۔ آپ ان رپورٹس کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟

جواب: حال ہی میں اس پروپیگنڈے نے زور پکڑا ہے۔ حکومت کی یہ کوشش ہے کہ افغانستان میں داعش کو حقیقت سے کئی گنا زیادہ ظاہر کرے۔ ایک سال قبل ضلع خاک افغان اور ضلع ارغنداب میں ایسے افراد موجود تھے، جو داعش سے اپنا تعلق ظاہر کرتے تھے۔ انہوں نے متعدد علاقے میں کچھ مشکلات اور مسائل بھی پیدا کیے تھے، لیکن امارت اسلامیہ نے گزشتہ سال اس علاقے میں وسیع پیمانے پر کارروائی کر کے پورا علاقہ کلیئر کر کے یہاں سے یہ مسئلہ ہمیشہ کے لیے ختم کر دیا۔ اب خاک افغان اور دیگر علاقوں میں مکمل امن اور امارت اسلامیہ کی عملداری قائم ہے۔ وہاں ہمارے مجاہدین موجود ہیں۔ میں نے خود اپنے گورنر صاحب اور دیگر صوبائی حکام کے ساتھ ان علاقوں کا تفصیلی دورہ کیا ہے، وہاں علاقے کے عوام اور مجاہدین کے ساتھ ملاقاتیں کیں، عوام نے مجاہدین کے تعاون اور قیامِ امن پر مسرت کا اظہار کیا۔ لوگ سکون کے ساتھ رہتے ہیں۔ ان علاقوں میں امن قائم ہے۔ سیکورٹی کی صورت حال بہت بہتر ہے۔ یہاں داعش موجود ہے اور نہ ہی دوسرے شرپسند عناصر موجود ہیں۔ ان تمام علاقوں میں امارت اسلامیہ کی حکمرانی ہے۔

سوال: امارت کے زیر کنٹرول علاقوں میں عوام اور مجاہدین کے درمیان تعلقات کیسے ہیں؟ ان علاقوں میں عدلیہ اور تعلیم و تربیت کی صورت حال کیسی ہے؟

جواب: عسکری کمیشن کے ماتحت ہمارے حلقے کے ارکان کی ذمہ داریوں میں مجاہدین کی نگرانی بھی ہے۔ اس سلسلے میں عوام کے ساتھ مجاہدین کے تعلقات اور عوام کی شکایات کی سماعت بھی ہماری ذمہ داریوں میں شامل ہے۔ ہمارا زیادہ تر تعلق بھی عوام کے ساتھ ہے۔ اٹھنا بیٹھنا بھی ان کے ساتھ ہے۔ ہم دیہاتوں میں عوام کے ساتھ ملاقاتیں کرتے ہیں۔ ان کی شکایات اور تجاویز کو ہم سنتے اور نوٹ کرتے ہیں۔ خوشی کی بات یہ ہے کہ عوام کے ساتھ مجاہدین کا تعلق اور سلوک بہت بہتر ہے۔ ماضی میں کبھی کبھی ہم اس حوالے سے شکایات سنتے تھے، لیکن اب ہم دیکھتے ہیں کہ صورت حال تبدیل ہو چکی ہے اور مجاہدین بھی اس کی اہمیت محسوس کر چکے ہیں۔

پورے افغانستان کی طرح ان صوبوں میں بھی امارت اسلامیہ کی عدالتیں قائم اور کام کر رہی ہیں۔ عوام بھی ان پر اعتماد کا اظہار کرتے ہیں۔ عوام اپنے مسائل کے حوالے سے انہی عدالتوں سے رجوع کرتے ہیں۔ آپ جانتے ہیں کہ ہمارا نصب العین اور مشن اسلامی نظام کا قیام ہے، جو عدالتوں کے ذریعے ہی ممکن ہے۔

امارت اسلامیہ نے بھی اس کی ضرورت و اہمیت کے پیش نظر نظام عدالت کو اولین ترجیحات میں شامل کر رکھا ہے۔ اپنی بھرپور توجہ اسی طرف مرکوز کر رکھی ہے۔ محکمہ قضاۃ کی جانب سے ججوں کی تربیت کے لیے وقتاً فوقتاً تربیت گاہوں کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ بار

بار وفود بھیجے جاتے ہیں، تاکہ تمام علاقوں میں قریب سے عدالتوں کی کارکردگی کی جانچ پڑتال کی جاسکے۔ اللہ کے فضل وکرم سے عدالتوں کی کارکردگی میں مزید بہتری آرہی ہے۔

امارت اسلامیہ تعلیم وتربیت اور شعبہ صحت پر بھی بھرپور توجہ دیتی ہے۔ اب تمام علاقوں میں مدراس، دارالحفاظ اور اسکولز فعال ہیں، جن میں نئی نسل تعلیم کے زیور سے آراستہ ہو رہی ہے۔

مثلاً صوبہ میدان وردگ میں ابھی ہمارے اعداد وشمار کے مطابق ۹۳ہزار ۵ سو تیرہ بچے عصری تعلیمی اداروں میں حاضر ہیں، جب کہ ۱۲ہزار ۸۷ بچے دینی مدارس اور دارالحفاظ میں دینی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

سوال: آپ جانتے ہیں امارت اسلامیہ نے مجاہدین کو ہمیشہ تاکید کی ہے کہ وہ عوامی مفاد کے منصوبوں کو نقصان نہ پہنچائیں۔ ان تمام منصوبوں کی حمایت کریں، جو عوام کے مفاد میں ناگزیر ہوں۔ اس حوالے سے حال ہی میں ایک اعلامیہ بھی شایع ہوا تھا، تاہم دشمن اب بھی یہ پروپیگنڈا کر رہا ہے کہ مجاہدین عوامی مفاد کے منصوبوں کو تباہ کر رہے ہیں۔ راستوں اور پلوں کو تباہ کیا جاتا ہے۔ آپ کیا کہتے ہیں؟

جواب: مجاہدین بھی افغانستان کے باسی اور اسی قوم سے تعلق رکھتے ہیں۔ اپنی قوم اور مسلمان عوام کے مفادات کا تحفظ ان کا بنیادی ہدف ہے۔ اس لیے عوامی مفاد کے حامل منصوبوں کو نقصان نہیں پہنچاتے، بلکہ ان کی حمایت بھی کرتے ہیں۔ ان کا تحفظ بھی یقینی بناتے ہیں۔

مجاہدین کی حکمت عملی یہ ہوتی ہے کہ وہ جب کسی علاقے میں کارروائی کی منصوبہ بندی کرتے ہیں تو وہ وہاں موجود عوامی مفاد کے منصوبوں کا خاص خیال رکھتے ہیں۔ کارروائی کے لیے ایسا نقشہ بنایا جاتا ہے، جن سے عوامی افادیت کے حامل منصوبوں کو نقصان نہ پہنچے۔ ہماری جانب سے بھی مجاہدین کو ہمیشہ یہی تاکید کی جاتی ہے۔ مجاہدین عوامی افادیت کے حامل منصوبوں کے ساتھ کوئی اختلاف نہیں رکھتے ہیں۔ اس حوالے سے چند مثالیں موجود ہیں۔

مثلاً حال ہی میں صوبہ میدان وردگ میں ۷۰ کلومیٹر سڑک کا تعمیراتی کام جاری ہے۔ مجاہدین نے سڑک کا تعمیراتی کام کرنے والوں کا تحفظ یقینی بنایا ہے۔ اسی طرح کابل سے بجلی کی فراہمی کا منصوبہ شروع ہوا ہے۔ اس کے کھمبے لگائے جا رہے ہیں۔ یہ منصوبہ میدان وردگ سے گزر کر اب غزنی میں اس پر کام شروع ہے۔ یہ تمام علاقے مجاہدین کے کنٹرول میں ہیں۔ مجاہدین کی طرف سے انہیں کوئی مشکل درپیش نہیں ہے۔ جب کہ مجاہدین نے ان کے تحفظ کے لیے کردار ادا کیا ہے۔ مجاہدین ان تمام منصوبوں کا خیر مقدم اور ان کی حفاظت کرتے ہیں، جو عوام کے مفاد میں اور اسلامی اصولوں کے مطابق ہوں۔ کیوں کہ امارت اسلامیہ عوام کی فلاح وبہبود کے لیے خود بھی منصوبے بنا رہی ہے اور مختلف علاقوں میں سڑکیں تعمیر کر رہی ہے۔

سوال: یہ بتائیں کہ دشمن کس حال میں ہے؟ بظاہر لگتا ہے وہ حواس باختہ اور بوکھلاہٹ کا شکار ہے؟

جواب: جی ہاں! اگر ہمارے مجاہدین مکمل دیانت، اخلاص اور تقویٰ کے ساتھ جہاد کا فریضہ انجام دیتے رہیں تو اللہ تعالیٰ کی مدد ضرور شامل حال رہے گی۔ مجاہدین کے ساتھ اللہ کی نصرت یہ ہے کہ اِنہیں رعب ودبدبہ دیا گیا ہے۔ ان کا دشمن مرعوب ہے۔ جس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد انہیں رعب دینے اور دشمن کو مرعوب کرنے کی صورت میں کرتا تھا۔ دشمن اب حواس باختہ اور بوکھلاہٹ کا شکار ہے۔ اُس پر مجاہدین کا رعب ہے۔ یہ مجاہدین کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی مدد کی علامت ہے۔ مجاہدین کے لیے ضروری ہے کہ دیانت داری، اخلاص اور تقویٰ میں مزید اضافہ کریں۔ عسکری کمیشن نے بھی مجاہدین کی تربیت اور اصلاح پر بھرپور توجہ دے رکھی ہے۔ مختلف مواقع پر تربیتی سیمینارز کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ مجاہدین کو عسکری تربیت دینے کے علاوہ نظریاتی اور فکری تربیت بھی دی جاتی ہے۔

سوال: آپ کا شکریہ! ہمیں اپنا قیمتی وقت دیا۔ آخر میں آپ عوام اور مجاہدین کو کیا پیغام دینا چاہتے ہیں؟

جواب: عوام کو یہ پیغام دینا چاہتا ہوں کہ ہماری قومیت مسلمان ہے۔ اسلام میں علمائے کرام اور مجاہدین قوم کی قیادت اور رہنمائی کا فریضہ انجام دینے کے اہل ہیں۔ ہم اپنے عوام سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ مجاہدین اور علمائے کرام کی بھرپور حمایت کریں۔ مجاہدین کے لیے جانی ومالی قربانی دینے اور اپنے علاقوں میں مجاہدین کو تحفظ فراہم کرنے کے لیے کردار ادا کریں۔ جس طرح اب تک عوام مجاہدین کی حمایت میں پیش پیش ہیں، امید ہے وہ آئندہ بھی مجاہدین کی اسی طرح حمایت کرتے رہیں گے۔

اسی طرح مجاہدین کو بھی یہ پیغام دیتا ہوں کہ وہ خود میں اپنی قوم اور عوام کی بلاامتیاز خدمت کا جذبہ پیدا کریں۔ جس طرح طاغوتی قوتوں کے خلاف لڑنے کے لیے کمربستہ ہیں، اسی طرح عوام کی خدمت کے لیے بھی اسی جذبے کے ساتھ کمربستہ ہو کر اپنا کردار ادا کریں۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

☆☆☆☆☆

مسلمانوں کی ذلت و رسوائی کے اسباب

محدث العصر علامہ سید محمد یوسف بنوری نور اللہ مرقدہ

کون نہیں جانتا کہ ''وطن''اپنی ذات میں کوئی مقدس چیز نہیں،اس کی عزت و حرمت محض اس وجہ سے ہے کہ وہ اسلام کی شان و شوکت اور اس کی سربلندی کا ذریعہ ہے۔اور ''قومی اسٹیٹ'' میں سوائے اس کے تقدیس کا کوئی پہلو نہیں کہ وہ اسلامی قوت کا مرکز اور مسلمانوں کی عزت و شوکت کا مظہر ہے۔

آج جو مشرق و مغرب میں اسلام دشمن طاقتیں عرب و عجم کے مسلمانوں کے خلاف متحد ہو کر اُنہیں خود اُن کے اپنے علاقوں میں طرح طرح سے ذلیل وخوار اور پریشان کر رہی ہیں، اس کا واحد سبب یہ ہے کہ ہم نے فریضۂ جہاد سے غفلت برتی اور مرتبۂ شہادت حاصل کرنے کا ولولہ جاتا رہا۔

جہاد سے غفلت کی وجہ یہ نہیں کہ ہمارے پاس مال و دولت اور مادی وسائل کا فقدان ہے یا یہ کہ مسلمانوں کی مردم شماری کم ہے۔اللہ رب العزت نے اسلامی عربی ممالک کو ثروت اور مال کی فراوانی کے وہ اسباب عنایت فرمائے ہیں جو کبھی تصور میں بھی نہیں آ سکتے تھے۔ صرف یہی نہیں،بلکہ ان وسائل میں یہ اسلام دشمن طاقتیں بھی عالم اسلام اور ممالکِ عربیہ کی دست نگر اور محتاج ہیں۔

الغرض !آج مسلمانوں کی ذلت کا سبب وسائل کی کمی نہیں،بلکہ اس کا اصل باعث ہمارا باہمی شقاق و نفاق ہے۔ہم نے اجتماعی ضروریات پر شخصی اغراض کو مقدم رکھا،انفرادی مصالح کو قومی مصالح پر ترجیح دی،راحت و آسائش کے عادی ہو گئے،روحِ جہاد کو کچل ڈالا اور آخرت اور جنت کے عوض جان و مال کی قربانی کا جذبہ سرد پڑ گیا۔

یہ ہیں وہ اسباب جن کی بدولت مسلمان قوم اوجِ ثریا سے ذلت و حقارت کی عمیق وادیوں میں جا گری۔

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کی حدیث جس کو امام ابو داؤد رحمہ اللہ وغیرہ نے روایت کیا،اہل علم کے حلقہ میں معروف ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

> ''وہ زمانہ قریب ہے جب کہ تمام اسلام دشمن قومیں تمہارے مقابلے میں ایک دوسرے کو دعوتِ ضیافت دیں گی۔ایک صاحب نے عرض کیا : یارسول اللہ !کیا اس وجہ سے کہ اس دن ہماری تعداد کم ہو گی؟فرمایا:نہیں ! بلکہ تم بڑی کثرت میں ہو گے،لیکن تم سیلاب کی جھاگ کی مانند ہو گے۔اللہ تعالیٰ دشمنوں کے دل سے تمہارا رعب نکال دے گا اور تمہارے دلوں میں کمزوری اور دوں ہمتی ڈال دے گا۔ایک صحابی نے عرض کیا:یارسول اللہ ! دوں ہمتی سے کیا مراد ہے؟فرمایا:دنیا کی چاہت اور موت سے گھبرانا''۔

(مشکوٰۃ،کتاب الرقاق،باب تغیر الناس،الفصل لاثانی،ج:۲،ص:۴۵۹،ط:قدیمی)

بہر حال جب ہم مسلمانوں کی موجودہ حالت ناگفتہ بہ زبوں حالی کے اسباب کا جائزہ لیتے ہیں تو ہمارے سامنے چند چیزیں ابھر کر آتی ہیں،جن کی طرف نہایت اختصار سے اشارہ کیا جاتا ہے:

اول:اعدائے اسلام پر وثوق اور بھروسہ کرنا(خواہ روس ہو یا امریکہ و مغربی اقوام)

ظاہر ہے کفر اپنے اختلافات کے باوجود ایک ہی ملت ہے ،اور اللہ تعالیٰ پر اعتماد و توکل اور مسلمانوں پر بھروسہ نہ کرنا جب کہ تمام مسلمانوں کو حکم ہے کہ

> وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ(آل عمران:۱۶۰)
>
> ''صرف اللہ ہی پر بھروسہ کرنا چاہیے مسلمانوں کو''۔

اس آیت میں نہایت حصر و تاکید کے ساتھ فرمایا گیا ہے کہ مسلمانوں کو اللہ رب العزت کے سوا کسی شخصیت پر اعتماد اور بھروسہ نہیں کرنا چاہیے:''حیث قدم قولی: وَعَلَى اللّٰهِ''

دوم:مسلمانوں کا باہمی اختلاف انتشار اور خانہ جنگی

جس کا یہ علم ہے کہ اگر وہ آپس میں کہیں مل بیٹھ کر صلح صفائی کی بات کرتے ہیں،تب بھی ان کی حالت یہ ہوتی ہے:

> تَحْسَبُهُمْ جَمِيعًا وَقُلُوبُهُمْ شَتّٰى(الحشر:۱۴)
>
> ''بظاہر تم ان کو مجتمع دیکھتے ہو،مگر ان کے دل پھٹے ہوئے ہیں''۔

سوم:توکل علی اللہ سے زیادہ مادی اور عادی اسباب پر اعتماد

بلا شبہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ان تمام اسباب و وسائل کی فراہمی کا حکم دیا ہے جو ہمارے بس میں ہوں اور جن سے دشمن کو مرعوب کیا جا سکے،لیکن افسوس ہے کہ ایک طرف سے تو ہم مادی اسباب کی فراہمی میں کوتاہ کار ہیں اور دوسری طرف فتح و نصرت کا جو اصل سرچشمہ ہے،اس سے غافل ہیں۔ارشاد خداوندی ہے:

> وَمَا النَّصْرُ إِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ (آل عمران:۱۲۶)
>
> ''نصرت اور فتح تو صرف اللہ عزیز و حکیم کے پاس ہے اور اسی کی جانب سے ملتی ہے''۔

تاریخ کے بیسیوں نہیں سیکڑوں واقعات شاہد ہیں کہ کافروں کے مقابلے میں بے سروسامانی اور قلتِ تعداد کے باوجود فتح و نصرت نے مسلمانوں کے قدم چومے۔

چہارم:دنیا سے بے پناہ محبت،عیش پرستی اور راحت پسندی،آخرت کے مقابلے میں دنیا کو اختیار کرنا،قومی و ملی تقاضوں پر اپنے ذاتی تقاضوں کو ترجیح دینا اور روحِ جہاد کا نکل جانا

(بقیہ صفحہ ۶۰ پر)

تلوار اٹھائے بغیر پورے مسلمان نہیں بن سکتے!

فقیہ العصر حضرت اقدس مفتی رشید احمد صاحب لدھیانوی رحمۃ اللہ رحمۃ واسعۃ

جمہوری تماشوں کے گرویدہ گروہوں نے منہج نبوی علی صاحبھا السلام پر گرد ڈالنے اور اُسے پس انداز کرنے کے غرض سے مسلح جہاد سے انکار کی جو روش اختیار کی ہے اور ''جمہوریت واحد قابل عمل جدوجہد'' کے جس باطل نظریے کو پھیلانے کے لیے ایڑی چوٹی کا زور صرف کیا ہے، اس سے متعلق ہمارے اسلاف واکابر اور متقدمین ومتاخرین بالکل واضح اور دوٹوک موقف کے حامل رہے ہیں...اسلاف واکابر کا یہی بیّن موقف اور منہج، فقیہ العصر حضرت مفتی رشید احمد صاحب لدھیانوی نور اللہ مرقدہ نے اپنے وعظ ''دردِ دل'' میں لگی لپٹی رکھے بغیر پوری شرح وبسط سے بیان فرمایا ہے۔ آپ رحمہ اللہ کے اسی وعظ سے لیا گیا یہ تفصیلی اقتباس قارئین کے لیے پیش خدمت ہے تاکہ وہ سرکاری ودرباری طبقہ کے کتمانِ حق کو بھی جان لیں، اُن کی فکری وعملی گمراہی کو بھی خوب پہچان لیں اور دیکھیں کہ ''مسلح جدوجہد غیر شرعی ہے، جنگوں اور بندوقوں کے زور پر ملکوں کو فتح کرنے کا وقت گزر گیا، اب جمہوریت کا دور ہے، خون بہائے بغیر مستقبل کی جدوجہد کا تعین کرنا ہوگا'' جیسے صریح باطل افکار کے تاروپود فقیہ العصر حضرت مفتی رشید احمد صاحب لدھیانوی نور اللہ مرقدہ کیسے بکھیر رہے ہیں! حضرت والا رحمہ اللہ کا یہ وعظ ''خطبات الرشید'' جلد پنجم میں موجود ہے۔[ادارہ]

ایک بھگوڑا ٹورنٹو میں:

بہت دن ہوگئے یہ قصہ سنایا نہیں، کچھ لوگوں نے تو سنا ہوگا مگر بھول گئے ہوں گے۔ ٹورنٹو میں ایک افغانی ملاقات کے لیے آگیا۔ چونکہ افغانی تھا اس لیے میں نے پوچھ لیا کہ آپ مجاہد ہوں گے، کہتے ہیں نہیں میں تو یہیں ٹورنٹو میں رہتا ہوں تو میں نے کہا: ارضِ جہاد افغانستان میں تو جہاد ہو رہا ہے اللہ تعالیٰ کی حکومت قائم کرنے کے لیے اور آپ ایسے بھگوڑے ہیں کہ اسے چھوڑ کر یہاں ٹورنٹو میں پہنچے ہوئے ہیں، یہاں کیسے پہنچ گئے؟ کہنے لگے تبلیغ میں نکلا ہوں۔

میں نے کہا: اللہ کے بندے! تبلیغ کے لیے وہاں قریب میں کوئی ملک آپ کو نہیں مل سکتا تھا۔ افغانستان میں کرتے، پاکستان میں کرتے، ہندوستان میں کرتے۔ ان سب ملکوں کو چھوڑا اور مغرب کی طرف فرانس بھی انگلینڈ بھی یہ سارے ممالک چھوڑ کر آپ اتنی دور دنیا کے بالکل دوسرے کنارے کینیڈا ٹورنٹو میں آئے ہیں اس لیے کہ آپ جہاد سے بچنا چاہتے ہیں۔

یہ شیطان کے بندے کتنے ہوشیار رہتے ہیں جہاد کی سرزمین سے جتنی دور جا سکتا تھا وہاں جاکر بیٹھا ہوا ہے تبلیغ کے بہانے، کہتا ہے تبلیغ کرنے آیا ہوں، کچھ تھوڑی سی تبلیغ میں نے بھی اسے کردی کہ تُو تبلیغ کرنے نہیں آیا تو تو جان بچا کر بھاگا ہے۔ وہیں اسی درمیان میں اللہ تعالیٰ نے ایک شعر کہلوا دیا، میں شاعر نہیں ہوں مگر اللہ تعالیٰ وقت پر کچھ مصالحہ لگا دیتے ہیں، اس وقت یہ شعر ہوگیا:

بستر اٹھانا ٹورنٹو پہنچنا
گردن بچانے کے ہیں یہ بہانے

دوسرے دن ہم مکان سے باہر روڈ پر کھڑے ہوئے تھے وہ بھگوڑا پھر وہاں آگیا جب اس پر میری نظر پڑی تو کھڑے کھڑے اقبال کے شعر میں ترمیم کر کے پڑھا:

جھپٹنا پلٹنا پلٹ کر جھپٹنا
لہو گرم رکھنے کے ہیں یہ بہانے

جیسے ہی میں نے یہ شعر پڑھا تو وہ دو تین قدم پیچھے کو ایسے ہوگیا کہ ابھی گرا، ابھی گرا، بڑی مشکل سے بچا، گر جاتا تو روڈ پر سر لگتا، سر پھٹ جاتا، گرتے گرتے بچ گیا، اس کی آنکھیں الٹ پلٹ ہو رہی تھیں جیسے بے ہوش ہو۔ اس وقت مجھے قرآن مجید کی دو آیتیں یاد آگئیں جن میں فرمایا کہ جہاد کی بات سن کر منافقوں کی حالت یہ ہو جاتی ہے کہ ان کی آنکھیں دائیں بائیں پھرنے لگتی ہیں، پتھرا جاتی ہیں۔ یوں لگتا ہے کہ جیسے ان پر موت کی غشی طاری ہو، سورہ احزاب میں فرمایا:

> مسئلہ یہ ہے کہ کسی کو جبراً! مسلمان نہیں کیا جاتا، کسی پر جبر کیا جائے کہ اسلام قبول کروا گر نہ کیا تو تیری گردن اڑا دیں گے۔ ایسے نہیں ہے لیکن اسلام کی حکومت دنیا پر جبراً قائم کی جائے گی! اسلحہ چھوڑ دو، تسلیم ہو جاؤ، اسلام کی حکومت کو تسلیم کرلو، اسلامی حکومت کے تحت رہنا جزیہ دینا قبول کرلو، مسلمانوں کے سامنے ذلیل ہو کر رہو، یہ کروا کر چھوڑیں گے!!!

فَاِذَا جَآءَ الْخَوْفُ رَاَیْتَھُمْ یَنْظُرُوْنَ اِلَیْكَ تَدُوْرُ اَعْیُنُھُمْ كَالَّذِیْ یُغْشٰی عَلَیْهِ مِنَ الْمَوْتِ (الاحزاب: ۱۹)

یہاں سے جانے کے بعد قرآن مجید میں دیکھیں، ایسی ایسی آیتیں دیکھا کریں۔ آپ لوگ تو بیٹھے دیکھتے رہتے ہوں گے کہ ''یا ایھا المزمل'' پڑھ لیا شادی ہوگئی اور تین سال تک سورہ مریم پڑھ لی پھر بھی شادی نہیں ہوئی۔ آج کے مسلمان کو تو قرآن سے بس یہی مطلب ہے اور کوئی مطلب تو قرآن سے ہے ہی نہیں۔ وصیت کرتا ہوں یہاں سے گھر جاکر پہلی فرصت میں جب وضو ہو تو سورہ احزاب نکال کر یہ آیت پڑھیں، پھر ذرا سوچیں کہ ایمان کہاں رکھا ہوا ہے؟ کچھ ایمان ہے بھی یا منافق ہیں منافق! اپنا احتساب کریں کہ مومن ہیں یا

منافق؟! یااللہ! تُو اپنی رحمت سے سب کو مومن بنالے! نفاق سے بچالے! دوسری جگہ سورۂ محمد میں ہے۔

سورۂ محمد کا دوسرا نام سورۂ قتال:

پہلے تو یہ بات سمجھ لیں کہ سورۂ محمد کا دوسرا نام سورۂ قتال ہے۔ سورہ کا نام ہی قتال ہے۔ اللہ کی راہ میں اللہ کے دشمنوں کی گردنیں اڑاؤ۔ خوب یاد رکھیں کہ سورۂ محمد کا ایک نام سورۂ قتال بھی ہے، خود بھی یاد رکھیں اور دوسروں کو بھی بتائیں! سورۂ قتال میں فرمایا:

وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَوْلَا نُزِّلَتْ سُوْرَةٌ ۚ فَاِذَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ مُّحْكَمَةٌ وَّذُكِرَ فِيْهَا الْقِتَالُ ۙ رَاَيْتَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ يَّنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ نَظَرَ الْمَغْشِيِّ عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ۭ فَاَوْلٰى لَهُمْ (محمد: ۲۰)

''اور جو لوگ ایمان والے ہیں وہ کہتے رہتے ہیں کوئی سورت کیوں نازل نہ ہوئی، سو جس وقت کوئی صاف صاف سورت نال ہوتی ہے اور اس میں جہاد کا بھی ذکر ہوتا ہے تو جن لوگوں کے دلوں میں (نفاق) کی بیماری ہے آپ ان لوگوں کو دیکھتے ہیں کہ وہ آپ کی طرف اس طرح (بھیانک نگاہوں سے) دیکھتے ہیں جیسے کسی پر موت کی غشی طاری ہو پس عنقریب ان کی کم بختی آنے والی ہے''۔

دو قسمیں بیان فرمادیں، ایک مومنین دوسرے منافقین۔ ایمان والے یہ کہتے ہیں رہتے تھے کہ یااللہ! قتال کا حکم کیوں نازل نہیں ہوتا، قتال کا حکم نازل ہونے سے پہلے بہت زیادہ کہتے رہتے تھے: یااللہ! قتال کا حکم نازل ہو جائے تو پھر دیکھ ہم تیرے دشمنوں کی گردنیں کیسے اڑاتے ہیں۔ حضرت انس بن نضر رضی اللہ عنہ غزوہ بدر میں شریک نہیں ہو سکے تھے، اس لیے کہ غزوۂ بدر اچانک ہوا تھا۔ بہت سے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو معلوم ہی نہ تھا کہ یہاں کوئی قتال ہوگا۔ وہ سمجھ رہے تھے کہ تجارتی قافلہ ہے اس کے لیے تو چند صحابہ ہی کافی ہیں انہیں نمٹا دیں گے۔ اس لیے بہت مختصر سی جماعت گئی، سب نہیں گئے۔ بعد میں پتا چلا کہ وہاں پر تو زبردست قتال ہوا، کافروں کے بڑے بڑے سرداروں میں ستر مارے گئے اور ستر گرفتار ہوئے۔ حضرت انس بن نضر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر آئندہ کہیں کسی غزوہ میں اللہ تعالیٰ نے مجھے موقع دیا تو:

لیرین اللہ ما اصنع (متفق علیہ)

یہ تو علما جانتے ہیں کہ ان الفاظ میں کتنا مزہ ہے، کیسا جوش ہے: لیرین اللہ ما اصنع۔ اللہ مجھے کافروں سے کہیں ملادے تو کافروں کی گردنیں ایسے اڑاؤں گا کہ میرا اللہ دیکھ لے گا اور کہے گا: واہ شاباش! میرے بندے شاباش! میرا اللہ دیکھے گا کہ میں کرتا کیا ہوں! یہ ایک عاشق کے الفاظ ہیں، مولوی حضرات کو تو پہلے سے یاد ہوں گے ہی مگر شاید ادھر توجہ نہ رہی ہو۔ توجہ کریں، کبھی کبھی کہا بھی کریں، کہنے کے ساتھ ساتھ حوصلہ بلند کریں، ایسا نہ ہو کہ کہہ تو دیا مگر جب کہیں مقابلہ ہوا تو بھاگ گئے، لیرین اللہ ما اصنع۔ لام قسمیہ ہے، اللہ کی قسم! کہیں کافروں سے ملاقات ہوئی تو میرا اللہ دیکھ لے گا کہ میں کیا کرتا ہوں، کیسے ان کی گردنیں اڑاتا ہوں، پھر غزوہ احد میں جب ایک اجتہادی غلطی کی وجہ سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو عارضی شکست ہوئی اور ان کے پاؤں میدان سے اُکھڑ گئے تو حضرت انس بن نضر رضی اللہ عنہ نے کہا: یااللہ! میں تیرے سامنے ان اصحاب کے عمل سے معذرت اور ان کفار کے عمل سے برأت پیش کرتا ہوں۔ پھر آگے بڑھے سامنے سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ ملے، ان سے کہا: اے سعد! جنت، رب نضر کی قسم! میں اس کی خوشبو اُحد سے اس طرف پا رہا ہوں۔ یہ کہہ کہ دشمنوں پر جھپٹے اور اسی حال میں شہید ہوگئے، آپ کے جسم پر تلواروں، نیزوں اور تیروں سے اسّی سے زائد زخم تھے۔ کفار نے آپ کی ناک کان وغیرہ اعضا کاٹ کر صورت مسخ کر دی تھی کہ پہچانے نہیں جا رہے تھے، بالآخر آپ کی بہن نے ہاتھوں کی انگلیوں کے پوروں سے پہچانا۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے یہ ولولے تھے کہ اللہ کہیں کافروں سے مقابلہ کروائے تو پھر دیکھئے کافروں کا کیا حشر کرتے ہیں اور واقعتاً کرکے دکھایا۔ بہت زیادہ تمنائیں کہ جہاد کی اجازت کیوں نہیں مل رہی، بے تاب ہو رہے ہیں۔ آخر اللہ تعالیٰ نے ان کی تمنائیں پوری کر دیں، جہاد کی اجازت دے دی، کہ چلو دکھاؤ جوہر، اڑاؤ اللہ کے دشمنوں کی گردنیں! پھر اسی رکوع کے آخر میں گردنیں اڑانے کا طریقہ بھی بتایا، وہ ان شاء اللہ آگے چل کر بتاؤں گا۔

حکمِ جہاد پر منافقین کی حالت:

اس آیت میں دو قسم کے لوگوں کا ذکر ہے ایک تو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم جو جہاد کی تمنا کیا کرتے تھے اور جہاد کی اجازت ملی تو ان کی دلی تمنا پوری ہوگئی۔ دوسری قسم کے لوگ ہیں منافق! جب منافقین نے جہاد کا حکم سنا تو ان کی کیا حالت ہوگئی؟ سنئے اللہ تعالیٰ ان کی حالت ارشاد فرما رہے ہیں:

رَاَيْتَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ يَّنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ نَظَرَ الْمَغْشِيِّ عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ (محمد: ۲۰)

جن کے دلوں میں نفاق کا مرض تھا وہ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف یوں دیکھنے لگے جیسے موت کی غشی طاری ہو، آگے اللہ تعالیٰ کا فیصلہ سن لیجیے:

فَاَوْلٰى لَهُمْ

آئی ان کی تباہی، آئی ان کی تباہی، یہ ڈر ڈر کر آنکھیں پھیر پھیر کر، آنکھوں کو الٹ پلٹ کر کے اور اپنے نفاق کو چھپا چھپا کر کہیں بھی بھاگ جائیں ان کی تباہی آئی۔ مجاہدین ان کو تباہ کریں گے، سیدھے سیدھے اللہ کے مسلمان بندے بن جائیں، اپنا ایمان صحیح کر لیں ورنہ اللہ کے شیر جھپٹیں گے چھوڑیں گے نہیں! ان شاء اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے تشریف لانے سے پہلے ہی قصہ تمام ہو جائے گا۔

دجال کو قتل کرنے کی نیت:

میں نے تو یہ طے کر رکھا ہے کہ اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام میری حیات میں تشریف لے آئے تو میں یہ عرض کروں گا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے اور وہ دجال کو قتل کریں گے، آپ مجھے اجازت دے دیں میں آپ کی طرف سے وکالتاً دجال کو قتل کروں گا۔ایک بار ایک بدعتی نے مناظرے کا چیلنج کر دیا۔ میں وہاں تھا نہیں اس نے سمجھا میدان خالی ہے، خالی میدان میں تو گیدڑ بھی بہت بھبکیاں لگاتا ہے، کچھ طلبہ نے مجھے بتایا کہ وہ ایسے ایسے کہہ رہا ہے۔ میں جب وہاں پہنچا تو وہ بھاگ گیا، اس پر ایک نظم ہو گئی جو انوار الرشید میں ہے۔اس کا ایک شعر ہے:

مسیحا سے پگھلتا جا رہا دجال تھا گویا

عجب پر کیف تھا بس وہ فرارِ بے لگام اس کا

وہ مجھے دیکھ کر ایسے بھاگا جیسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے دجال بھاگے گا

مسیحا سے پگھلتا جا رہا دجال تھا گویا

عجب پر کیف تھا بس وہ فرار بے لگام اس کا

میرا عزم تو یہ ہے۔اگر اللہ تعالیٰ نے یہ سعادت عطا فرمادی تو ٹھیک ورنہ نیت کا ثواب تو ہے ہی! اللہ کی رحمت دیکھئے کیسی ہے کہ نیت کا ثواب عطا فرمادیتے ہیں۔دعا کیجیے کہ اللہ تعالیٰ میری نیت پوری فرمادیں، عیسیٰ علیہ السلام تشریف لے آئیں تو میں ان سے یہ کہوں گا کہ آپ مجھے وکیل بنادیں، وکیل کا کام موکل کی طرف ہی منسوب ہوتا ہے۔آپ کے حکم سے دجال کو قتل کروں گا تو وہ بشارت پوری ہو جائے گی کہ دجال کو آپ قتل کریں گے، پھر دیکھئے دجال کے کیسے پرخچے اڑاتا ہوں ان شاء اللہ تعالیٰ۔ولاحول ولا قوۃ الا باللہ ، اللہ پر کچھ مشکل نہیں! بات ہو رہی تھی منافقین کی حالت کی۔فرمایا: جب ہم نے قتال کی سورۃ نازل کر دی تو جن لوگوں کے دلوں میں نفاق تھا ان کو غشی کے دورے پڑنے لگے۔آپ لوگ بھی ذرا اس طرح کیا کریں، کسی کے سامنے جہاد کا ذکر کریں، پھر اسے سورۂ احزاب اور سورۂ محمد کی یہ آیتیں بھی دکھادیا کریں کہ دیکھئے اس میں تو یہ ہے کہ جن کے دنوں میں نفاق کی بیماری ہوتی ہے جہاد کا نام سن کر ان کے چہرے فق ہو جاتے ہیں، آنکھیں الٹ پلٹ ہو جاتی ہیں اور موت کی سی غشی طاری ہونے لگتی ہے۔یہ اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ان لوگوں کو سنادیا کریں

عبرت کی بات:

ایک دو روز کی بات ہے کسی نے ٹیلی فون پر مجھ سے پوچھا کہ فضائل کی کتاب میں اگر دوسری چیزوں کے بارے میں فضائل کی حدیثیں پڑھتا رہوں اور جہاد کے فضائل کے بارے میں جو حدیثیں ہیں وہ نہ پڑھوں تو قیامت کے دن یہ کتاب میری گردن پکڑے گی یا نہیں؟ کہ تو نے جہاد کی حدیثیں کیوں نہیں پڑھیں؟ میں نے کہا ضرور پکڑے گی اور کتاب پکڑے نہ پکڑے، اللہ تو تجھے گردن سے ضرور پکڑے گا۔

سدھر جاؤ! سدھر جاؤ! سدھر جاؤ! اسی لیے تو بتا رہا ہوں کہ آج کل لوگ اولاً تو قرآن پڑھتے ہیں نہیں اور پڑھتے ہیں تو سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے اور اگر سمجھنے کی کوشش بھی کرتے ہیں تو ان آیات کو تو ہاتھ ہی نہیں لگاتے جن میں یہ ہے کہ اگر تم نے اللہ کی راہ میں قتال نہیں کیا تو تباہ ہو جاؤ گے، دنیا اور آخرت میں اللہ کے عذاب سے نہیں بچ سکتے۔اب تو یہ ہے کہ یہ لوگ آیات قتال کو پڑھتے نہیں، چھوڑ جاتے ہیں لیکن اگر ان کی طاقت ہوتی تو ان آیتوں کو قرآن سے نکال ہی دیتے۔اگر قرآن کی حفاظت کا ذمہ اللہ نے نہ لیا ہوتا تو یہ لوگ ایسا کرتے۔

کافروں کی گردنیں اڑاؤ:

سورہ محمد میں ہی آگے چل کر فرمایا:

فَاِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَضَرْبَ الرِّقَابِ ۭ حَتّٰٓى اِذَآ اَثْخَنْتُمُوْهُمْ فَشُدُّوا الْوَثَاقَ ڎ فَاِمَّا مَنًّۢا بَعْدُ وَاِمَّا فِدَاۗءً حَتّٰى تَضَعَ الْحَرْبُ اَوْزَارَهَا (محمد:۴)

جب کافروں سے ملو تو ان کی گردنیں اڑاؤ: فَضَرْبَ الرِّقَابِ۔گردنیں اڑاؤ۔حَتّٰٓى اِذَآ اَثْخَنْتُمُوْهُمْ فَشُدُّوا الْوَثَاقَ۔کب تک گردنیں اڑاتے رہو؟ اس وقت تک کہ خوب خون ریزی کر لو، خون کے دریا بہنے لگیں، اتنا خون بہاؤ، اس سے پہلے کوئی بات سوچنے کی اجازت ہی نہیں، رکو مت، بڑھتے ہی چلے جاؤ، اڑاتے ہی چلے جاؤ۔جب خوب خون ریزی ہو جائے تو پھر: فَشُدُّوا الْوَثَاقَ۔پھر کافروں کی مشکیں باندھ لو، قید کر لو، فَاِمَّا مَنًّۢا بَعْدُ وَاِمَّا فِدَاۗءً حَتّٰى تَضَعَ الْحَرْبُ اَوْزَارَهَا۔آپس کا مشورہ کر لو، مفت میں چھوڑ دو یا فدیہ لے کر چھوڑ دو، ضرب و حرب اور پکڑ دھکڑ کا سلسلہ اس وقت تک جاری رکھو کہ دشمن ہتھیار ڈال دے، تسلیم ہو جائے۔کون کون سے آیتیں بتاؤں۔ایک آیت ابھی پوری نہیں ہوتی کہ دوسری سامنے آجاتی ہے، فرمایا:

مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗٓ اَسْرٰي حَتّٰي يُثْخِنَ فِي الْاَرْضِ (الانفال:۶۷)

علما سمجھتے ہیں کہ قانون کے لحاظ سے اس کا ترجمہ کیا ہے، مَا كَانَ لِنَبِيٍّ کسی بھی نبی کو اس کی اجازت نہیں کہ کافر اس کے پاس قید ہو کر آئیں اور وہ کسی مروت میں آکر انہیں چھوڑ دیں اور انہیں قتل نہ کرائیں اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗٓ اَسْرٰي حَتّٰي يُثْخِنَ فِي الْاَرْضِ۔خون بہاؤ خون! کافروں کے خون سے اللہ کی زمین بھر دو، ندیاں بہاؤ، یہ سورۂ محمد میں ہے۔

مسئلہ یہ ہے کہ کسی کو جبراً مسلمان نہیں کیا جاتا، کسی پر جبر کیا جائے کہ اسلام قبول کرو اگر نہ کیا تو تیری گردن اڑادیں گے۔ایسے نہیں ہے لیکن اسلام کی حکومت دنیا پر جبراً قائم کی جائے گی! اسلحہ چھوڑ دو، تسلیم ہو جاؤ، اسلام کی حکومت کو تسلیم کر لو، اسلامی حکومت کے تحت رہنا جزیہ دینا قبول کر لو، مسلمانوں کے سامنے ذلیل ہو کر رہو، یہ کروا کر چھوڑیں گے!

حکومت صرف اللہ کی ہوگی:

حکومت ہوگی تو صرف اللہ کی، صرف اللہ کی، صرف اللہ کی:

اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ (الانعام:۶)

اگر مسلمانوں نے اس کے لیے کوشش نہ کی تو ان کی گردنیں پکڑی جائیں گی کہ کیوں اللہ کی حکومت قائم نہ کی؟

وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَٰٓئِكَةِ إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً (البقرۃ: ۳۰)

حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمانے سے پہلے ہی اللہ تعالیٰ نے ملائکہ کو بتادیا کہ میں زمین پر اپنی حکومت قائم کرنا چاہتا ہوں۔ زمین پر میری حکومت ہوگی میں ایسا انسان پیدا کروں گا جو زمین پر میری حکومت قائم کرے گا: إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً حضرت آدم علیہ السلام کو زمین پر بھیجنے کا مقصد یہ بیان فرمایا کہ اللہ کی حکومت قائم کریں گے۔ ارے پھر بات ادھر چلی جاتی ہے، یہ باتیں تو قرآن کی بتارہا ہوں آج کے مسلمان کو تو قرآن سے دشمنی ہے تو انہیں بتا کر کیا کروں؟ دعا کر لیجیے یااللہ! جن مسلمانوں کے دلوں میں قرآن سے دشمنی اور عداوت ہے ان کے دلوں کو عداوتِ قرآن سے پاک کردے، قرآن پر ایمان عطا فرما، یقین عطا فرما، اعتماد عطا فرما اور اپنے احکام پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرما، نفاق سے ان کے دلوں کو پاک فرمادے۔

اللہ تعالیٰ یہ نہیں فرمارہے کہ صرف زبانی تبلیغ کرو! چونکہ زبانی تبلیغ سے سارے لوگ نہیں مانیں گے، اس لیے قتال کرو۔ انہیں اتنا مارو کہ اسلام کی حکومت قائم ہوجائے۔ وہ کب قائم ہوگی جب پوری دنیا تسلیم ہوجائے یعنی یا تو اسلام قبول کریں ورنہ جزیہ دے کر مسلمانوں کے تابع ہو کر رہیں۔ پھر جو چاہیں اپنا مذہب اختیار کریں مگر حکومت اسلام کی ہوگی! یہ حکم عرب کے سوا ہے، عرب کے بارے میں فرمایا:

اما الاسلام واما السیف

یہاں صرف حکومت کی بات نہیں بلکہ دو کاموں میں سے ایک، یا اسلام یا تلوار! بس اور کوئی تیسرا راستہ درمیان میں ہے ہی نہیں! عرب کے لوگ اگر یہ کہیں کہ ہم اسلام کی حکومت کو تسلیم کرتے ہیں مگر مسلمان نہیں ہوں گے تو ان کے بارے میں یہ حکم ہے کہ اڑاؤ گردنیں: اما الاسلام واما السیف۔ یا اسلام یا تلوار! بس دونوں میں سے ایک کام کرنا ہوگا! یہ بھی دعا کرلیں کہ اللہ تعالیٰ عرب کی حکومتوں کو صحیح مسلمان بنادیں۔ یہ مسلمان بنیں تو پھر آگے کام چلے، وہ خود مسلمان بننا نہیں چاہتے، یہود و نصاریٰ سے مرعوب اور ان کے غلام بنے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے دلوں میں اسلام کی محبت و عظمت عطا فرما

سدھر جاؤ! سدھر جاؤ! سدھر جاؤ! اسی لئے تو بتارہا ہوں کہ آج کل لوگ اولاً تو قرآن پڑھتے ہیں نہیں اور پڑھتے ہیں تو سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے اور اگر سمجھنے کی کوشش بھی کرتے ہیں تو ان آیات کو تو ہاتھ ہی نہیں لگاتے جن میں یہ ہے کہ اگر تم نے اللہ کی راہ میں قتال نہیں کیا تو تباہ ہو جاؤ گے، دنیا اور آخرت میں اللہ کے عذاب سے نہیں بچ سکتے۔ اب تو یہ ہے کہ یہ لوگ آیات قتال کو پڑھتے نہیں، چھوڑ جاتے ہیں لیکن اگر ان کی طاقت ہوتی تو ان آیتوں کو قرآن سے نکال ہی دیتے۔ اگر قرآن کی حفاظت کا ذمہ اللہ نے نہ لیا ہوتا تو یہ لوگ ایسا کرتے۔

دیں۔ وہ یہ سمجھ لیں کہ اللہ تعالیٰ کے فیصلے صحیح ہیں، انہیں اللہ کے فیصلوں پر عمل کرنے کی توفیق مل جائے۔ سورہ محمد میں دشمنوں کی گردنیں اڑانے کے حکم کی تفصیل بتارہا تھا، فرمایا:

فَإِذَا لَقِيتُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا فَضَرْبَ الرِّقَابِ حَتَّىٰ إِذَا أَثْخَنتُمُوهُمْ فَشُدُّوا الْوَثَاقَ فَإِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَإِمَّا فِدَاءً حَتَّىٰ تَضَعَ الْحَرْبُ أَوْزَارَهَا (محمد: ۴)

اس کے بعد فرمایا: ذٰلِكَ۔ "ذٰلِكَ" ایک لفظ ہے، حروف کتنے؟ ذال، لام اور کاف۔ تین حروف ہوئے۔ تین حرفوں کے لفظ میں اللہ تعالیٰ نے گویا دنیا کو ہلا کر رکھ دیا، جھنجھوڑ کر رکھ دیا۔ بشرطیکہ اللہ پر ایمان ہو، دعا کرلیں یااللہ! اپنی ذات پر ایمان عطا فرمادے۔ اوپر جب یہ فرمایا کہ کافروں کی گردنیں اڑاؤ جب تک پوری دنیا میں لوگ اللہ کی حکومت کو تسلیم نہیں کرلیتے گردنیں اڑاؤ! یہ حکم دینے کے بعد فرماتے ہیں: ذٰلِكَ۔ "وہ" یعنی یہ جو ہم نے حکم دے دیا بس! جب کسی چیز کی اہمیت بیان کرتے ہیں تو زیادہ تفصیل کی بجائے مختصر کہہ دیتے ہیں: "ارے وہ بات ہے"۔ اس سے بھی مختصر یہ کہ "وہ بات ہے"۔ اس سے بھی مختصر یہ کہ ہاتھ کو زور سے جھٹک کر سامنے کی طرف پھیلا کر چلاّ کو زور سے کہتے ہیں: "وہ"۔ واہ میرے اللہ واہ! کیا کہہ دیا! اس موقع پر "ذٰلِكَ" کا لفظ پڑھ کر یا سن کر کیسا وجد اور مزہ آتا ہے، اللہ کی قسم میں نہیں بتا سکتا! مجھے مشکل یہ پیش آتی ہے کہ سمجھاؤں کیسے؟ جو بات دل میں ہے وہ دوسروں کے دلوں میں کیسے اتاروں؟ کیسے سمجھاؤں؟

زباں بے دل ہے اور دل بے زباں ہے ہائے مجبوری
بیاں میں کس طرح وہ آئے جو دل پر گزرتی ہے
گزرتی ہے ہماری جان پر جو کچھ گزرتی ہے
کسی کو کیا خبر دل پر ہمارے کیا گزرتی ہے

اللہ کرے کہ دلوں میں بات پہنچ جائے، کسی کے دل میں ذرا سی ایمان کی رمق ہو، ذرا سی تو قربان ہوجائے اللہ کے اس ایک لفظ "وہ" یعنی جو ہم نے حکم دے دیا اس پر عمل کرو۔ یہاں "ذٰلِكَ" پر وقف کیا کریں اور اس کی حقیقت کو سوچ کر اپنے اندر جہاد کے جذبات کو بھڑکایا کریں۔

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

اور تم خوار ہوئے تارکِ قرآں ہو کر!

شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب نور اللہ مرقدہ

قرآن کریم اللہ تبارک وتعالیٰ کا کلام ہے۔ زمین کے اندر انبیاء اور رسل بھی ہوئے ہیں، زمین کے اندر صدیقین اور شہدا بھی موجود رہے ہیں، زمین میں خانہ کعبہ بھی ہے اور زمین کے اندر بے شمار مساجد بھی ہیں۔ لیکن سب مخلوق ہیں، انبیاء بھی مخلوق ہیں، کعبہ بھی مخلوق ہے اور شہدا، صلحا، صدیقین یہ سب مخلوق ہیں۔ آسمان کے اندر ملائکہ ہیں، جنت ہے، اس کی نعمتیں ہیں، عرش ہے، کرسی ہے، لوح و قلم ہیں... یہ سب مخلوق ہیں۔ لیکن قرآن مخلوق نہیں ہے، قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی صفت ہے اور اس کی ذات کے ساتھ قائم ہے اور اس کے مقام اور مرتبہ کا یہ عالم ہے کہ قرآن نے اعلان کیا ہے:

قُل لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الإِنسُ وَالْجِنُّ عَلَى أَن يَأْتُواْ بِمِثْلِ هَـذَا الْقُرْآنِ لاَ يَأْتُونَ بِمِثْلِهِ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيرًا (بنی اسرائیل: ۸۸)

قرآن کا مثل پیش کرنے سے انسان، جنات سب عاجز ہیں! اس کے بعد فرمایا:

فَأْتُواْ بِسُورَةٍ مِّن مِّثْلِهِ (البقرۃ: ۲۳)

کہ پورا قرآن نہیں، صرف چند سورتیں بنا لاؤ۔ وہ بھی نہیں بنا سکتے! اس کے بعد فرمایا کہ دس سورتیں نہیں، ایک سورت بنا لاؤ۔ وہ ایک سورت بھی نہیں بنا سکتے۔ ایک آیت اگر قرآن کریم کی آیت کے برابر اور اس کی مثل بنانا چاہے اور تمام انسان اور جن اس کے لیے کوشش کریں تو ناکام ہیں۔ یہ قرآن کی عظمت کی واضح اور روشن دلیل ہے۔ اس کے بعد نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کی بدولت ایک قوم کو عروج، ترقی اور عظمت عطا کرتے ہیں جو اس کے مطابق عمل کرتی ہے اور دوسری قوم کو، جو اس کے مطابق عمل نہیں کرتی، اللہ اس کو ذلیل اور رسوا کرتا ہے۔

وہ معزز تھے زمانے میں مسلماں ہو کر
اور تم خوار ہوئے تارکِ قرآں ہو کر

پہلے زمانے میں لوگوں نے قرآن کریم کو لیا، اس پر عمل کیا، اس کی عظمت کا، اس کے تقدس کا پورا پورا خیال کیا تو ان کو اقوامِ عالم میں ترقی نصیب ہوئی اور آج لوگ قرآن کو چھوڑ بیٹھے ہیں تو اس کا نتیجہ یہ ہے کہ وہ پوری دنیا کے اندر خوار ہیں، پوری دنیا کے اندر ذلیل اور پوری دنیا کے اندر رسوا ہیں۔

میرے بھائیو اور دوستو! بات تو میری تلخ ہو گی، لیکن میں اس کے لیے مجبور ہوں۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا تھا کہ اسلام کا نام رہ جائے گا، قرآن کی رسم رہ جائے گی، مسجدیں بڑی شان دار ہوں گی، لیکن روایت ان میں نہیں ہو گی۔ آپ نے سنا ہو گا اور آپ کو یقیناً معلوم ہو گا کہ پہلے زمانے میں مسجدیں کچی ہوتی تھیں اور نمازی پکے ہوتے تھے، اس زمانے میں مسجدیں پکی ہیں اور نمازی کچے ہیں، بلکہ

مسجد تو بنا دی شب بھر میں ایماں کی حرارت والوں نے
من اپنا پرانا پاپی ہے برسوں میں نمازی بن نہ سکا

مسجد کے قریب کتنے مسلمان رہتے ہیں، سیکڑوں اور ہزاروں اذانیں لاؤڈ سپیکر پر ہوتی ہیں، لیکن لوگ مسجد میں نماز پڑھنے نہیں آتے۔ یعنی ایک تو یہ کہ نمازی کچے ہیں اور ایک یہ کہ نمازی ہی نہیں۔ کتنے افسوس کی بات ہے! اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ تارکِ قرآن ہوئے ہیں۔ قرآن کریم کو ترک کرنے کی وجہ سے یہ صورت حال ہے۔

میں نے حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ کی صحبت اٹھائی ہے اور اسی طریقہ سے شیخ الاسلام والمسلمین حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمہ اللہ کی خدمت میں کافی وقت گزارا ہے اور اسی طریقہ سے حضرت شیخ الحدیث مولانا زکریا رحمہ اللہ کے ساتھ بھی میں نے کافی وقت گزارا ہے۔ آپ کو معلوم ہے کہ کتاب اللہ اور رجال اللہ یہ دو ذریعہ ہوتے ہیں انسانوں کی ہدایت کے لیے۔ کتاب اللہ قرآن ہے، ہم نے اس پر پڑھا ہے اور اس کی مستند شرح اور معتبر احادیثِ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑھنے میں اور پڑھانے میں ہم نے اپنی ساری عمر لگائی ہے تو کتاب اللہ سے بھی ہمارا رابطہ ہے اور رجال اللہ سے بھی ہمارا رابطہ ہے۔ حضرت تھانویؒ، حضرت مدنیؒ اور حضرت شیخ الحدیث مولانا زکریاؒ کے مقابلہ میں اس گزری ہوئی صدی میں مجھے کوئی اور نظر نہ آیا اور یہ تو آپ کو معلوم ہی ہے کہ ہم نے ' چونکہ مدرس ہیں ' عمر اور عمر کا بہترین حصہ احادیثِ نبوی کی درس و تدریس میں گزارا ہے تو ہم اچھا نہیں سمجھتے کہ آج علما کے فوٹو چوراہوں پر لٹکے نظر آئیں، اس زمانہ کے جو مختلف محبوب با اثر علما ہیں، وہ سب اس میں مبتلا ہیں، کیا اس کا نتیجہ یہ نہیں نکلے گا کہ عوام یہ سمجھیں گے کہ تصویر کی شریعت میں کوئی ممانعت نہیں ہے؟ یقیناً عوام جب علمائے کرام کی تصاویر کو چوراہوں پر عام دیکھیں گے اور پورے ملک میں جب یہ فضا قائم کی جائے گی تو بلاشبہ عوام پر یہ اثر ہو گا کہ شریعت میں تصویر پر کوئی نکیر نہیں آئی۔

ایسا دوسرا مسئلہ بنک کاری کا ہے، اس کو بھی رواج دیا جا رہا ہے۔ اسلام کا نام دیا جا رہا ہے، میں کسی کی توہین نہیں کرنا چاہ رہا، میں کسی کی تنکیر نہیں کرنا چاہتا، میں کسی کو رسوا اور ذلیل نہیں کرنا چاہتا، میری نہ یہ حیثیت ہے اور میرا یہ مقام ہے۔ لیکن مجھے تشویش لاحق ہے، میں کسی صورت یہ ماننے کے لیے تیار نہیں کہ میں نے اپنے جن اکابر کا نام لیا اور میں نے جس قرآن اور احادیث کا ذکر کیا، ان کی تعلیمات کے خلاف جب یہ چیزیں نظر آتی ہیں تو تکلیف ہوتی ہے۔ ایسی تکلیف ہوتی ہے جو ناقابلِ بیان ہے اور میں اس تکلیف کے اظہار پر مجبور ہوں۔ لہٰذا میں نے آپ کے سامنے اس کا ذکر کیا۔ میں نے تین نام لیے، میں نے احادیث نبویہ کا ذکر کیا، ان ناموں اور احادیث نے ان تمام چیزوں پر گویا خط کھینچ دیا ہے کہ یہ ٹھیک نہیں ہیں، یہ صحیح نہیں ہیں! بہر حال حدیث میں کیا فرمایا گیا ہے:

عُلَمَاؤُهُمْ شَرٌّ مَنْ تَحْتَ أَدِيمِ السَّمَاءِ، وَمِنْ عِنْدِهِمْ تَخْرُجُ الْفِتْنَةُ، وَفِيهِمْ تَعُودُ

علما کے ذریعے یہ فتنے ظاہر ہو رہے ہیں اور اس کا اثر علما پر پڑ رہا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی نصرت اور اللہ کی مدد سے محروم ہو گئے۔ یہ جو کوششیں ہو رہی ہیں آپ دیکھ رہے ہیں کہ پاکستان میں اسلام نافذ ہو جائے، یہ کوششیں کبھی کامیاب نہیں ہوں گی۔ ہم اپنے آپ کو دھوکہ دینے کے لیے جو چاہے کہتے رہیں لیکن واقعہ اور حقیقت یہ ہے کہ ان کے کامیاب ہونے کا کوئی امکان نہیں ہے اور ۶۵، ۶۶ سال اس کی دلیل ہیں کہ یہ کوشش کامیابی سے ہم کنار نہیں ہو گی۔

اس کے بعد میں آپ سے ایک بات عرض کروں گا کہ جس طریقہ سے جسم سے روح علیحدہ نہیں ہو سکتی، جس طریقہ سے آسمان سے بلندی علیحدہ نہیں ہو سکتی، جس طریقہ سے زمین کی پستی ختم نہیں کی جا سکتی، اسی طریقہ سے قرآن کریم سے ہدایت ختم نہیں کی جا سکتی! پھول میں خوشبو لازماً ہو گی، آسمان میں بلندی ہو گی، زمین میں پستی ہو گی، سورج کے اندر ضیا ہو گی، چاند کے اندر نور ہو گا، اسی طریقہ سے قرآن کریم میں ہدایت ہو گی۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ قرآن کے اندر آپ ہدایت کو مفہوم کر رہے ہیں تو قرآن کریم میں ایک جگہ ''ھدی للناس'' کہا ہے، ایک جگہ ''ھدی للمتقین'' کہا ہے تو 'الناس' عام ہے، 'متقین' خاص ہے، دونوں میں تعارض ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ قرآنی اصطلاح میں جو متقین نہیں وہ انسان نہیں ''اولئك کالانعام بل ھم اضل'' وہ چوپائیوں سے بھی گئے گزرے لوگ ہیں۔ لیکن آپ کا یہ خیال کہ قرآن کریم ایک طرف تو ''ھدی للناس'' کہتا ہے تو ایک طرف ''ھدی للمتقین'' کہتا ہے، دونوں میں تعارض ہے۔ ہم نے آپ سے عرض کیا کہ تعارض نہیں ہے، وہ لوگ جو متقی نہیں ہیں 'ناس' میں داخل ہی نہیں ہیں۔ یہ فیصلہ خود قرآن نے کیا ہے ''اولئك کالانعام بل ھم اضل'' کہہ کر ان کو انسانیت سے خارج کر دیا ہے۔ اس کے علاوہ دوسری ایک بات آپ اور کہہ دیتے ہیں، وہ یہ کہ بارش ہوتی ہے، آپ اس کو بارانِ رحمت کہتے ہیں، پوری زمین اس سے مستفید ہوتی ہے۔ جو زمین بنجر ہوتی ہے، اس کے اندر بارش کے خوش گوار اثرات کو قبول کرنے کی صلاحیت نہیں ہوتی، وہ بارش کے خوش گوار اثرات کو قبول نہیں کرتی، جیسے پہلے سے ویران ہے، اس کے بعد بھی اسی طریقہ سے ویران ہوتی ہے۔ تو قرآن بے شک بارانِ رحمت کی طرح ہے، لیکن جنہوں نے اپنے دل کی زمین کو بنجر بنا دیا ہے، نافرمانیاں کر کے، نافرمانیوں میں مبتلا رہ کر، اللہ تبارک وتعالیٰ کے احکام سے انحراف کر کے انہوں نے اپنے دل کی زمین کو بنجر بنا دیا ہے، لہٰذا قرآن کی بارانِ رحمت سے ان کو فائدہ نہیں ہوا۔ اس کا تقاضا یہ ہوا کہ ہمیں قرآن کریم کے ساتھ اپنا رابطہ اور اپنا تعلق مضبوط کرنا چاہیے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمام بلاد کو فتح کیا گیا ہے، قھراً... قتال کے ذریعہ سے اور جہاد کے ذریعہ سے، لیکن مدینہ کو فتح کیا قرآن نے۔ آپ کو معلوم ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں تھے، وہاں کی زندگی بڑی پر مشقت تھی، وہاں اسلام کے پھلنے پھولنے کے مواقع بالکل موجود نہیں تھے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے لیے ایسی ایسی ناقابل برداشت مصیبتیں تھیں کہ ان کو سن کر آدمی لرز جاتا ہے، کانپ جاتا ہے۔ چنانچہ نتیجہ یہ ہوا کہ مدینہ منورہ کے چھ آدمی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، انہوں نے اسلام قبول کیا، اگلے سال بارہ آدمی آئے، انہوں نے اسلام قبول کیا، اگلے سال ۷۲ آدمی آئے انہوں نے اسلام قبول کیا، مکہ مکرمہ کے جو حضرات تھے وہ ان سے بالکل برعکس، ان سے بالکل برخلاف تھے۔ مدینہ طیبہ کے اندر اسلام کا استقبال ہوا، حضرت جعفر بن عبداللہؓ کہتے ہیں کہ ہجرت سے دو سال پہلے مدینہ طیبہ میں قرآن کریم کی تعلیم کے مراکز قائم ہو گئے تھے، دو سال پہلے حضرت رافع بن مالک خزرجی رضی اللہ عنہ ایک صحابی ہیں، وہ چھ میں بھی شامل، بارہ میں بھی شامل اور ۷۲ میں بھی شامل تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو قرآن مجید کا کافی حصہ عنایت فرمایا۔ وہ مدینہ آئے، جہاں آج مسجد یمامہ ہے، وہاں مسجد بنی خذیفہ انہوں نے قائم کی اور قرآن کریم کی تعلیم کا سلسلہ قائم کیا، یہ رافع بن مالک خزرجی رضی اللہ عنہ ہیں۔ قباء جو مدینہ کے جنوب میں ہے، جہاں آج مسجد قباء موجود ہے، وہاں سالم مولی ابی خذیفہ رضی اللہ عنہ نے قرآن کی تعلیم کا اہتمام کیا اور وہیں ایک صحابی سعد بن خثیمہ رضی اللہ عنہ کا مکان تھا۔ ان کی شادی نہیں ہوئی تھی تو مکہ سے جو لوگ ہجرت کر کے آتے تھے اور ان کے ساتھ یا تو شادی نہ ہونے کی وجہ سے بیوی بچے نہیں ہوتے تھے یا بیوی بچوں والے تنہا آتے تھے اور بیوی بچوں کو مکہ چھوڑ دیتے تھے، وہ حضرت سعد بن خثیمہ رضی اللہ عنہ کے مکان میں مقیم رہتے تھے۔ وہ حضرت سالم مولی ابی خذیفہ رضی اللہ عنہ کے طالب علم تھے۔ مدینہ طیبہ کے جانبِ شمال میں مصعب بن عمیر رضی اللہ کی درس گاہ قائم تھی اور وہ قرآن کا درس دیا کرتے تھے، دیگر احکام تو آئے نہیں تھے، نماز کا حکم تھا، عقائد کے احکام، اخلاقیات کی تعلیم تھی، ان کا چرچا ہو گیا اور گھر گھر قرآن مجید کا اہتمام ہوتا تھا۔ حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ کے مکان میں بھی تعلیم کا مقام تھا اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اور گھروں کے اندر بھی قرآن مجید کا اہتمام تھا تو نتیجہ کیا ہوا؟ نتیجہ یہ ہوا کہ ''یدخلون فی دین اللہ افواجا'' ہو گیا۔ بڑے بڑے حضرات اور ان کے تمام متعلقین اسلام میں داخل ہوئے اور مدینہ منورہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے سے پہلے فتح ہو گیا۔ پھر بعد میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔

تو میرے عرض کرنے کا مقصد یہ ہے کہ ہمیں اپنا تعلق قرآن کریم سے مضبوط اور مستحکم کرنا چاہیے اور جو ہم پڑھتے ہیں اس کو سمجھ کر پڑھیں اور جو ہم نے پڑھا ہے اس کو تاویلات کے ذریعہ سے نظر انداز نہ کریں۔ یہ تاویلات ہی ہیں جنہوں نے ہمارا ستیاناس کر رکھا ہے، ہم نے اپنے اکابر کو بھی دیکھا، ہم نے اکابر کی صحبت بھی پائی ہے، ہم نے ان سے قرآن و حدیث بھی پڑھا ہے، وہاں یہ ساری باتیں نہیں تھیں۔ تو اس لیے میری آپ سے گزارش ہے کہ قرآن کریم سے آپ ربط اور تعلق قائم کریں اور بلا کسی تاویل کے جو قرآن وحدیث کی تعلیمات ہیں ان پر من وعن عمل کرنے کی کوشش کریں۔

☆☆☆☆☆

اسلامی نظام کے لیے مسلح جدوجہد

مولانا عاصم عمر دامت برکاتہم العالیہ، امیر جماعۃ قاعدۃ الجہاد بر صغیر

خلافت (نفاذِ شریعت) کے لیے مسلح جدوجہد:

لوگوں کا ایک گروہ ایسا ہے جو زور و شور سے یہ کہتا ہے کہ یہاں نفاذِ شریعت کے لیے اسلحہ اٹھانا مناسب نہیں ہے (ہر جگہ کے سرکاری لوگ اپنے ملک کے بارے میں یہی کہتے ہیں حتیٰ کہ بھارت کے سرکاری علما، ہندوتک کے خلاف ہتھیار اٹھانے کو حرام قرار دیتے ہیں)۔ آئین (طاغوت) کے تحت پرامن جدوجہد کے ذریعے ہی یہاں اسلام نافذ ہو سکتا ہے۔ بلکہ بعض تو یہاں تک کہتے ہیں کہ اس ''مقدس'' نظام کے خلاف اپنے دفاع میں بھی اسلحہ اٹھانا جائز نہیں ہے۔ حالانکہ اس دعوے پر ان کے پاس کوئی دلیل نہیں ہے۔

سب سے پہلے ہم یہ دیکھتے ہیں کہ نفاذِ شریعت کے لیے مسلح جدوجہد کو شریعت میں کس نام سے جانا جاتا ہے؟ قرآن و حدیث اور کتبِ فقہ کی عبارات دیکھنے سے بآسانی یہ پتہ چلتا ہے کہ نفاذِ شریعت کے لیے مسلح جدوجہد کو شریعت میں ''قتال فی سبیل اللہ'' کہا جاتا ہے۔ معمولی علم رکھنے والے کو بھی اس پر کسی دلیل کی ضرورت نہیں ہے۔

ائمۂ اربعہ اور تمام سلفِ صالحین کا اس بات پر اجماع ہے کہ قتال فی سبیل اللہ اس امت پر فرض ہے۔ اور فرض کا منکر دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔

اب آپ سوچئے کہ یہ جملہ کون بول سکتا ہے کہ ''نفاذِ شریعت کے لیے مسلح جدوجہد کو ہم جائز نہیں سمجھتے''؟ قرآنِ کریم کی ایک آیت نہیں بلکہ پورا کا پورا قرآن اپنے ماننے والوں کو دعوت ہی اس بات کی دیتا ہے کہ وہ عبادت میں اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں۔ اور یہ بات اہلِ علم سے پوشیدہ نہیں کہ تنہا اللہ کی عبادت، بغیر اللہ کے قانون کے غلبے کے ہو ہی نہیں سکتی۔

نیز یہ بات بھی ہر عقل مند مسلمان سمجھ سکتا ہے کہ جب تک ابلیس کے نظام کا غلبہ اور طاقت موجود ہے، وہ اللہ کے نظام کو نافذ نہیں ہونے دیں گے، کیونکہ اس میں ان کی بے لگام خواہشات کی موت ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس نفاذِ شریعت کے لیے قتال کو فرض قرار دیا۔ جی ہاں! مستحب یا صرف سنت نہیں (اگرچہ کسی بھی سچے عاشقِ رسول کے لیے تو سنت ہونا بھی کافی تھا) بلکہ فرض قرار دیا۔ فرمایا:

وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ كُلُّهُ لِلَّهِ (الانفال: ۳۹)

''اور تم ان کافروں سے قتال کرو اس وقت تک جب تک کہ کفر کا غلبہ نہ ٹوٹ جائے اور مکمل نظام اللہ کا نہ ہو جائے''۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نفاذِ شریعت کے لیے قتال کی اہمیت کو یوں بیان فرمایا:

أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ

''مجھے حکم کیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے اس وقت تک قتال کروں جب تک کہ وہ لاالٰہ (کے نظام کی بالادستی) کا اقرار نہ کر لیں''۔[i]

سوائے اللہ کے بندو! جمہوریت میں کامیابی کے لیے اپنی زبانوں سے اتنا بھاری جملہ کیوں بولتے ہو جو اگر دنیا بھر کے سمندروں پر ڈال دیا جائے تو اس کو بھی گدلا کر دے اور اگر پہاڑوں پہ رکھ دیا جائے تو وہ بھی اللہ کے عذاب کے خوف سے دہل جائیں۔ انصاف سے اس جملے کے معنیٰ اور اس کے حکم کے بارے میں اہلِ علم سے دریافت تو کیجیے کہ ''نفاذِ شریعت کے لیے قتال (یعنی مسلح جدوجہد) کو ہم جائز نہیں سمجھتے، یا ہم اس کا عقیدہ نہیں رکھتے''۔

اب آیئے دیکھتے ہیں ایسے لوگوں کے بارے میں فقہائے احناف کے سرخیل امام ابو بکر جصاص رحمہ اللہ کیا فرماتے ہیں:

وَالَّذِي يَدُلُّ عَلَى أَنَّ هَذَا الْحُكْمَ غَيْرُ ثَابِتٍ فِي شَرِيعَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَّ الْوَاجِبَ عَلَى مَنْ قَصَدَهُ إِنْسَانٌ بِالْقَتْلِ أَنَّ عَلَيْهِ قَتْلَهُ إِذَا أَمْكَنَهُ

''اور جو اس بات پر دلالت کر رہی ہے کہ دفاع نہ کرنے کا حکم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت میں ثابت نہیں ہے، اور واجب یہ ہے کہ جس مسلمان کو کوئی قتل کرنے کا ارادہ کرے تو قتل کا ارادہ کرنے والے کو قتل کرنا (یعنی اپنا دفاع کرنا) ضروری ہے۔ اگر اس کے لیے یہ ممکن ہو''۔[ii]

آگے چل کر فرماتے ہیں:

وَيَدُلُّ عَلَيْهِ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَدِيثِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ: {مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ، وَذَاكَ أَضْعَفُ الْإِيمَانِ} فَأَمَرَ بِتَغْيِيرِ الْمُنْكَرِ بِالْيَدِ، وَإِذَا لَمْ يُمْكِنْ تَغْيِيرُهُ إِلَّا بِقَتْلِهِ فَعَلَيْهِ أَنْ يَقْتُلَهُ بِمُقْتَضَى ظَاهِرِ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَهَبَ قَوْمٌ مِنَ الْحَشْوِيَّةِ إِلَى أَنَّ عَلَى مَنْ قَصَدَهُ إِنْسَانٌ بِالْقَتْلِ أَنْ لَا يُقَاتِلَهُ وَلَا يَدْفَعَهُ عَنْ نَفْسِهِ حَتَّى يَقْتُلَهُ (الی قولہ) وَلَوْ كَانَ الْأَمْرُ فِي ذَلِكَ عَلَى مَا ذَهَبَتْ إِلَيْهِ هَذِهِ الطَّائِفَةُ مِنْ حَظْرِ قَتْلِ مَنْ قَصَدَ قَتْلَ غَيْرِهِ ظُلْمًا وَالْإِمْسَاكُ عَنْهُ حَتَّى يَقْتُلَ مَنْ يُرِيدُ قَتْلَهُ، لَوَجَبَ مِثْلُهُ فِي سَائِرِ الْمَحْظُورَاتِ إِذَا أَرَادَ الْفَاجِرُ ارْتِكَابَهَا مِنْ

---

i صحيح البخاري: الجزء ١٠، كِتَاب الْجِهَادِ وَالسِّيَرِ، بَاب دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ إِلَى الْإِسْلَامِ وَالنُّبُوَّةِ، صحيح مسلم: الجزء، كِتَاب الْإِيمَانِ، بَاب الْأَمْرِ بِقِتَالِ النَّاسِ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ...

ii أحكام القرآن للجصاص: الجزء ٥، باب القيام بالشهادة والعدل

سو! اے قرآن کے نفاذ کے لئے جانیں ہتھیلی پر رکھے پھرنے والو! اے محمد ﷺ کی شریعت کے متوالو! جو اپنے بال بچوں کو بھی اس راستے میں در بدر کئے پھرتے ہو۔ آزمائش کا طویل ہو جانا کہیں تمہیں مایوس نہ کر دے، شریعت کے دشمنوں کا دندناتے پھرنا کہیں تمہیں پریشان نہ کر دے۔ یقین رکھو۔۔۔! حالات جتنے بھی غیر موافق نظر آئیں، زمینی حقائق غزوہ خندق کی طرح کیوں نہ ہو جائیں لیکن اللہ کا وعدہ ہے جو اس کی شریعت کو غالب کرنے کے لئے لڑے گا، جو اس کے کلمہ کو غالب کرنے کے لئے لڑے گا، اللہ اس کی ضرور مدد فرمائے گا۔ کیا آپ دیکھ نہیں رہے، جس امریکہ کی غلامی کرتے کرتے شریعت کی دشمن فوجیں وزیرستان تک آ پہنچی تھی، آج اسی امریکہ کا کیا حال ہو رہا ہے، اخلاق و اقدار کے علمبردار امریکہ کی اخلاقی حالت کا جنازہ دنیا نے اس الیکشن میں نکلتے دیکھا ہے اور یہ تو آغاز ہے آگے آگے اپنے رب کی مدد و نصرت کے انداز دیکھتے جایئے۔ امریکہ صرف افغانستان سے نہیں بھاگ رہا بلکہ انشا اللہ ثم انشا اللہ امتِ مسلمہ کے فرزندوں کی جہادی ضربوں سے امریکہ دنیا کی قیادت چھوڑ کر بھاگنے والا ہے۔ سب سے پہلے امریکہ کا نعرہ اِس کی پہلی قسط ہے اور اگر اللہ اس کو مکمل پکڑنے کا فیصلہ کر چکا تو یہ صرف عالمی قیادت سے نہیں بھاگے گا بلکہ امریکہ کا اپنا وجود بھی دنیا کے نقشے پر اس طرح نظر نہیں آئے گا جیسا کہ آج یو۔ ایس۔ اے یعنی قبضہ کی ہوئی متحدہ ریاستوں کی شکل میں ایک ملک شمالی امریکہ کے نقشے پر نظر آ رہا ہے۔ اس کی ریاستیں بھی اِس کا ساتھ چھوڑ کر بھاگ جائیں گی۔ انشاء اللہ۔

پاکستان میں تحریکِ جہادِ برِّصغیر مختلف صورتوں کی آزمائش کا سامنا کر رہی ہے، اس گھڑی میں میدانِ دعوت وقتال کے سب مجاہدین اور برِّصغیر کے مسلمان بھائیوں کے سامنے ادارہ السحاب برِّصغیر استاد اسامہ محمود حفظہ اللہ کی گفتگو پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے، عنوان ہے:

پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا!

از استـــاد اُســـامه محمود حفظہ اللہ

۲۰۱۳ء سے ہوتا ہوا یہ ۲۰۱۷ء ہے، اس عرصے میں عالمی سطح پر، پوری دنیا میں تحریکِ جہاد ایک منفرد مرحلے سے گزری، جہاں خیر اور شر کی ایک بڑی تفریق ہوئی، جہادِ پاکستان پر بھی نشیب وفراز آئے......

جہاد کے نام پر جہاد مخالف بعض واقعات ہوئے، ان واقعات پر ہماری جماعت کی طرف سے مستقل ردِّ عمل بھی آتا رہا......

پھر مجاہدین پر اس دوران آزمائش میں بھی اضافہ ہوا، یہاں تک کہ آج جہاد سے منسوب، جہاد کو بدنام کرنے والے بعض افراد علانیہ طور پر ایجنسی کی گود میں بیٹھ گئے اور اپنے علاوہ جہاد پاکستان سے وابستہ تمام افراد کو، جن میں اکثریت مخلص مجاہدین اور صالح قیادت کی ہے، دشمن کے آلہ کار بتا رہے ہیں......

اس سلسلے میں ہم یہ گفتگو اللہ کے اذن سے آپ کے سامنے رکھ رہے ہیں، اللہ خیر کی بات کہنے اور خیر پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اللہ ان باتوں کو حق کی نصرت اور حق والوں کی نصرت کا ذریعہ بھی ثابت فرمائے، آمین!

جـــلد اِن شـــاء اللّٰـــه

#القاعده_برصغیر

نفیر ۱۵

”جو کوئی اپنے مال و اسباب کی حفاظت کرتے ہوئے مارا گیا وہ شہید ہے“(الحدیث)

آل سعود اور دیگر مرتد حکام کا مکروہ چہرہ ایک بار پھر عیاں ہوا جب اُنہوں نے ایک بڑی تقریب منعقد کر کے قصر ابیض کے متعصب صلیبی مالک ٹرمپ کی خدمت میں اپنی وفاداری اور خدمت گزاری کی بیعت کو تازہ کیا۔ ملعون ٹرمپ نے اس موقع پر آل سعود سے تقریباً ۵۰۰ بلین ڈالرز کا مطالبہ کیا تا کہ اس کے بدلے دورِ حاضر کا ہبل امریکہ 'بلاد الحرمین میں آل سعود اور ان کے بیٹوں، اور ان کے تخت و تاج کی حفاظت کرے۔

اگر ہم اس رقم میں اُن ہزاروں بلین ڈالرز کو بھی جمع کریں جو آل سعود حکام نے صلیب کی سرزمینوں میں سرمایہ کاری کے غرض سے لگا رکھے ہیں تو یہ وسائل اس حد تک بڑھ جاتے ہیں کہ اگر انہیں سرزمینِ حرمین کے باسیوں میں مساوی تقسیم کیا جائے تو ہر خاندان کو ۲ لاکھ ڈالر یعنی کہ ۷۵۰ ہزار ریال ملیں گے۔ یہ صلیبی امریکہ کی جانب سے آل سعود پر لگایا گیا جزیہ ہے جو ان کے تخت و تاج کی حفاظت اور اہلِ ایمان کی گردنوں پر اُنہیں مسلط رکھنے کے لیے ان سے لیا جا رہا ہے۔ یہ اتنی بھاری رقم ہے کہ اس سے بلاد الحرمین میں غربت، بے روزگاری کا خاتمہ ہو سکتا ہے اور اُمت مسلمہ کے لاکھوں غریب مسلمانوں کی تنگی دور ہو سکتی ہے۔

آل سعود اور اسلامی خطوں کے دیگر حکمران 'امت کے غداروں پر مشتمل اس اجتماع میں اکٹھے ہوئے تا کہ وہ ایک ایسی مرتد فوج کا قیام عمل میں لا سکیں، جس کے ذریعے سے وہ ”دہشت گردی“ کے نام پر جہاد کا خاتمہ اور مسلمانوں کا قتلِ عام کر سکیں۔ دینِ اسلام سے برسرِ جنگ ہونے کا یہ اعلان ریاض میں ہوا کہ ایمان، جہاد کے خلاف جنگ کو ”شدت پسندی، قدامت پسندی“ جیسے ناموں کی آڑ میں لڑا جائے۔ واللہ مستعان

یہ خلاصہ ہے ریاض میں ہونے والے شرمناک اجتماع کا! لہٰذا دیکھنا یہ چاہیے کہ اہلِ اسلام اور علمائے اسلام نے پیش آمدہ ان سخت دنوں کے لیے کیا تیاری کر رکھی ہے؟ وہ اس کھلے ارتداد، غداری اور امت سے دھوکہ بازی و خیانت کا کیا جواب دیں گے؟

نبی مکرم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحیح حدیث میں فرمایا ہے:

”جو شخص اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے قتل کر دیا گیا وہ شہید ہے جو اپنے اہل و عیال کے دفاع میں قتل کر دیا گیا وہ بھی شہید ہے جو اپنا دین بچاتے ہوئے مارا گیا وہ بھی شہید ہے اور جو اپنی جان بچاتے ہوئے قتل کر دیا گیا وہ بھی شہید ہے“۔

پس یہی ہیں صلیبی اور مرتدین، اور انہوں نے تمہارے وسائل کو لوٹ کھسوٹ سے ہضم کیا ہے، تمہارے دین کے خلاف لڑ رہے ہیں، تمہارا خون بہا رہے ہیں اور تمہاری عزتوں کو پامال کر رہے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ تم کب اپنے دین اور اللہ کی طرف لوٹو گے اور اللہ کی راہ میں جہاد کرو گے؟

ادارہ السحاب برائے نشر و اشاعت

شعبان ۱۴۳۸ھ

منصوری عملیات

الزِّنَا وَأَخْذِ الْمَالِ أَنْ نُمْسِكَ عَنْهُ حَتَّى يَفْعَلَهَا، فَيَكُونَ فِي ذَلِكَ تَرْكُ الْأَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيِ عَنْ الْمُنْكَرِ وَاسْتِيلَاءِ الْفُجَّارِ وَغَلَبَةِ الْفُسَّاقِ وَالظَّلَمَةِ وَمَحْوِ آثَارِ الشَّرِيعَةِ؛ وَمَا أَعْلَمُ مَقَالَةً أَعْظَمَ ضَرَرًا عَلَى الْإِسْلَامِ وَالْمُسْلِمِينَ مِنْ هَذِهِ الْمَقَالَةِ، وَلَعَمْرِي إنَّهَا أَدَّتْ إلَى غَلَبَةِ الْفُسَّاقِ عَلَى أُمُورِ الْمُسْلِمِينَ وَاسْتِيلَائِهِمْ عَلَى بُلْدَانِهِمْ حَتَّى تَحَكَّمُوا فَحَكَمُوا فِيهَا بِغَيْرِ حُكْمِ اللهِ، وَقَدْ جَرَّ ذَلِكَ ذَهَابَ الثُّغُورِ وَغَلَبَةَ الْعَدُوِّ حِينَ رَكَنَ النَّاسُ إلَى هَذِهِ الْمَقَالَةِ فِي تَرْكِ قِتَالِ الْفِئَةِ الْبَاغِيَةِ وَالْأَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيِ عَنْ الْمُنْكَرِ وَالْإِنْكَارِ عَلَى الْوُلَاةِ وَالْجَوَارِ وَاَللهُ الْمُسْتَعَانُ

''اور اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث دلیل ہے جو حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے جو کوئی کسی برائی کو دیکھے اس کو چاہیے کہ وہ ہاتھ سے روک دے، اگر ہاتھ سے روکنے کی طاقت نہیں رکھتا تو زبان سے روک دے، اور اگر زبان سے روکنے کی بھی طاقت نہیں رکھتا تو پھر دل سے برا جانے اور یہ درجہ ایمان کا ادنی درجہ ہے''۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے برائی کو ہاتھ سے روکنے کا حکم فرمایا ہے، اور جب برائی کو روکنا صرف قتل ہی سے ممکن ہو تو اس روکنے والے پر قتل کرنا ضروری ہے، حدیث کا ظاہر اسی مفہوم کا تقاضا کر رہا ہے۔ اور حشویہ فرقے کا مذہب یہ ہے کہ اگر کسی انسان کو کوئی قتل کرنے کا ارادہ کرے، تو وہ نہ اس قاتل سے جنگ کرے اور نہ اپنا دفاع کرے، بلکہ یوں ہی قتل ہو جائے۔ اگر معاملہ یوں ہی ہو جیسا کہ اس فرقے کا مذہب ہے، کہ کوئی شخص بغیر دفاع کے قتل ہو جائے، تو پھر یہ معاملہ تو تمام ممنوعہ امور میں جاری ہو گا، کہ جب کوئی فاجر زنا کرنا چاہے، یا مال لوٹنا چاہے تو ہم اس کو ایسا کرنے دیں۔ اس طرح تو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ترک ہی ہو جائے گا، فجار و فساق اور ظالم لوگ غالب آ جائیں گے اور شریعت کا نام و نشان مٹ جائے گا۔ میرے علم میں اسلام اور مسلمانوں کے لیے اس سے بڑا نقصان دہ جملہ کوئی نہیں ہے۔ بخدا! اس جملہ نے مسلمانوں کے معاملات پر اور ان کے شہروں پر فاسقوں کا قبضہ کروا دیا، یہاں تک کہ فساق حاکم بن گئے، سو انہوں نے اللہ کے قانون کے علاوہ سے فیصلے کیے اور اس جملے کی وجہ سے اسلامی سرحدیں پامال ہوئیں اور دشمن کا غلبہ ہوا......''۔[i]

نیز امام جصاص رحمہ اللہ نے یہ بھی فرمایا:

وَإِذَا التَّهُ [أي المنكر] بِالْيَدِ تَكُونُ عَلَى وُجُوهٍ: مِنْهَا أَنْ لَا يُمْكِنَهُ إزَالَتُهُ إلَّا بِالسَّيْفِ، وَأَنْ يَأْتِيَ عَلَى نَفْسِ فَاعِلِ الْمُنْكَرِ فَعَلَيْهِ أَنْ يَفْعَلَ ذَلِكَ كَمَنْ رَأَى رَجُلًا قَصَدَهُ أَوْ قَصَدَ غَيْرَهُ بِقَتْلِهِ أَوْ بِأَخْذِ مَالِهِ أَوْ قَصَدَ الزِّنَا بِامْرَأَةٍ أَوْ نَحْوِ ذَلِكَ، وَعَلِمَ أَنَّهُ لَا يَنْتَهِي إنْ أَنْكَرَهُ بِالْقَوْلِ أَوْ قَاتَلَهُ بِمَا دُونَ السِّلَاحِ فَعَلَيْهِ أَنْ يَقْتُلَهُ؛ لِقَوْلِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: {مَنْ رَأَى مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ} ، فَإِذَا لَمْ يُمْكِنْهُ تَغْيِيرُهُ بِيَدِهِ إلَّا بِقَتْلِ الْمُقِيمِ عَلَى هَذَا الْمُنْكَرِ فَعَلَيْهِ أَنْ يَقْتُلَهُ فَرْضًا عَلَيْهِ

''کسی برائی کو ہاتھ سے روکنے کی کئی صورتیں ہو سکتی ہیں۔ ایک یہ کہ برائی کو تلوار (اسلحہ) کے بغیر روکنا ناممکن ہو۔ اگر کوئی برائی کرنے والے کے پاس (اسی برائی کے ارتکاب کی حالت میں) آئے تو اس پر لازم ہے کہ وہ اس کو تلوار سے روکے۔ جیسا کہ وہ شخص جس نے کسی انسان کو دیکھا کہ وہ اس کو یا کسی اور کو قتل کرنے والا ہے، یا اس کا مال لوٹنے والا ہے، یا کسی عورت سے زنا کر رہا ہے، اور اس شخص کو یہ بات معلوم ہے کہ اس نے اس کو اگر زبان سے روکا تو یہ باز نہیں آئے گا، یا نہتے لڑائی کی تو بھی باز نہیں آئے گا، چنانچہ ایسی صورت میں اس پر لازم ہے کہ یہ اس برائی کرنے والے کو قتل کر دے، کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے جو کوئی برائی ہوتی دیکھے اس کو چاہیے کہ وہ اس برائی کو ہاتھ سے روک دے''۔ لہٰذا جب برائی کو ہاتھ سے روکنا صرف اسی صورت میں ممکن ہو کہ اس برائی کرنے والے کو قتل کیا جائے، تو اس (دیکھنے والے) پر فرض ہے کہ وہ اس کو قتل کر دے''۔[ii]

آگے چل کر فرماتے ہیں:

وَلَمْ يَدْفَعْ أَحَدٌ مِنْ عُلَمَاءِ الْأُمَّةِ وَفُقَهَائِهَا سَلَفِهِمْ وَخَلَفِهِمْ وُجُوبَ ذَلِكَ [الدفاع] إلَّا قَوْمٌ مِنْ الْحَشْوِ وَجُهَّالِ أَصْحَابِ الْحَدِيثِ، فَإِنَّهُمْ أَنْكَرُوا قِتَالَ الْفِئَةِ الْبَاغِيَةِ وَالْأَمْرَ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيَ عَنْ الْمُنْكَرِ بِالسِّلَاحِ، وَسَمُّوا الْأَمْرَ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيَ عَنْ الْمُنْكَرِ فِتْنَةً إذَا احْتِيجَ فِيهِ إلَى حَمْلِ السِّلَاحِ وَقِتَالِ الْفِئَةِ الْبَاغِيَةِ

''اس امت کے سلفِ صالحین، علماء اور فقہاء میں سے کسی نے بھی اس (دفاع) کے وجوب کا انکار نہیں کیا ہے، سوائے فرقۂ حشویہ اور بعض جہال اصحابِ حدیث کے، بے شک انھوں نے باغی جماعت سے قتال کا انکار کیا

---

[i] أيضاً

[ii] أحكام القرآن للجصاص؛ الجزء ٣، باب فرض الأمر بالمعروف والنهي عن المنكر

ہے اور مسلح امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا انکار کیا ہے؛اور انھوں نے ایسے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو فتنہ قرار دیا ہے جس میں اسلحہ کا استعمال کیا جائے''۔[iii]

اسی صفحہ پر آگے چل کر فرماتے ہیں:

لِأَنَّهُمْ أَقْعَدُوا النَّاسَ عَنْ قِتَالِ الْفِئَةِ الْبَاغِيَةِ وَعَنْ الْإِنْكَارِ عَلَى السُّلْطَانِ الظُّلْمَ وَالْجَوْرَ . حَتَّى أَدَّى ذَلِكَ إلَى تَغَلُّبِ الْفُجَّارِ بَلْ الْمَجُوسِ، وَأَعْدَاءِ الْإِسْلَامِ حَتَّى ذَهَبَتْ الثُّغُورُ وَشَاعَ الظُّلْمُ وَخَرِبَتْ الْبِلَادُ وَذَهَبَ الدِّينُ وَالدُّنْيَا وَظَهَرَتْ الزَّنْدَقَةُ وَالْغُلُوُّ وَمَذَاهِبُ الثَّنَوِيَّةِ وَالْخُرَّمِيَّةِ وَالْمَزْدَكِيَّةِ وَالَّذِي جَلَبَ ذَلِكَ كُلَّهُ عَلَيْهِمْ تَرْكُ الْأَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيِ عَنْ الْمُنْكَرِ وَالْإِنْكَارِ عَلَى السُّلْطَانِ الْجَائِرِ

''کیونکہ انھوں (حشویہ اور جہال) نے لوگوں کو(ایسی باتیں سنا کر کہ برائی کو روکنے کے لیے طاقت کا استعمال جائز نہیں، پر امن جدوجہد کے ذریعہ ہمیں یہ کام کرنا ہے)اسلام کے باغیوں سے قتال کرنے اور حاکم کے ظلم و جور کے خلاف کھڑے ہونے سے بٹھا دیا، جس کا نتیجہ فاجر، مجوس اور دشمنانِ اسلام (اس دور میں زندیق شیعہ، قادیانی، آغا خانی وغیرہ) کے غالب آجانے کی صورت میں نکلا۔ یہ سلسلہ یہاں تک پہنچا کہ اسلامی سرحدیں سمٹنے لگیں، ظلم عام ہو گیا،اسلامی ممالک تباہ ہو گئے، اور دین و دنیا جاتے رہے۔ زنادقہ (جیسا کہ شیعہ، قادیانی، آغاخانی، سیکولر اور وہ جو کھلے عام حدود اللہ اور جہاد کا انکار کرتے ہیں)، غالی شیعہ اور ثنویہ، خرمیہ، مزدکیہ طاقت میں آ گئے۔ اور یہ سب کچھ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر چھوڑنے اور ظالم حاکم کے خلاف نہ اٹھ کھڑے ہونے کی وجہ سے ہوا''۔[iv]

آج امام ابو بکر جصاص رحمہ اللہ 'ہمارے اس دور کے حشویہ کو دیکھتے جو منبر و محراب پہ کھڑے ہو کر قادیانیت کی تبلیغ کرتے ہیں، دعوے کرتے ہیں اور فقہ حنفی سے دلائل دیتے ہیں کہ اس ملک میں (خواہ یہ طبقہ بھارت میں ہو، امریکہ و برطانیہ میں یا اسرائیل ہی میں کیوں نہ ہو) ہم ہر طرح کی مسلح جدوجہد کے خلاف ہیں۔

جب یہاں اسلامی پولیس، اسلامی فوج اور اسلامی عدالتیں موجود ہیں تو کسی کو کیا ضرورت ہے کہ قانون اپنے ہاتھ میں لے اور ڈنڈے لے کر سڑکوں پر نکل آئے؟ کسی کو کیا ضرورت ہے کہ زنا کرنے والے کو، فاحشہ عورتوں کو طاقت کے ذریعے روکے؟ کسی کو کیا حق ہے کہ اپنی یا کسی اور کی عزت پر حملہ آور ہوتی فوج اور پولیس کا مقابلہ کرے؟ کسی کے لیے یہ جائز نہیں خواہ ان کی بستیوں کو احمد آباد و سورت بنا دیا جائے، ان کی مساجد کو رام مندر میں تبدیل کر دیا جائے، سوات و باجوڑ بنا دیا جائے یا ان کے بازاروں اور کاروبار کو اور کرزئی اور وزیرستان بنا دیا جائے!

سو تمام اہلِ سنت والجماعت کو جان لینا چاہیے کہ ایسے لوگ جو نفاذِ شریعت کے لیے مسلح جدوجہد کو ''ڈنڈے والا اسلام'' یا ''طالبان والا اسلام'' کہہ کر اس کا مذاق اڑاتے ہیں، اور طاقت کے استعمال کو جائز نہیں سمجھتے، یہ اہلِ سنت نہیں بلکہ حشویہ کا وہی فکری گروہ ہیں۔ یہی ہیں جن کی بدولت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت پر فساق وفجار، زانی اور شرابی، عصمتوں کو بیچنے والے، عورتوں کے سوداگر حکمران اور جرنیل غالب آئے ہیں۔ یہ حشویہ کا گروہ ہے بلکہ قادیانی کے پیروکار ہیں، لہٰذا ان کی بات نہیں ماننی چاہیے خواہ یہ ظاہراً کیسے بھی نظر آتے ہوں!

آپ خود سوچیے! اگر ان کی بات مان لی جائے تو غیرت یہ کیسے گوارا کرے گی کہ کسی کی بہن، بیٹی یا بیوی کے ساتھ کوئی ظالم ظلم کر رہا ہو اور یہ بے غیرت شخص اس کے سر پر کھڑا اس کی منتیں کر رہا ہو کہ ''دیکھو میرے بھائی! یہ کام حرام ہے، اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ گندا کام کرنے سے منع کیا ہے''؟

آپ سوچیے کہ روئے زمین پر اس سے بڑا بے غیرت اور بے شرم کوئی ہو سکتا ہے؟ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا:

''لوگوں کو پہلے نبیوں کے کلام سے جو باتیں ملی ہیں ان میں یہ بھی ہے کہ جب تم میں حیا نہ رہے تو جو دل چاہے کرو''۔[v]

یہی نکتہ امام ابو بکر جصاص ؒ نے اٹھایا ہے کہ اگر برائیوں سے روکنے کے لیے قوت کا استعمال چھوڑ دیا جائے تو پھر تمام برائیوں کے بارے میں یہی قانون ماننا پڑے گا کہ اس کے سامنے جو کچھ ہوتا رہے لیکن یہ ''پر امن امر بالمعروف اور نہی عن المنکر'' کی دعوت دیتا رہے۔ جب یہ ثابت ہو گیا کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے لیے اسلحہ اٹھانا فرض ہے جب کہ اس کے علاوہ کوئی اور صورت سے کام نہ بن رہا ہو، تو پھر جان لیجیے کہ دنیا میں سب سے بڑا منکر کفر ہے۔

چنانچہ اس کفر کو ختم کرنے کے لیے اور اس کا زور توڑنے کے لیے اسلحہ اٹھانا بھی فرض ہوا۔ چنانچہ عبداللہ ابن عباس ؓ نے فرمایا کہ

''جب وہ کافر تمہاری بات نہیں مانتے تو تم ان سے قتال کرتے ہو''۔

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

---

iii ایضاً

iv ایضا

v صحيح البخاري: الجزء ١١،كِتَاب أَحَادِيثِ الْأَنْبِيَاءِ، بَاب حَدِيثُ الْغَارِ

شعار کفار، تشبہ بالغیر کا معیار... ممنوع و جائز شکلیں

مولانا شکیل منصور القاسمی

تشبہ بالکفار کی چند صورتیں ہیں

مذہبی امور میں تشبہ کا حکم: مذہبی امور سے مراد وہ امور و اعمال ہیں جن کا تعلق مذہب سے ہو، یعنی: ان افعال و اعمال کو عبادت کے طور پر کیا جاتا ہو، جیسے: نصاریٰ کی طرح سینے پر صلیب لٹکانا، ہندوؤں کی طرح زنار باندھنا یا پیشانی پر قشقہ لگانا، یا سکھوں کی طرح ہاتھ میں لوہے کا کڑا پہننا وغیرہ، تو اس قسم کے مذہبی امور میں غیر اقوام کی مشابہت اختیار کرنا بالکلیہ ناجائز اور حرام ہے۔

معاشرتی و عادی امور میں تشبہ کا حکم: معاشرتی و عادی امور بھی دو قسم کے ہوتے ہیں، ایک وہ امور جو قبیح بالذات ہیں، یعنی: وہ امور جن سے شریعت نے براہِ راست منع کیا ہے کہ ان افعال کو نہ کیا جائے؛ دوسرے: وہ امور جو مباح بالذات ہیں، یعنی: وہ امور جن سے شریعت نے براہِ راست تو منع نہیں کیا، لیکن دیگر خارجی امور کی وجہ سے وہ ممنوع قرار دیے جاتے ہیں۔

مباح بالذات امور میں تشبہ کا حکم: اگر وہ امور اپنی ذات کے اعتبار سے قبیح نہ ہوں، بلکہ مباح ہوں تو ان کی بھی دو صورتیں ہیں، ایک: وہ امور جو کسی غیر قوم کا شعار (یعنی: علامتی وشناختی علامت) ہوں، دوسرے: وہ افعال جو کسی غیر قوم کا شعار نہ ہوں، ہر دو کی تفصیل ذیل میں لکھی جاتی ہے:

قبیح بالذات امور میں تشبہ کا حکم: قبیح بالذات امور میں غیر مسلم اقوام کی مشابہت اختیار کرنا بھی حرام ہے، جیسے: ٹخنوں سے نیچے شلوار لٹکانا، ریشمی لباس استعمال کرنا، یا کسی قوم کی ایسی حرکت کی نقل اتارنا جن میں ان کے معبودانِ باطلہ کی تعظیم ہوتی ہو، جیسے: بتوں کے آگے جھکنا وغیرہ، ان افعال میں تشبہ کی حرمت اس وجہ سے ہے کہ یہ امور قبیح بالذات ہیں، شریعت کی طرف سے ان کی ممانعت صاف طور پر آئی ہے۔

غیر اقوام کے شعار میں مشابہت کا حکم: اگر وہ (مباح بالذات) امور غیر مسلم اقوام کے شعار (یعنی: علامتی وشناختی علامت) میں سے ہوں تو بھی ان امور میں غیر اقوام کی مشابہت اختیار کرنا حرام ہے، مثلاً: غیر مسلم اقوام کا وہ لباس جو صرف انہی کی طرف منسوب ہو اور انہی کی نسبت سے مشہور ہو اور اس مخصوص لباس کو استعمال کرنے والا انہی میں سے سمجھا جاتا ہو، جیسے: ہمارے زمانے اور علاقوں میں ماہِ محرم میں خصوصاً اور باقی دنوں میں عموماً سیاہ لباس یا فقط سیاہ قمیص اہلِ روافض کا شعار ہے اور اسی طرح اس دور میں سبز عمامہ اور گہری براؤن رنگ کی چادر ایک خاص بدعتی گروہ کا شعار بن چکا ہے۔

مطلقاً غیروں کے افعال میں مشابہت کا حکم: اور اگر وہ مباح بالذات امور غیر مسلم اقوام کے شعار میں سے نہیں ہیں، تو پھر ان افعال کی دو قسمیں ہیں کہ ان افعال کا بدل مسلمانوں کے پاس موجود ہے یا ان کا بدل مسلمانوں کے پاس موجود نہیں ہے، ان دونوں قسموں میں مشابہت کا حکم ذیل میں ملاحظہ فرمائیں:

ذی بدل اشیا میں غیروں کی مشابہت کا حکم: اگر ان مباح بالذات امور میں مسلمانوں کے پاس امتیازی طور پر ایسے طور طریقے موجود ہوں جو کفار کے طور طریقوں کے مشابہ نہ ہوں تو ایسے امور میں غیروں کی مشابہت مکروہ ہے، کیوں کہ اسلامی غیرت کا تقاضا یہی ہے کہ ہم ان اقوام کی ان اشیا کا استعمال بھی ترک کر دیں جن کا بدل ہمارے پاس موجود ہو، ورنہ یہ مسلم اقوام کے لیے عزت کے خلاف ایک چیز ہو گی اور بلا ضرورت خواہ مخواہ دوسروں کا محتاج و دستِ نگر بننا پڑے گا۔ جیسا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کے ہاتھ میں فارسی کمان (یعنی: ملکِ ایران کی بنی ہوئی کمان) دیکھی تو ناخوشی سے ارشاد فرمایا کہ

> ”یہ کیا لیے ہوئے ہو؟ اسے پھینک دو اور عربی کمان اپنے ہاتھ میں رکھو، جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے تمہیں قوت و شوکت دی اور بلادِ ارض کو مفتوح کیا“۔

چونکہ فارسی کمان کا بدل عربی کمان موجود تھی، اس لیے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غیرت دلا کر روک دیا، تاکہ غیر اقوام کے ساتھ ہر ممکن سے ممکن امتیاز پیدا ہو سکے اور چھوٹے سے چھوٹے اشتراک کا بھی انقطاع ہو جائے۔

غیر ذی بدل اشیا میں غیروں کی مشابہت کا حکم:

اور اگر غیر اقوام کی اشیا ایسی ہوں کہ ان کو کوئی بدل مسلم اقوام کے پاس موجود نہ ہو، جیسے آج یورپ کی نئی نئی ایجادات، جدید اسلحہ، تہذیب و تمدن کے نئے نئے سامان، تو اس کی پھر دو صورتیں ہیں یا تو ان کا استعمال تشبہ کی نیت سے کیا جائے گا یا تشبہ کی نیت سے نہیں کیا جائے گا، پہلی صورت میں استعمال جائز نہیں ہو گا، کیوں کہ تشبہ بالکفار کو نیتاً و ارادۃً مقصود بنا لینا، ان کی طرف میلان و رغبت کے بغیر ممکن نہیں ہو سکتا اور کفار کی طرف میلان یقیناً اسلام کی چیز نہیں ہے، بلکہ اسلام سے نکال دینے والی چیز ہے، قرآنِ حکیم نے تو صاف اعلان کر دیا ہے:

وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ (الھود: ۱۱۳)

> ”اور نہ جھکو ان کی طرف جو ظالم ہیں، مبادا ان کی طرف مائل ہونے کی وجہ سے تم کو آگ چھولے“۔

نیز غیر مسلموں کی تقلید کسی مسلم کو بامِ عروج پر نہیں پہنچا سکتی، جیسا کہ ظلمت کی تقلید نور کی چمک میں، مرض کی تقلید صحت میں اور کسی ضد کی تقلید دوسری ضد میں کوئی اضافہ و قوت پیدا نہیں کر سکتی، ہاں! اگر ان چیزوں میں تشبہ کی نیت نہ ہو، بلکہ اتفاقی طور پر یا ضرورت کے طور پر استعمال میں آ رہی ہوں، تو ضرورت کی حد تک ان کے استعمال میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(مجموعہ رسائل حکیم الاسلام، اسلامی تہذیب و تمدن: ۱۲۸/۵۔ ۱۳۳، التنبہ علی مافی التشبہ للکاندھلوی ص:۸۔ ۱۲، فیض الباری: ۱۵/۲، انوار الباری: ۱۱/ ۱۰۵۔ ۱۰۶)

(بقیہ: صفحہ ۵۰ پر)

گمراہ کرنے والے امام کون ہیں؟

مولانا ضیاء اللہ یزدانی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

وَاِنَّ مِمَّا اَتَخَوَّفُ عَلٰی اُمَّتِیْ اَئِمَّۃَ مُضِلِّیْنَ(رواہ ابن ماجہ، کتاب الفتن، عن ثوبان ﷺ واسنادہ صحیح)

''مجھے سب سے زیادہ خوف اپنی امت کے بارے میں گمراہ کرنے والے قائدین سے ہے''۔

''حضرت ابوذ غفاری نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جارہا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اپنی امت کے اوپر دجال کے علاوہ ایک اور چیز سے ڈرتا ہوں۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات تین مرتبہ دہرائی۔میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! دجال کے علاوہ وہ کون سی چیز ہے جس کے تعلق سے اپنی امت کے بارے میں آپ ڈرتے ہیں۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:''آئمۃ المضلّین...گمراہ کرنے والے قائدین''۔(مسند احمد)

''میں اپنی امت کے بارے میں جس چیز سے سب سے زیادہ ڈرتا ہوں وہ گمراہ کرنے والے قائدین ہیں''۔(رواہ ابوداؤد عن ابی درداءؓ)

أَيُّ شَيْءٍ اَخْوَفُ عَلٰی اُمَّتِكَ مِنَ الدَّجَّالِ؟قَالَ:اَلْأَئِمَّۃُ الْمُضِلِّيْنَ

''(کسی نے پوچھا)دجال سے بھی زیادہ آپ کو اپنی امت پر کس چیز کا ڈر ہے؟آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گمراہ کرنے والے اماموں کا''۔ (مسند احمد)

شیخ ابو قتادہ الفلسطینی حفظہ اللہ فرماتے ہیں:

''اس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد اس بات کو واجب کرتا ہے کہ ''آئمۃ المضلّین''کو ظاہر کیا جائے جیسے کہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کے معاملے کو واضح کیا اس کے تمام فتنوں کے ساتھ،جب کہ دجال دنیا میں واقعہ ہونے والا سب سے بڑا فتنہ ہے،جیسا کہ بعض احادیث میں آیا ہے۔تو یہ حدیث ظاہر کرتی ہے کہ ''آئمۃ المضلّین'' اس دجال سے بھی زیادہ بُرے اور امت کے لئے فساد کا باعث ہیں''۔

(سلسلہ مقالات بین منہجین لأبی قتادہ الفلسطینی: ص ۱۰)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ان ارشادات اور اس کے علاوہ اس موضوع سے متعلق دیگر احادیث کا مطلب یہ ہے کہ دجال کی آمد سے قبل ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ ایسے گمراہ کرنے والے قائدین،دانش ور اور نام نہاد محققین پیدا ہوں گے کہ ان کی فتنہ پر اندازی اور شر انگیزی دجال کے فتنہ سے بھی زیادہ مہلک ثابت ہوگی،لہٰذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو اس خطرناک فتنے سے خبردار فرمایا ہے۔

یہاں یہ امر واضح رہے اور عامۃ الناس بھی اس بات کو اچھی طرح ذہن نشین کرلیں کہ یہ ''آئمۃ المضلّین''...''گمراہ کرنے والے آئمہ'' سے صرف وہ رہ نما، قائدین اور دانش ور مراد نہیں جو کہ کھلم کھلا اور واضح طور پر اسلام سے بے زار ہوں اور اسلام کے احکام و قوانین سے اور اس کے نفاذ سے شدید بغض و عناد رکھتے ہوں، کیونکہ ایسے لوگوں کی اسلام دشمنی عوام الناس پر واضح ہوتی ہے اور ان سے بہت کم ہی لوگ گمراہی کی طرف جاتے ہیں،بلکہ ان سے مراد وہ رہ نما، قائدین،دانش ور،اسکالر، محققین اور وراثت انبیاء کے دعوے دار وہ علمائے سوء ہیں جو بظاہر تو اپنا ناطہ ورشتہ قرآن وحدیث سے جوڑنے کے دعوے دار ہوتے ہیں،اس کے ساتھ عقل ودانش،فصاحت وبلاغت اور خطیبانہ انداز میں اپنا کوئی ثانی نہیں رکھتے، مگر شریعت اسلامی کے وہ احکام و قوانین جن پر امت کے عروج وزوال بلکہ موت و زندگی کا سوال ہے اور جن کے بارے میں قرآن وحدیث کے نصوص بالکل واضح و مبین ہیں اور جن میں کسی کلام یا رائے کی گنجائش نہیں۔اُن کو بھی:

خود بدلتے نہیں قرآں کو بدل دیتے ہیں
کس قدر بے توفیق ہوئے فقیہانِ حرم

کے مصداق علمائے یہود کی طرح:

يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ

''وہ کلمات(شریعت) کو اپنے مقامات سے پھیر دیتے ہیں''۔(المائدۃ: ۱۳)

اور ان تمام افعال سے ان کا مقصود ومطلوب صرف یہ ہوتا ہے کہ وہ دنیا کی تمام مادّی ومالی فوائد سے مستفید ہوسکیں،اور اپنی جاہ ومسند کو بچانے کی خاطر اُن حکمرانوں کے مسلمان ہونے اور ان کی حکمرانی کے جائز ہونے کے جھوٹے اور گمراہ کن دلائل ڈھونڈیں جو اللہ کی نازل کردہ شریعت کے خلاف اپنا حکم نافذ کررہے ہوں اور جن کی اسلام و مسلمان دشمنی اور یہود ونصاریٰ سے دوستی کسی سے پوشیدہ نہ ہو۔اس کے باوجود وہ اسلام اور مسلمانوں کے سب سے بڑے ہمدرد اور غم خوار کے طور پر اپنی عظیم الشان مسندوں اور عہدوں قائم رہیں۔ایسے ''آئمۃ المضلّین'' کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کو پہلے ہی خبردار کردیا تھا۔امام ابن ماجہؒ ثقہ راویوں کی وساطت سے حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''میری امت میں سے کچھ لوگ دین میں تفقہ (سمجھ بوجھ)حاصل کریں گے،قرآن پڑھیں گے اور کہیں گے ہم امرا(حکام) کے ہاں جاتے ہیں تاکہ

ان کی دنیا میں سے بھی کچھ لے لیں اور اپنے دین کو بھی بچا رکھیں، حالانکہ یہ کسی طرح بھی ممکن نہیں، جس طرح ببول کے درخت سے کانٹوں کے سوا کچھ نہیں ملتا، اسی طرح ان امرا کی قربت سے بھی خطاؤں کے سوا کچھ ہاتھ نہیں آتا"۔(ابن ماجہ عن عبداللہ ابن عباسؓ)

امام ابن عساکرؒ نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"میرے بعد میری امت میں ایک ایسا گروہ پیدا ہو گا جو قرآن پڑھے گا اور دین میں تفقہ حاصل کرے گا۔ شیطان ان کے پاس آئے گا اور ان سے کہے گا کہ کیسا ہو اگر تم لوگ حاکم کے پاس جاؤ؟ وہ تمہاری دنیا کا بھی کچھ بھلا کردے گا اور تم لوگ اپنے دین کو ان سے بچا کے رکھنا ! جبکہ ایسا ہو نہیں سکتا، کیونکہ جس طرح ببول کے درخت سے کانٹوں کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوتا، اسی طرح ان کی قربت سے خطاؤں کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوتا"۔

امام دیلمیؒ نے حضرت ابودرداءؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جو شخص ظالم حکمران کے پاس خود اپنی مرضی سے گیا، اس کی خوشامد کرنے کے لیے، اس سے ملاقات کی اور اسے سلام کیا تو وہ اس راہ میں اٹھائے گئے قدموں کے برابر جہنم میں گھستا چلا جائے گا، یہاں تک کہ وہ وہاں سے اٹھ کر اپنے گھر لوٹ آئے، اور اگر وہ شخص حکمران کی خواہشات کی طرف مائل ہوا یا اس کا دستِ بازو بنا تو جیسی لعنت اللہ کی طرف سے اس (حاکم) پر پڑے گی ویسی ہی لعنت اس پر بھی پڑے گی، اور جیسا عذاب دوزخ اُسے ملے گا ویسا ہی اِسے بھی ملے گا"۔

امام حاکمؒ نے اپنی کتاب تاریخ میں اور امام دیلمیؒ نے حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جو عالم بھی صاحب اقتدار کے پاس اپنی مرضی سے گیا (اور اس کی ظلم میں معاونت کی) تو وہ اسے جہنم میں دیئے جانے والے ہر قسم کے عذاب میں شریک ہو گا"۔

امام حسن بن سفیانؒ نے اپنی "مسند" میں، امام حاکمؒ نے اپنی کتاب التاریخ میں، نیز امام ابو نعیمؒ اور امام دیلمیؒ نے حضرت انس بن مالک سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

العلماء امناء الرسل علی عباداللہ مالم یخالطوالسلطان ،فاذا خالطو السلطان فقد خانو الرسل، فاحذروھم ،واعتزلوھم

"علماءاللہ کے بندوں کے درمیان رسولوں کے (ورثے کے) امین ہوتے ہیں، جب تک وہ حاکم کے ساتھ نہ گھلیں ملیں۔ پس اگر وہ حاکم کے ساتھ گھلے ملے تو بلاشبہ انہوں نے رسولوں سے خیانت کی۔ تو (جو علما ایسا کریں) تم ان سے خبردار رہنا اور ان سے علیحدہ ہو جانا"۔

لہٰذا امت مسلمہ کو اب جاننے کی اشد ضرورت ہے کہ "آئمۃ المضلّین" کے وہ اوصاف اور نشانیوں کو ذہن نشین رکھے کہ جن کے ذریعے ان کو بے نقاب کیا جاسکے تاکہ عوام الناس ان کی فریب کاریوں اور گمراہ کن نظریات سے واقف ہو کر ان سے برأت کر سکیں۔

بقیہ: شعار کفار، تشبہ بالغیر کا معیار... ممنوع و جائز شکلیں

خلاصہ کلام: اسلام میں سیاستِ محضہ مقصود نہیں، بلکہ محض دین مقصود ہے، سیاسی الجھنیں محض تحفظِ دین کے لیے برداشت کی جاتی ہیں، پس اگر کوئی سیاست ہی کا شعبہ تخریبِ دین یا مداہنت وحق پوشی کا ذریعہ بننے لگے، تو بے دریغ اس کو قطع کر کے دین کی حفاظت کی جائے گی، ورنہ بصورتِ خلاف قلبِ موضوع اور انقلابِ ماہیت لازم آجائے گا کہ وسیلہ مقصود ہو جائے اور مقصود وسیلہ کے درجہ پر بھی نہ رہے گا۔(مجموعہ رسائل حکیم الاسلام، اسلامی تہذیب و تمدن: ۹۸/۵، ۹۷)

تشبہ بالکفار کے موضوع پر علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ کی شاہکار تالیف کے بعد اردو زبان میں سب سے تفصیلی بحث حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب قاسمی صاحب رحمہ اللہ نے کی ہے، حضرت اقدس نے اسلامی تہذیب و تمدن المعروف بہ "التشبہ فی الاسلام" کے نام سے کم وبیش تین سو صفحات پر مشتمل کتاب لکھی ہے، اس کتاب کے بارے میں حضرت اقدس مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ

"تشبہ کا مسئلہ ایسا مدلل اور مکمل لکھا ہوا میں نے نہیں دیکھا، جن لطائف تک ذہن جانے کا احتمال تک نہ تھا، وہ منصۂ شہود پر آگئے ہیں، بعید سے بعید شبہات کا قلع قمع کر دیا گیا ہے۔"(مجموعہ رسائل حکیم الاسلام، اسلامی تہذیب و تمدن: ۳۵/۵، مکتبۃ الاحرار، مردان)

اس کے علاوہ حضرت مولانا محمد ادریس صاحب کاندھلوی نے بھی اس موضوع پر اپنی مایۂ ناز تصنیف "سیرتِ مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم" میں سیر حاصل گفتگو کی ہے، جو الگ مستقل رسالہ کی صورت میں بھی "التنبہ علیٰ مافی التشبہ" کے نام سے مطبوع ہے۔

واللہ اعلم بالصواب

☆☆☆☆☆

اپنے حصے میں بلعم بن باعورہ باقی رہ گئے ہیں

قاضی نصیر احمد

کل شب خدا سے ملنے کی ہُوک سی اُٹھی اور میں بے اختیار کوہِ طور کی طرف جانکلا

خدا سے ملنے کے سارے راستے مسدود تھے

جبلِ موسیٰ کو چاروں جانب سے آگ کے آسماں گیر شعلے اپنے گھیرے میں لئے ہوئے تھے

بچے، بوڑھے، جوان سب اس آگ کا ایندھن تھے

سینا کا ریگ زار دہک رہا تھا...نہ ریت کے زرّوں کا شمار ممکن تھا نہ اُن کا جنھیں آگ اُچک رہی تھی...یہ وہ مقدّس آگ ہر گز نہ تھی جس سے موسیٰ کا واسطہ پڑا تھا

میں سہم کر ایک طرف بیٹھ گیا...خدا سے ملنے کی خواہش پر خوف غالب آ چُکا تھا

یکایک خوشبو کا جھونکا آیا اور پھر میرے چہار جانب اُس خوشبو کا بسیرا تھا جس کی مہک کا لفظوں میں احاطہ کرنا ممکن نہیں...اگلے لمحے روح جسم کی قید سے آزاد تھی اور میں بادل کے ٹکڑے کی مانند اُن شعلوں کے اُوپر سے گزرتا ہوا کوہِ طور پر کھڑا تھا

میں نے خدا کی تلاش میں چوٹی کی طرف دیکھا لیکن وہاں سنگلاخ چٹانوں کے سوا کچھ نہ تھا

میں سر جھکائے بیٹھا تھا کہ میرے کان میں کسی نے سر گوشی کی چوٹی کی طرف نہیں پہاڑ کے دامن میں پھیلی آگ کی طرف دیکھو

تاحدّ نگاہ آگ تھی لیکن منظر بدل چُکا تھا

وہ عورت جس کے بچے کو تھوڑی دیر قبل آگ نے نگل لیا تھا اور اُسکے دُہائیاں اور دلدوز چیخیں آسمان چیر رہی تھیں وہی عورت اُسی آگ میں اپنے بچے کو پورے اطمینان سے کوئی لوری سنا رہی تھی اُسکے لہجے میں عجیب سی سرشاری تھی جیسے کبھی کسی غم نے اُسے چھوا بھی نہ ہو...پھر اُسی آگ میں سیکنڈ کے کسی ہزارویں حصے میں کوئی منظر کوندا اتنا کلخت کہ انسانی آنکھ کے فریم میں نہ آسکے

کوئی جھلک تھی کہ سینکڑوں لوگ عین اُس لمحے اُس آگ میں بے دھڑک کود پڑے

یہ سب کچھ وقفے سے یوں دوھرایا جا رہا تھا جیسے تیز کیمرے کا فلش پڑ تا ہو

میری آنکھیں ہر بار چندھیا جاتی... جلوہ دیکھ نہیں سکتے اور خواہش تجلی دیکھنے کی ہے

پھر کسی نے سر گوشی کی

یہاں تمہارے رب نے موسیٰ کو ۱۰ کمانڈ منٹس دی تھیں

یوم السبت اُنکی قوم کے لیئے مخصوص تھی تم نے اسکو لازم پکڑ لیا جس کا تم سے واسطہ نہ تھا

اور باقی نو پسِ پشت ڈال دیں جو براہیمی مزاہب کے لئے مشترک تھیں

تم سے بھی فتح کا وعدہ تھا لیکن تم نے بھی پیروی اُن کی کی جو صحرائے سینا میں بھٹکتے رہے

تمھارا صحرائے سینا تمہارا منتظر ہے بھٹکتے رہو

صحرا میں بھٹکنے والوں کی کوئی سمت ہوتی ہے نہ منزل

ہذیاں کی حدوں سے نکلتی دیوانگی ہوتی ہے اور سراب ہوتے ہیں یا جا بجا بکھرے ہوئے بے گور لاشے

میں نے رہ نمائی کے لیے اپنے موسیٰ کو تلاش کرنا چاہا لیکن وہاں کوئی موسیٰ نہ تھا

اپنے حصے میں بلعم بن باعورہ باقی رہ گئے تھے!

☆☆☆☆☆

"قیامت کی صبح کو صدیق اکبر، نبی کی عدالت میں آئیں گے...کہ اے اللہ کے رسول! میں نے تو تیرے لئے اپنے جسم پہ چمڑے کی ٹاکیاں پہن لی تھیں...

پاکستان میں میرا نام لکھ کر کتے کے فوٹو بنائے گئے...

مولوی نہیں بولے...

پیر نہیں بولے...

تاجر نہیں بولے...چوہدری نہیں بولے

اے اللہ کے رسول!... تو نے تو مجھے اپنے مصلے پہ کھڑا کر دیا تھا...

مگر پاکستان میں کچھ لوگوں نے مجھے ابلیس کہا... تیرے امتی خاموش رہے...

مولوی مولویت کرتے رہے... حکمران حکمرانیاں کرتے رہے...

اے محمد رسول اللہ! یہ لوگ کلمہ تو تیرا پڑھتے رہے... مگر میری عزت کو لٹاتے رہے...

مجھے کتابوں میں کافر لکھا جاتا رہا... یہ خاموش رہے...

بتا!!!! پشاور کے سنی!!! رسول اللہ کا ہاتھ تیرے گریبان پہ ہوا تو????

تو کیا جواب دے گا????

اسی احتجاج پر... میرا قائد حق نواز قبر میں اتر گیا...اس کے بچے یتیم ہو گئے...

اس کی بیوی بیوہ ہو گئی...

ایثار القاسمی کو ذبح کر دیا گیا

ہمارے سیکڑوں نوجوان شہید کر دیے گئے... چھوٹے چھوٹے بچوں کی لاشوں کو کفن پہنا کر ہم نے قبروں میں اتارا... مسلمانو!!! یہ تو بتاؤ!!! ہم نے تم سے کیا لینا ہے???

مجھے چڑھتے سورج کی طرح یقین ہے! کہ اسی راستے میں، مجھے بھی شہید ہونا ہے

اسی راستے میں میرے بچوں نے بھی یتیم ہونا ہے... مگر آج تیرے دروازے پر اتمام حجت کرنے آیا ہوں... کہ قیامت کی صبح کو، کوئی یہ نہ کہہ سکے کہ جب صدیق اکبر کو گالیاں پڑی تھیں تو ہماری بستی میں کوئی صدا دینے نہیں آیا تھا"۔

علامہ ضیاء الرحمن فاروقی شہید نور اللہ مرقدہ

تاریخ شہادت ۹ رمضان المبارک

کچھ بھی تو 'دینِ محمدؐ' کا تمہیں پاس نہیں!!!

مصعب ابراہیم

جس طرح ایک فرد کلمۂ توحید پڑھ کر اسلام کا قلادہ اپنی گردن میں ڈالتا ہے، پھر اگر اُس سے جانے انجانے میں، جان بوجھ کر یا غلطی سے کوئی ایسا قول یا عمل سرزد ہو جائے جو فقہائے کرام کے تواتر و تسلسل سے بیان کردہ 'نواقضِ اسلام' میں شمار ہوتا ہو تو اُسے توبہ کی تلقین کی جاتی ہے، نواقض اسلام کے ارتکاب کے مضمرات و عواقب سے آگاہ کیا جاتا ہے، ان کے بھیانک نتائج سامنے رکھے جاتے ہیں...اس سب کو دیکھ کر وہ شخص صورت حال کی سنگینی کو سمجھتا اور معاملے کی حساسیت کا قائل ہو کر اپنے قول و فعل پر نادم و شرم سار ہوتا ہے اور ایمان کی تجدید کرتا ہے تو اُسے دائرہ اسلام ہی میں شمار کیا جاتا ہے۔ لیکن اس کے برعکس اگر وہ اپنے قول و فعل پر مُصر رہے، اُس کے لیے دلائل اور حجتیں لائے، صریح کفر کے ارتکاب کے بعد بھی شرمساری و ندامت کی بجائے ہٹ دھرمی وڈھٹائی کے ساتھ خلافِ شریعت امور پر اڑا رہے تو اس کا صاف مطلب ہے کہ وہ اپنا شمار ارتداد کو گلے لگانے والوں میں کروانا چاہتا ہے!

یہ معاملہ فردِ واحد سے لے کر پورے معاشرے، سوسائٹی اور ریاست تک محیط ہے! جو قانون اور اصول فردِ واحد پر لاگو ہو گا، اُسی کا اطلاق ریاست پر بھی ہو گا کہ ریاستی نظام اگر کبھی ''ملکی مفادات'' کے نام پر اور کبھی کسی آمر اور حکمران کی ذاتی پسند کے پیشِ نظر 'دین اور شریعت کی حدود و قیود سے باہر نکل کر کوئی بھی فیصلہ کرے گا، قدم اٹھائے گا یا پالیسی وضع کرے گا تو اس پالیسی اور فیصلہ سے رجوع کرنے کی بجائے اُس پر اصرار کرنے کے نتیجہ میں اُس کا حکم بھی لامحالہ یہی ہو گا کہ اُس نے متقضیات دین سے روگردانی اور ضروریات دین کا انکار کر کے اپنے لیے دین سے الگ راستہ چُن لیا ہے۔ للہٰذا اُس ریاستی نظام کو صرف اس وجہ سے اسلامی تصور کرنا کہ اُس نے ''قراردادِ مقاصد'' کی صورت میں کلمہ پڑھ رکھا ہے، کسی صورت بھی دین و شریعت سے لگا نہیں کھاتا!

علمائے دربار و سرکار کی خدمت میں!

اس تمہید کو ذہن میں رکھیے اور پھر ۲ مئی ۲۰۱۷ء کو اسلام آباد میں صدر پاکستان ممنون حسین کی صدارت میں منعقد ہونے والی کانفرنس میں ۱۳۱ علما کی طرف سے جاری فتویٰ کو دیکھیے، جس میں پاکستان کو اسلامی ریاست گردانتے ہوئے موجودہ تحریک جہاد کا رد کیا گیا، جہاد کو ریاست کی ذمہ داری ٹھہرایا گیا اور مجاہدین کو باغی قرار دے کر اُن کے خلاف ہمہ قسمی کارروائیوں کی حمایت کا اعلان کیا گیا۔ باقی تمام مباحث کو کسی اور کے لیے اٹھا رکھ کر یہاں ہم ریاست پاکستان کی ''اسلامیت'' کے چند ''مظاہر'' کا ذکر کر کے علمائے کرام سے صورتِ احوال دریافت کرنے کی جسارت کریں گے کہ بفرضِ محال یہ مان بھی لیا جائے کہ ریاست ''کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گئی''...تو ریاست کا یہ اسلام ایسا اٹل، پائیدار، مصمم اور ''ایلفی زدہ'' ہے کہ احکاماتِ شریعت کے خلاف ہر طرح کی بغاوت کرنے کے باوجود بھی اُس پر کوئی حرف نہ آئے گا اور وہ بہر صورت مسلمان ہی گردانا جائے گا؟!

قانون کس کا نافذ ہے؟ اللہ کا غیر اللہ کا؟!

تقسیم ہند کے نتیجے میں پاکستان ۱۹۴۷ء میں قائم ہوا اور اس کے تقریباً ڈیڑھ سال بعد قرارداد مقاصد کی شکل میں اسے ''کلمہ پڑھایا'' گیا۔ سات دہائیاں بیت جانے کے بعد بھی اس زمین پر ایک لمحہ بھی ایسا نہیں گزرا کہ جب یہاں احکاماتِ شریعت کا نفاذ ہوا ہو! اس پر بات کی جائے تو سارا نزلہ حکمرانوں کی ذات پر گرا کر یہاں قائم نظام کو صاف بچا لیا جاتا ہے۔ کیا علمائے کرام بتائیں گے کہ جس نظام کے تحت ستر سالوں میں بھی شریعت کے نفاذ کا خواب، محض خواب ہی رہے اُس کو محض فتاویٰ کے زور پر کیونکر اسلامی باور کروایا جا سکتا ہے؟!

اللہ تعالیٰ نے سورۃ النساء میں دعویٰ ایمانی کے باوجود اپنے باہمی تنازعات میں غیر اللہ کو حَکَم بنانے والوں کا ذکر کرتے ہوئے آیت نازل فرمائی:

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يَزْعُمُوْنَ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا بِمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَ مَاۤ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَحَاكَمُوْۤا اِلَى الطَّاغُوْتِ وَ قَدْ اُمِرُوْۤا اَنْ يَّكْفُرُوْا بِهٖ ؕ وَ يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّضِلَّهُمْ ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا

''کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو دعوی تو یہ کرتے ہیں کہ جو (کتاب) تم پر نازل ہوئی اور جو (کتابیں) تم سے پہلے نازل ہوئیں ان سب پر ایمان رکھتے ہیں اور چاہتے یہ ہیں کہ اپنا مقدمہ کا طاغوت سے فیصلہ کرائیں حالانکہ ان کو طاغوت سے انکار کا حکم دیا گیا تھا اور شیطان (تو یہ) چاہتا ہے کہ ان کو بہکا کر راستے سے دور ڈال دے''۔

تحکیم بغیر ماانزل اللہ ہی کے موضوع پر اسی سورت میں فرمایا گیا:

فَلَا وَ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْۤ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَ يُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

''سو قسم ہے تیرے پروردگار کی! یہ مومن نہیں ہو سکتے جب تک کہ تمام آپس کے اختلاف میں آپ کو حاکم نہ مان لیں، پھر جو فیصلے آپ ان میں کر دیں ان سے اپنے دل میں کسی طرح کی تنگی اور ناخوشی نہ پائیں اور فرماں برداری کے ساتھ قبول کر لیں''۔

ان آیات کی روشنی میں پاکستان میں قائم نظام کو کیا نام دیا جائے گا؟ کیا یہ حقیقت نہیں کہ اس ملک میں عدالتی نظام کی بنیاد تھامس برنگٹن میکالے کے وضع کردہ قوانین ''تعزیرات ہند'' ہی پر بعینہٖ (چند ایک ترمیمات کے ساتھ) قائم ہے، تعزیرات ہند کو انگریز سرکار نے

۱۸۶۰ء میں پورے ہندوستان میں رائج کیا تھا،اور ۱۹۴۷ء میں سے پاکستان کی پہلی دستور ساز اسمبلی نے اسے نظامِ پاکستان میں ''عدل وانصاف'' کی بنیاد بنا کر ''تعزیرات پاکستان'' کا نام دے کر منظور کر لیا!

احکاماتِ شریعت سے اعراض اور دیدہ دلیری سے غیر اللہ کے وضع کردہ قوانین کے نفاذ کے نتیجے میں آج پاکستانی نظامِ ''عدل'' کے مارے ہوئے مسلمانوں کی حالت زار دیکھنی ہو تو کورٹ کچہری کا ایک آدھ چکر ہی اس کے لیے کافی ہے۔ ججوں اور وکلا کی بدمعاشیوں اور حرام خوریوں، پیچ در پیچ پیدا کی گئی قانونی پیچیدگیوں، پولیس اور انتظامیہ کی اٹھائی گیر فطرت اور عدالتی و سرکاری عملہ کی غنڈہ گردیوں میں پستی اور رُلتی مظلوم عوام کا کون پُرسانِ حال ہے؟ نسل در نسل مقدمات چلتے ہیں، ججوں اور وکیلوں کی باہمی ملی بھگت سے تاریخوں پر تاریخیں دینے کا رواج عام ہے، قانونی موشگافیوں اور حیلے بہانوں سے مقدمات کو طول دینا عام سی بات ہے، کمزور اور بے بس آدمی کی کوئی شنوائی نہیں جب کہ طاقت ور اور مال دار آدمی انصاف کو جب چاہے خرید سکتا ہے، جھوٹی گواہیوں اور من پسند فیصلوں کا حصول امیر اور بااثر افراد کے لیے کچھ مشکل نہیں! جب کہ غریب ولاچار سائلین کی زندگیاں ہی عدالتی سیڑھیوں اور کچہری کے برآمدوں میں رُلتے رُلتے بیت جاتی ہیں! آئے روز یہ واقعات رونما ہوتے ہیں کہ کوئی بے گناہ مظلوم اپنی عمر کے بہترین دن جیل میں گزار کر جب تک اگلے جہاں سدھار چکا ہوتا ہے تب جا کر اُس پر قائم مقدمہ قتل میں پچیس سال بعد فیصلہ ہوتا ہے کہ ''نامزد ملزم کو بے گناہ قرار دیا جاتا ہے!''... کیا ''اسلامی ریاست'' میں عدل وانصاف اس خستہ حالی کا شکار ہوتے ہیں؟ اور کیا ''اسلامی نظام'' ایسا ہوتا ہے کہ جس کے تحت انگریزی قانون کا نفاذ ہو اور اُس کے زہرناک اثرات سے بلبلاتے عوام کی اشک شوئی کرنے والا بھی کوئی نہ ہو؟!

منکرینِ ختم نبوت اور نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے شاتمین ''اسلامی'' ریاست میں!

اللہ تعالیٰ کے ساتھ کھلم کھلا 'شرک فی الحکم' کرنے والے مجرم نظام کو ''اسلامی پہناوے'' پہنا لیں لیکن یہ نہ اللہ کے ساتھ شرک سے باز رہنے والا ہے نہ ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اہانت و توہین کی سرپرستی سے پیچھے رہنے والا ہے۔ وردی والوں کے خلاف سوشل میڈیا پر ہلکی مہم نما چیز چلی تو اس میں ملوث تمام لوگ دھر لیے گئے، چاہے اُن کا تعلق کسی بھی سیاسی جماعت سے تھا، کوئی رعایت نہیں کی گئی... جب اسی سوشل میڈیا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (فداہ ابی وامی) کی ذاتِ اقدس پر جن شیطانوں کے رکیک حملے کیے، اُنہیں پاکستان ہی کے ''اسلامی'' خفیہ اداروں نے چند دن اپنے پاس مہمان رکھنے کے بعد بحفاظت ملک سے فرار کروا دیا۔ اس ''اسلامی'' ریاست میں ایک ملحد اور گستاخ گورنر کو قتل کرنے والے ممتاز قادری کی سزائے موت پر تو دنوں میں عمل درآمد کیا جاتا ہے لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے والی آسیہ مسیح کو سزائے موت کا حکم سنائے جانے کے باوجود اپنی حفاظت میں 'پالا پوسا' جا رہا ہے۔ اس سے قبل گستاخ رمشا مسیح کو یہی ''اسلامی ریاست'' اور اس کی ''اسلامی'' فوج 'امریکی فضائیہ کے ہیلی کاپٹر میں بحفاظت فرار کروا چکی ہے!!! یہی پر بس نہیں بلکہ اس ''اسلامی'' فوج کا بدبخت ترجمان تو صلیبی آقاؤں کی گود میں بیٹھ کر ''چارلی ایبڈو'' جیسے آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم کے بدترین گستاخوں سے ہمدردی جتاتا رہا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس مبارک تک اپنے پلید ہاتھ لے جانے والے صلیبیوں کو قتل کرنے والے کواشی برادران رحمہا اللہ کی مبارک کارروائی سے متعلق بکواس کرتا رہا۔ آپ کو یاد نہیں کہ اس موقع پر ''ایمان تقویٰ جہاد'' والی فوج کے ترجمان عاصم باجوہ نے کیا کہا تھا؟ ۷ جنوری ۲۰۱۵ء کو پیرس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دو عاشقوں نے گستاخوں کو خون میں نہلایا اور ۲۰ جنوری ۲۰۱۵ء کو عاصم باجوہ نے برطانیہ میں بیٹھ کر سی این این کو انٹرویو دیا اور کہا:

> ''دنیا میں کہیں بھی سو فی صد تحفظ کی ضمانت نہیں دی جاسکتی، جس کی مثال پیرس واقعہ ہے، دہشت گرد کبھی بھی، کہیں بھی اور کسی بھی وقت حملہ کر سکتے ہیں''۔

۱۲ مارچ ۱۹۴۹ء کو قراردادِ مقاصد کی صورت میں ریاست کو ''کلمہ'' پڑھایا گیا... پھر یہی ''اسلامی'' ریاست تھی کہ جس کا وزیر خارجہ ظفر اللہ خان جیسا منکرِ ختم نبوت اور ملعون مرزا قادیانی کا کٹر پیروکار تھا۔ ظفر اللہ خان ۱۹۴۷ء سے ۱۹۵۴ء تک وزیر خارجہ رہا۔ اور پوری دنیا میں ''اسلامی'' ریاست کی نمائندگی کرتا ہے... اسی قادیانی قبیلہ کی ایما اور ہلہ شیری پر پاکستان کی ''اسلامی'' فوج نے ۱۹۵۳ء میں ختم نبوت کے ہزاروں پروانوں اور مجاہدوں کو لاہور میں شہید کیا۔ پھر اس ''اسلامی'' ریاست میں پورے ۲۵ سال تک قادیانی ''قانونی مسلمان'' جانے جاتے رہے۔ ۱۹۷۴ء میں کڑوا گھونٹ پی کر قادیانیوں کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا گیا۔ یہ سوال پھر بھی اپنی جگہ قائم ہے کہ ایک اسلامی ریاست میں منکرینِ ختم نبوت کو کافر سمجھنے اور قرار دینے کے لیے اللہ تعالیٰ کا قرآن، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرامین اور حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا عمل اور اسوہ' نعوذ باللہ کیوں ناکافی سمجھا گیا اور جب تک ''قانونی وآئینی'' تقاضے پورے نہ کیے گئے اُس وقت تک آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر ڈاکہ ڈالنے والوں کی تکفیر بھی نہ کی گئی!!! قادیانیوں کو کافر قرار دینے کا معاملہ صرف اتنا ہی ہے کہ آئین و قانون نے اُنہیں دائرہ اسلام سے خارج تصور کیا ہے۔ باقی یہ منکرین ختم نبوت ''اسلامی'' ریاست کے برابر کے شہری ہیں، ان کے جماعت خانے آباد ہیں، ''فلاح وبہبود'' کی آڑ میں ان کی تبلیغی سرگرمیاں جاری ہیں، ملک کے سرکردہ عہدوں، بیوروکریسی، فوج و اسٹیبلشمنٹ اور دیگر اداروں میں ان کے مضبوط نیٹ ورک قائم ہیں۔ ''اسلامی'' ملک کی معروف عصری درس گاہوں کے ڈیپارٹمنٹس کے نام عبدالسلام قادیانی سے منسوب کیے جا رہے ہیں۔ اور اب تو ان کی

ہمدردی اور غم خواری میں غوامد اور سیکولر عناصر مل کر شور ڈالنے اور پروپیگنڈے کے ذریعے انہیں پاکستان کی ''مظلوم ترین کمیونٹی'' ثابت کرنے پر تُلے ہوئے ہیں!
اسلام اور دین کی تو بنیاد ہی خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے اقرار پر ہے! فقہائے کرام کا منکرینِ ختمِ نبوت کے ارتداد پر اجماع ہے... پھر کیا اسلامی ریاست میں منکرینِ ختمِ نبوت' جن کے ارتداد و زندیقیت پر چودہ صدیوں میں امت میں کوئی اختلاف نہیں رہا' وہ اس ''حسنِ سلوک'' سے نوازے جاتے ہیں؟! کیا اس حساس اور نازک ایمانی معاملہ میں سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا اسوہ اپنانا اسلامی ریاست کا فرض اولین نہیں کہ منکرین ختم نبوت کے خلاف کھلا اعلانِ جنگ کر کے اُنہیں بُری طرح سے قتل کیا جائے اور اس فتنہ کو جڑ سے ختم کرنے کے لیے اُنہیں بالکل تہہ تیغ کر دیا جائے؟!
اسی طرح کیا ''اسلامی'' ریاست یہ بھی کر سکتی ہے کہ ایک جھوٹے داعی نبوت، کذاب یوسف' جسے پاکستانی قانون نے بھی جھوٹے دعویٰ نبوت کا مجرم قرار دیا' کے خلیفہ اور اُس کی اپنی زبان میں ''میرے صحابی'' ملعون زید حامد کو ''اسلامی'' فوج کا غیر رسمی ترجمان مقرر کیا جائے؟! اور یہ ملعون زید حامد باقاعدہ طور پر ''اسلامی'' فوج کے پے رول پر کام کر رہا ہے اور اسے معاشرے میں اپنا زہر پھیلانے کے لیے ہر قسم کی آزادی، فوج کی سرپرستی اور میڈیا کی بے لگام حمایت حاصل ہے! اس سب کچھ کا تصور ''اسلامی'' ریاست میں کیا جاسکتا ہے؟

سودی معیشت اور اہلِ ایمان کا استحصال:

''اسلامی'' ریاست کے معاشی نظام کو دیکھیں تو سرمایہ کاروں، جاگیرداروں، ساہوکاروں، وڈیروں اور صنعت کاروں نے پوری معیشت کو اپنی یرغمال بنایا ہوا ہے۔ سود جیسی لعنت' جسے اللہ تعالیٰ نے اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے صریح جنگ کے مترادف قرار دیا' علما کی بیان کردہ ''ریاستِ اسلامی'' کی معاشی عمارت کو سہارا دیے ہوئے ہے! آئین میں سود کو ختم کرنے کی شق شامل کر کے، اسلامی نظریاتی کونسل اور شریعت کورٹ کی طرف سے سود کے خلاف فیصلے صادر کر کے ''اسلام کا بول بالا'' کیا گیا لیکن سپریم کورٹ آف پاکستان نے اس سارے ''بول بالے'' کے خلاف حکم امتناعی جاری کر کے دھڑلے سے اللہ اور اُس کے رسول کے خلاف برسرِ جنگ رہنے کے خدائی چیلنج کو قبول کر رکھا ہے! کیا ایسے میں بھی ''ریاست کے اسلام'' کو ہلکی سی گزند نہیں پہنچتی؟!
پاکستان کی نصف آبادی کے قریب آبادی خط غربت سے نیچے زندگی گزار رہی ہے اور بقیہ آبادی کا بیشتر حصہ ''لوئر مڈل کلاس'' سے تعلق رکھتا ہے۔ یہ تمام آبادی زندگی کی بنیادی ضرورتوں سے محروم ہے، صحت کی سہولتیں ناپید ہیں، ایک متوسط گھرانے کا ہر فرد آٹھ سے بارہ گھنٹے مسلسل کام کرتا ہے پھر بھی معاشی اخراجات تنگی ترشی سے ہی پورے ہوتے ہیں۔ غریب' کولہو کے بیل کی طرح دن رات محنت کر کے اس قابل بھی نہیں ہو پاتا کہ شام کو اپنے بچوں کے پیٹ میں اتنے لقمے ڈال سکے جو اُنہیں دن بھر کے فاقے کے نڈھال پن سے کچھ افاقہ دلا سکیں، مفلوک الحال عوام کے پاس بے چارگی اور مفلسی کی داستانوں کے علاوہ کچھ بھی نہیں ہے، سسک سسک کر مرنے سے بہتر جو راستہ نکالا جاتا ہے اُس سے متعلق آئے روز اخبارات کی ''دو کالمی'' خبریں سامنے آتی رہتی ہیں کہ ''فاقوں سے تنگ ماں نے بچوں سمیت نہر میں کود کر خودکشی کر لی، بھوک سے بلکتے بچوں کو زہر دے کر باپ نے اپنی زندگی کا خاتمہ کر لیا''... ایک جانب تھر میں قحط سے مرتے اور پیاس سے تڑپتے جان دیتے خزاں رسیدہ سوکھے پتوں کی مانند بچے ہیں... دوسری جانب حکمران، جرنیل، سیاست دان، بیوروکریٹ، جاگیردار، سرمایہ دار اور طبقہ اشرافیہ کی موج مستیاں عروج پر ہیں...
جرنیل، سیاست دان، بیوروکریٹ اور تمام مترفین اربوں کھربوں روپے کی کرپشن کر کے ''اسلامی آئین و قانون'' سے مکمل ریلیف پاتے ہیں... ڈی ایچ اے سوسائٹیوں سے بحریہ ٹاؤن تک، پانامہ سے سرے محل تک، جاتی عمرہ سے بنی گالا تک آسودگیاں ہیں اور قوم کے مال پر عیاشیوں کا نہ تھمنے والا سلسلہ ہے... ان حرام خوروں کے ہاں چہار اطراف شادیانے بجتے اور خوشیوں کی برسات ہے اور اُن فاقہ کشوں کے ہاں دُکھوں کی ایسی سوغات کہ بوڑھے ماں باپ سے لے کر کم سن بچوں اور شیر خوار نونہالوں تک کسی کو فاقوں نے مار دیا اور کسی کو علاج معالجے سے محرومی نے بیماریوں کی قبر کی دیواروں سے لگا رکھا ہے... کیا یہ بدترین استحصالی نظام ''اسلامی'' کہلائے گا کہ جس کے تحت مسلمان سات دہائیوں سے اُسی طرح پِس رہے ہیں جیسے چکی کے دو پاٹوں میں گیہوں پستا ہے؟!

الحاد و لادینی پھیلاتا تعلیمی نظام:

سر سید کا محبوب اور میکالے ہی کا بنایا گیا تعلیمی نظام پورے پاکستان میں رائج ہے اور اُس کے ایمان کُش اثرات معاشرے میں جابجا پھیلتے اور پنپتے نظر آتے ہیں۔ الحاد و لادینیت کی نرسیوں کی حیثیت اختیار کرنے والے ان اداروں کو ریاستی سرپرستی حاصل ہے! نوجوانوں کو حبِ دنیا کا اسیر بنانے، اُن میں دین بے زاری کی خُو کر پروان چڑھانے، توحید، نبوت محمدی اور معاد جیسے اساسی عقائد بارے اُن کے ذہنوں کو تشکیک و شبہات سے بھر دینے، ملحدین کی ایک پوری نسل تیار کرنے اور جنسی آوارگی کو ''کلچر'' بنانے کے علاوہ اس پورے نظام تعلیم کا اور کیا مقصد ہے؟ یہی وجہ ہے کہ عصری تعلیمی ادارے ''اُس بازار'' کا منظر پیش کر رہے ہیں اور یہاں سے دلال و چھنال کھیپ در کھیپ تیار ہو کر نکل رہے ہیں! یہ سب کچھ ''اسلامی ریاست'' کی ناک نیچے ہو رہا ہے بلکہ اُس کی سرپرستی و نگرانی میں یہ تمام خباثتیں پروان چڑھ رہی ہیں!

''اسلامی'' ریاست کے ذرائع ابلاغ:

میڈیا کو ''اسلامی ریاست'' ہی نے پوری طرح آزادی دے کر شعائرِ دینی کے خلاف مہمات چلانے اور مسلمہ احکاماتِ دین کی نت نئی تعبیرات کو عام کرنے کی اجازت بھی دی ہے اور

اُنہیں اسلام تعلیمات سے صریح بغاوت کے باوجود ہر طرح کا تحفظ بھی دے رکھا ہے۔ معاشرے میں فحاشی و عریانی پھیلانے والوں کے متعلق قرآن مجید تو دردناک عذاب کی وعیدیں سنائے اور ایک ''اسلامی ریاست'' ہے کہ اِنہیں تمام طرح سے حفاظتی حصار فراہم کرے!

''اسلامی'' ریاست، لشکرِ صلیب کی صفِ اول!

آئینی، قانونی، نظریاتی، تعلیمی، اقتصادی، معاشی اور معاشرتی طور پر ہر طرح سے شریعت سے بغاوت کرنے پر بھی جب ریاست کے ''اسلام'' پر کوئی گزند نہیں آئی تو نوبت یہاں تک آن پہنچی کہ کفار کے ساتھ مل کر لاکھوں مسلمانوں کا خون بہانے پر بھی ریاست کا ''اسلام'' سالم کا سالم ہی رہا! ستم یہ کہ کفار کے ساتھ صرف ملے نہیں بلکہ صف اول کے اتحادی بنے اور تاحال ہیں! یہ بھی نہیں کہ ''دل میں براجان کر'' کفار کی معاونت کی ہو بلکہ پوری شرح صدر کے ساتھ یہ بھیانک جرائم کیے اور فخر سے خود کو non nato ally اور front line state بتا کر دنیا بھر میں سینہ پھُلاتے پھرتے ہیں!

کامل سولہ سال تک افغان مسلمانوں کے خلاف استعمال ہونے والی ایک ایک گولی اور تمام گولہ بارود ''اسلامی ریاست'' کی زمینوں کو روندتا ہوا اور فضاؤں سے ہوتا ہوا افغانستان میں موجود امریکی فوجی اڈوں تک پہنچتا رہا۔ صرف حرب وضرب کا سامان ہی کیا، امریکی فوجیوں کے لیے ہر طرح کا رسد بشمول شراب، خنزیر اور پیمپروں کے... افغانستان پہنچانا ''اسلامی ریاست'' ہی کی ذمہ داری رہی!!!

مالاکنڈ ڈویژن اور آزاد قبائل میں گزشتہ دس سالوں میں جو قیامتیں گزر گئیں اور وہاں کی مساجد، مدارس، بستیوں، بازاروں، شفاخانوں اور آبادیوں کو صلیبیوں کی ''فرنٹ لائن اتحادی''، لیکن مکمل ''اسلامی'' فوج نے صفحہ ہستی سے مٹا ڈالنے کے لیے لاکھوں ٹن آہن، آتش و بارود پھونک ڈالا... لیکن مجال ہے کہ یہاں ''اسلام'' پر کوئی ہلکی سی آنچ بھی آئی ہو! بہن عافیہ صدیقی اور ہزاروں عرب وعجم کے گہرپاروں کو کفار کے ہاتھ بیچ کر ڈالر کھرے کیے گئے، لیکن مذکورہ بالا اکتیس علما میں سے کسی کے لب نہ ہلے کہ ظالمو! ''اسلامی ریاست'' ہونے کا کچھ تو پاس ولحاظ رکھ لو! جامعہ حفصہ سے لے کر اخروٹ آباد تک مسلمانوں بہنوں کے چیتھڑے اڑا دیے گئے لیکن یہ علما خاموشی کی چادر اوڑھے رہے کہ ریاست کا ''اسلام'' تو بہر حال محفوظ ہی ہے!!!

ہم کچھ بھی کہیں اُس پر جذباتیت کی مہر لگا کر ''اسلامی ریاست'' کو برحق ثابت کرنے کے لیے نو نو من وزنی ''علمائے میٹھا پان''، پوری ''پاکستان علما کونسل'' نامی پلٹون سمیت آ دھمکتے ہیں! ذرا گھر کے فرد کی زبان سے سن لیجیے! پہلے وانا آپریشن میں شریک ہونے والا سابق کور کمانڈر راولپنڈی لیفٹیننٹ جنرل جمشید گلزار کیانی بھی ریٹائرمنٹ کے بعد یہی رونا روتے روتے مر گیا اور پرویز ملعون کے قریبی ساتھی سابق چیف آف جنرل سٹاف لیفٹیننٹ جنرل شاہد عزیز نے بھی اپنی کتاب ''یہ خاموشی کہاں تک؟'' میں ان جرائم کو قبول کیا ہے! جنرل شاہد ہی کے الفاظ پڑھ لیجیے!!![vi]

''افغانستان کے اندر امریکہ کے قتل وغارت میں ہم کھل کر شامل ہیں اور اُن کے ساتھی ہونے پر ناز ہے۔ اللہ نے قرآن میں کہا ہے: اگر تم کافروں کا کہا مان لوگے تو وہ تمہیں تمہاری ایڑیوں پر پھیر دیں گے، پھر تم بڑے خسارے میں پڑ جاؤ گے''۔ یہ وہ مشہور یوٹرن ہے جو ہم نے فخر سے اس صدی کے آغاز میں لیا اور آج بھی اسی کے گیت گاتے ہیں۔ اور کتنے ہی منہ یہ راگ الاپتے نہیں تھکتے کہ یہ جنگ ہماری بقا کی ہے۔ اپنی ہی بقا کے لیے خودکشی؟! نہیں نہیں، خودکشی نہیں، ہم اپنے بچے نئے خداؤں کے قدموں میں بھینٹ چڑھاتے ہیں''... ''جو لڑتے ہیں، ان ہی کے ظلم سے مجبور ہو کر اٹھتے ہیں، پھر انہیں دہشت گرد کہتے ہیں۔ اس ہی لیے ان کے دانشور کہتے ہیں کہ دہشت گردی کی بنیادی وجوہات پر بحث غیر ضروری اور نقصان دہ ہو سکتی ہے۔ اس سے دہشت گردی کو فروغ ملتا ہے۔ دہشت گردی کو دہشت گردی سے ہی ختم کیا جائے، اس پر بات کرنا اسے ہوا دینا ہے۔ جو جہاد کی بات کرے اُس کا منہ بند کرنا لازم ہے۔ اور آج ان نئے خداؤں کا کہنا ہے کہ ہتھیار اٹھانے والوں پر اس کی قیمت اتنی بڑھائی جائے کہ ان کی برداشت سے باہر ہو۔ اُن پر ہماری دہشت قائم ہو جائے''... ''دہشت گردی کا موضوع پاکستان کے قبائلی علاقوں سے شروع کر کے، کراچی کے ساحل تک محدود کر دیا گیا ہے۔ ان (میڈیا والوں) کو حکم ہے کہ اس کا تعلق ہماری حکومت کے افغانستان میں قتل وغارت میں ملوث ہونے سے نہ جوڑا جائے۔ نہ ہی افغان مسلمانوں کی قابل ستائش جدوجہد کا ذکر کیا جائے۔ نہ ہی افغانستان اور FATA میں ہونے والی قتل وغارت دکھائی جائے... بس جب کوئی بڑی خبر ہوتی ہے، جو چھپا نہیں سکتے تو تھوڑا سا دکھا دیتے ہیں، سرخرو ہونے کے لیے۔ افغان مجاہدین کو بھی دہشت گرد ہی کہتے ہیں تاکہ انہیں بھی کُوڑے کے رنگ میں رنگ دیں۔ امریکہ کی اس جنگ کو حق پرستی کہا جاتا ہے اور دہشت گردی کو پاکستان کی سالمیت کے

[vi] یہاں یہ بات یاد رہے کہ یہ تمام جنرلز ان جرائم میں خود بلاواسطہ شریک رہے ہیں۔ اب اگر یہ اپنے جرائم قبول کرتے ہیں تو بھی ان کی کوشش ہوتی ہے کہ فوج کو بحیثیت ادارہ صاف بچا نکالا جائے اور تمام ملبہ کسی جنرل یا فردِ واحد پر ڈال کر اُسے ہی اول و آخر مجرم باور کروایا جائے۔ حالانکہ دین وملت سے ہر طرح کی خیانت میں اور کفار کا آلہ کار بننے میں فوج بحیثیت ادارہ ہی ذمہ دار ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مشرف کے سر سارا الزام دھرنے والے قصداً اس حقیقت سے اعراض کرتے پائے جاتے ہیں کہ مشرف کے جانے کے بعد پوری فوج اُنہیں کرتوتوں اور جرائم میں ملوث رہی ہے بلکہ آئے روز اس کی خباثتیں بڑھتی ہی چلی جا رہی ہیں! للہٰذا جنرل شاہد جیسے گھر کے بھیدی کے تمام انکشافات اور اعترافات کو صدق و کذب کے تناظر میں ہی دیکھنا چاہیے!

لیے سنگین خطرہ، تاکہ یہ جنگ ہماری جنگ کہلائے اور اس میں ہر قسم کا ظلم جائز قرار پائے"..."یہ سب صرف اس لیے کہ ہم امریکہ کے ساتھ ہو کر افغانستان پر اُس کے غاصبانہ قبضے کی امداد میں ہزاروں مسلمانوں کے قتل میں شامل رہیں، اور اپنے اس گھناؤنے کام پر فخر کر سکیں۔ اور قوم کو اس دھوکے میں رکھیں کہ اللہ اس پر راضی ہے، یہی سیدھی راہ ہے۔ پھر قوم کو روزمرہ کے اتنے مسائل میں الجھائے رکھا کہ امریکہ کے ساتھ مل کر مسلمانوں کے قتل و غارت کے بارے میں سوچنے کا موقع ہی نہ ملے"..."پھر ایک اسلامی مملکت کو امریکہ کے ہاتھوں بکتے دیکھا "قومی مفاد کی خاطر" اور آہستہ آہستہ ایک طاقت ور حکمران کو چھُپ چھُپ کر، ٹکڑوں میں سوئی ہوئی قوم کی آزادی کا سودا کرتے دیکھا، لال مسجد میں انسانوں کو جلتے دیکھا"..."کرائے کے عالمو! اللہ کی آیتوں کو تھوڑی سی قیمت پر فروخت نہ کرو۔ جب گھنٹہ بھر ٹی وی پر بیٹھ کر دین کے نام پر دہشتگردی کے خلاف منطقیں جھاڑتے ہو تو یہ کہنا کیوں بھول جاتے ہو کہ ہم اللہ کے تمام احکامات کے خلاف افغانستان میں کافروں کے ساتھ مل کر مسلمانوں کا قتلِ عام کر رہے ہیں، جس کے نتیجے میں ہمارے ملک میں آج آگ لگی ہے؟ ہم ہی دہشتگرد ہیں"۔

[یہ خاموشی کہاں تک؟ ص ۴۲۱، ۴۰۰، ۳۹۸، ۳۸۹، ۳۸۷، ۳۸۶، ۳۸۲]

اشْتَرَوْا بِآيَاتِ اللهِ ثَمَنًا قَلِيلًا فَصَدُّوا عَن سَبِيلِهِ کا مصداق نہ بنیں!

دینی تعلیمات اور شریعت کے واضح احکامات سے کھلی بغاوتوں کو دکھانے کے لیے یہ تو 'دیگ کے چند چاولوں' کے طور پر چند ایک شعبہ ہائے زندگی سے کچھ مثالیں پیش کیں ہیں وگرنہ نظام پاکستان اور اس کے رکھوالوں نے تو "اسلامی" کا نقاب چہروں پر لگا کر اس سرزمین کو ظلم و فساد سے بھرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی اور دین و شریعت کی دشمنی میں کسی بدترین کافر کو بھی اپنے قریب پھٹکنے نہیں دیا!

قیامِ پاکستان کے وقت یقینی طور پر برصغیر کے مسلمانوں نے لاکھوں کی تعداد میں جانیں وار کر تاریخی قربانیوں کی داستانیں رقم کیں، یہ قربانیاں صرف اور صرف دین اور شریعت کے لیے دی گئیں! لیکن ان قربانیوں سے خیانت اور غدر کی جو روش اس "اسلامی" نظام اور اس کے محافظوں نے اپنائی ہے اُس کی مثال شاید ہی کہیں اور مل سکے! اسی لیے حضرت علامہ شبیر احمد عثمانی رحمہ اللہ بھی ان خائنین کا اصل چہرہ پہچان لینے کے بعد آخری عمر میں تاسف، ملال اور رنج کی تصویر بنے اگلے جہاں سدھار گئے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ!

اے علمائے کرام! اسے آپ کی سادگی سمجھا جائے یا حقائق سے چشم پوشی... آپ اُس ریاست کو "جہاد کا فریضہ سونپ" رہے ہیں جو اللہ سے بغاوت پر اِتراتی اور کفار کی غلامی و چاکری پر نازاں ہے! اللہ تعالیٰ نے تو اسلامی ریاست کی اولین ذمہ داریاں یہ بیان کی ہیں:

الَّذِينَ إِن مَّكَّنَّاهُمْ فِي الْأَرْضِ أَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ وَأَمَرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنكَرِ (الحج: ۴۱)

"وہ لوگ کہ جنہیں ہم زمین پر اقتدار دیں تو وہ نماز قائم کریں، نظامِ زکوٰۃ رائج کریں امر بالمعروف و نہی عن المنکر کریں"۔

جب کہ یہاں صورت حال یہ ہے کہ جس ریاست کے ذمہ جہاد کو لگایا جا رہا ہے وہ نظام صلوٰۃ و زکوٰۃ کیا نافذ کرے گی، اس کے قیام سے آج تک اس کے حکمرانوں اور محافظ جرنیلوں تک میں کوئی ایک آدھ ہی پابندِ صلوٰۃ آیا ہو گا، وگرنہ ننانوے فی صد حکمران تو تارکینِ صلوٰۃ و زکوٰۃ اور زنیم و بدکار ہی گزرے ہیں... ان کے کندھوں پر "دین کی کوہان" کا بوجھ لاد دینا... اسے کیا کہا جائے؟ ان کا "جہاد" تو وہی ہے جو یہ گزشتہ سولہ سال سے امریکی طاغوت کی سرکردگی میں کر رہے ہیں! پھر کیا یہ ہے "اسلامی" ریاست جو امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا فریضہ کماحقہ انجام دے رہی ہے؟! یہ تو ہر منکر کی محافظ اور پشت پناہ ہے! اس نے امر بالمعروف و نہی عن المنکر کرنے والوں کے ساتھ جامعہ حفصہ اور لال مسجد میں جو کچھ کیا اور جس طرح سفید فاسفورس سے اُنہیں جلا کر راکھ کر دیا، کیا یہ ریاست "جہاد" کرے گی؟!

اے علمائے کرام! چاہیے تو یہ تھا کہ آپ اس نظام کے "اسلام" پر صدقے واری جانے کی بجائے اس کے صریح طاغوت ہونے کو کھلم کھلا بیان کرتے لیکن ظاہر ہے درباری وابستگیوں اور خصوصاً جی ایچ کیو سے قربتوں کے اپنے تقاضے ہوتے ہیں، جنہیں آپ خوب نبھا رہے ہیں!

لیکن حق بھی اپنے تقاضے رکھتا ہے! جنہیں نبھانے کے لیے شہیدِ اسلام مولانا یوسف لدھیانوی سے لے کر مولانا عبداللہ غازی تک، مفتی نظام الدین شامزئی سے لے کر مولانا نصیب خان تک، مولانا سلطان غنی عارف سے لے کر مولانا ولی اللہ کابل گرامی تک، مولانا امین اورکزئی سے لے کر مولانا ولی الرحمن تک اور مولانا ڈاکٹر حبیب اللہ مختار سے لے کر مولانا عبدالرشید غازی تک (رحمہم اللہ علیہم اجمعین، رحمۃ واسعۃ) کا کردار اپنانا پڑتا ہے!

حق کی یہی امتیازی شان ہے کہ علمائے حق 'طواغیتِ عصر کے سامنے کورنش بجالانے اور اُن کے "اسلام" کو بہر صورت ثابت و سالم رکھنے واسطے دین کا بیوپار نہیں کرتے بلکہ یا تو حمایت و نصرتِ حق کی پاداش میں قبروں میں جا اترتے ہیں یا زندانوں کو آباد رکھتے ہیں! اور بلاشک وریب آخرت کی کمائی سے جھولیاں بھرنے والے یہی "کفر بالطاغوت" کا فریضہ ادا کرنے والے ہیں! باقی تو پیچھے وھن اور الھکم التکاثر کے سوا بچتا ہی کیا ہے؟!

☆☆☆☆☆

دیوانے...

ذہن میں گزرنے والے چند خیالات

معین الدین شامی

چند دن گزرے کہ ارضِ وطن کے ایک بڑے شہر کی شاہراہ پر سے گزر ہوا۔ دیکھا کہ جن ستونوں پر پچھلے روز، 'کیمرے' نصب نہیں تھے ان پر بھی آج صبح صبح قبل از فجر ہی کیمرے لگے تھے۔ میں سارے شہر میں کچھ کاموں کے سبب گھومتا رہا۔ ہر ہر چوک اور ہر ہر چوراہے میں کیمرے ہمیں دیکھ رہے تھے۔ کہیں لکھا تھا 'کیمرے کی آنکھ آپ کو دیکھ رہی ہے'۔

شہر کی کئی دیواروں پر لکھا تھا: ''اگر آپ کو کوئی بھی شخص مشکوک حرکتیں کرتا نظر آئے تو ہوشیار رہیں یہ دہشت گرد ہو سکتا ہے، درج نمبروں پر رابطہ کریں'' ۔

قانون سازی ان دہشت گردوں کے خلاف کی جا رہی تھی۔

ایس ایم ایس، ای میل، سوشل میڈیا پر اسٹیٹس، سوشل میڈیا پر تبصرہ، کسی کو کیا گیا میسج، کوئی فون کال ہر ہر چیز پر نظر بھی ہے اور یہ سب ثبوت کے طور پر فوجی و غیر فوجی عدالت میں پیش بھی کیے جا سکتے ہیں۔

سب کے لیے اصول یہ ہے کہ آپ اس وقت تک معصوم ہیں یہاں تک کہ مجرم ثابت نہ ہو جائیں لیکن ''دہشت گردوں'' کے لیے کوئی اصول نہیں!

سب مظلوموں کو اپنی رائے اور اپنا مؤقف پیش کرنے کی اجازت ہے سوائے شدت پسندوں کے۔

یہ ''شدت پسند و دہشت گرد'' اگر پکڑے گئے تو ان کی چیخوں کی آوازیں بھی تہہ خانوں سے باہر نہیں نکل سکتیں۔

ہاں یہ پکڑے جائیں تو بعض 'خوش نصیبوں' کے اعضائے جسمانی ارضِ وطن کے بڑے بڑے ڈیموں اور بیراجوں کے گیٹوں سے برآمد ہو سکتے ہیں۔ بعض 'خوش قسمتوں' کی لاشیں ملتان، ڈیرہ غازی خان، مظفر گڑھ، جھنگ، شیخوپورہ، کراچی کے علاقے 'گڈاپ' اور سپر ہائی وے وغیرہ سے مل جاتی ہیں۔

اور کچھ تو انتہائی 'خوش قسمت' و 'خوش نصیب' زندہ باہر آ جاتے ہیں، بس میجر قسمت صاحب اور کرنل نصیب صاحب کے کیا کہنے کہ وہ کسی کا ہاتھ رکھ لیتے ہیں، کسی کی آنکھ، کسی کی ٹانگ، ضرورت پڑنے پر گردہ وُردہ بھی رکھا جا سکتا ہے!

قسمت اور نصیب سوچتے ہیں کہ یہ باہر جا کر شادی وادی کرے گا اس کے بچے بھی دہشت گرد و شدت پسند ہو گئے تو کیا ہو گا؟ یہ سوچ کر وہ pre-emptive measure یا پیش بندی اقدام کے طور پر اس کو بانجھ کر دیتے ہیں۔

کیا تفصیلات لکھنا؟ ہم جس جس ظلم اور اس کی انتہا کا سوچ سکتے ہیں اس سب سے آغاز کیا جاتا ہے۔

شدت پسند شہید اور دہشت گرد رحمۃ اللہ علیہ، میجر قسمت اور کرنل نصیب آج کے نہیں، یہ ازلی کردار ہیں۔ مذکورِ اول ہمیشہ ہی جنتی اور مذکورِ ثانی ہمیشہ ہی جہنمی رہے ہیں۔

بس اس ظلم سے دو رویے جنم لیتے ہیں۔ ایک رویہ منافقین اور اہلِ نفاق کا ہے۔

وہ کہتے ہیں کہ

مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُولُهُۥٓ إِلَّا غُرُورًا

''نہیں وعدہ کیا اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے سوائے دھوکے کے''۔

وہ کہتے ہیں کہ ہم نہ کہتے تھے کہ اگر گھروں کو بیٹھ رہتے اور وزیرستان و افغانستان کا رخ نہ کرتے تو قتل نہ ہوتے؟!

وہ کہتے ہیں کہ ہماری بات مان لیتے تو آج کوٹ لکھپت اور اڈیالہ میں نہ ہوتے۔

پھر آگے بڑھتے ہیں اور کہتے ہیں تم دہشت گردوں اور شدت پسندوں کے باعث آج وطنِ عزیز میں داڑھی رکھنا جرم ہو گیا ہے ورنہ ہم سب سے پہلے داڑھیاں رکھنے والے اور غلبۂ دین کی جدوجہد کرنے والے تھے۔

وہ کہتے ہیں تمہاری وجہ سے جگہ جگہ ناکے ہیں، عدالتیں ہیں، گرفتاریاں ہیں، ہزیمتیں ہیں، قتل ہیں، زخم ہیں، جیلیں ہیں، تشدد ہے، کیمرے ہیں!

وہ یہ تو نہیں کہتے کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے جھوٹ اور دھوکے پر مبنی وعدہ کیا تھا مگر اللہ کی خاطر کٹنے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا احد و حنین اور تبوک میں اتباع کرنے والوں کو ضرور کہتے ہیں کہ تمہارے وعدے جھوٹ تھے اور فریب تھے۔

ایک دوسرا رویہ بھی ہے۔ وہ کہتا ہے کہ جیلوں ہی کا وعدہ تھا۔ قتل ہونے ہی کے لیے تو آئے تھے۔ تشدد سہہ کر عشق و مستی کی نئی داستانیں ہی تو رقم کرنا تھیں۔ عدالتوں میں پیش ہو کر ہی تو اَحد اَحد کہنا تھا۔ ہزیمتوں ہی سے تو خبیث اور طیب کی تمیز ہونا تھی۔ زخم کھائیں گے تو وہ زخم قیامت کے روز اُبلیں گے۔ کیمرے اور ناکے ہوں گے تو جبر کی فضا کا معلوم ہو گا۔ وہ کہتے ہیں کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی وعدہ تھا اور یہی وعدہ سچا ہے۔

اور جب مومنوں نے دیکھا کہ وہ کافر ہر ہی جگہ سے آ گئے ہیں، کیمرے بھی ہیں، جیلیں بھی، پھانسیاں بھی، صلیبیں بھی تو بس ان کی زبان پر یہی بات تھی کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہی کا وعدہ سچا ہے۔ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی تو وعدہ کیا تھا۔ اور وہ کہنے لگے کہ اللہ ہی کا وعدہ سچا ہے۔ جیلوں اور پھانسیوں کو دیکھ کر انہوں نے حکمتِ عملیاں بدلنے، ایمان کو سینے ہی میں محفوظ کرنے، جہاد کے مقابل دوسرے طریقوں کو اختیار کرنے، سیاست کے ذریعے دین بچانے، علوم کو عام کر کے دین بچانے اور اقامت

کے نعرے لگانے کو تاویلِ برحق کے بجائے اپنے ضعفِ ایمانی کو چھپانے کی خاطر استعمال نہ کیا تھا۔ انہوں نے آئی ایس آئی کے سیف ہاؤسز کا انتخاب نہ کیا تھا جو کبھی لاہور کی چوبرجی کے پاس بنتے ہیں تو کبھی پشاور کے حیات آباد میں۔ ان کی زخموں کو جھیلتے، ہزیمتوں سے مَردوں کی طرح گزرتے کیفیت یہ تھی کہ ان کے دلوں میں کسی ٹیکنالوجی کا، کسی امریکہ کا، کسی فوج کا خوف نہ بڑھا تھا۔ جو چیز بڑھی تھی وہ ایمان تھا! وہ اپنے ربّ کے سامنے تسلیم ہو جاتا تھا!

ان دیوانوں نے اس آیت کو اپنا نعرۂ مستانہ بنالیا تھا:

وَلَمَّا رَأَى الْمُؤْمِنُونَ الْأَحْزَابَ قَالُوا هَذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ وَصَدَقَ اللّٰهُ

وَرَسُولُهُ وَمَا زَادَهُمْ إِلَّا إِيمَانًا وَتَسْلِيمًا O

دنیا نے انہیں دیوانہ کہا تھا اور انہوں نے اہلِ ہوش کا حال دیکھ کر دیوانہ ہونا ہی قبول کیا تھا! اُس روزِ قیامت بھی کیا لطف ہو گا جب ایک گروہ کے جھنڈے پر لکھا ہو گا:

دیوانے... ...

☆☆☆☆☆

بقیہ: پاکستان میں موجود ہمارے انصار، نصرت اور ہجرت، جہاد اور استشہاد جیسے عظیم اعمال کا جیتا جاگتا پیکر تھے

مگر میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر امریکیوں نے یہ سب کچھ نہ کیا ہوتا اور میرے شناخت کو عوامی نہ بنایا ہوتا تو میں کبھی بھی انٹرویو دینے کے لئے راضی نہ ہوتا (بلکہ پہلی بات تو یہ ہے کہ اس صورت میں مجھے انٹرویو دینے کی پیشکش ہی نہ دی جاتی)۔ اس سب کے باوجود، میں نے اس وقت اپنے چہرے کو چھپائے بغیر سامنے آنا مناسب نہ سمجھا۔ کچھ تو سیکورٹی معاملات کی بنا پہ اور کچھ اس لئے بھی تاکہ نقاب کے پیچھے موجود آدمی کی شناخت کا معاملہ پر اسرار اور غیر یقینی رہ سکے۔

اس پر اسراریت کا ایک اضافی فائدہ یہ بھی تھا کہ اس کے ذریعے ان نام نہاد ماہرین اور تجزیہ نگاروں کو بے نقاب کیا جا سکتا تھا جن کا ہم ابھی تذکرہ کر رہے تھے۔ انہی میں سے ایک شاطر و چالاک تجزیہ نگار یوسف بوڈنسکی بھی ہے جو کہ متعصب اور زہریلی زبان رکھنے والا یہودی ہے۔ یہ شخص حقائق کو مسخ کرنے اور ان کو توڑ مروڑ کر پیش کرنے کی مہارت رکھنے والے ایک مکار ذہن کا مالک ہے۔ یہ واضح اور قطعی طور پہ اس بات پہ مُصر رہا کہ ''عزام الامریکی'' درحقیقت ایک عرب نژاد امریکی ہے۔

ری سرجنس: آپ نے ویڈیوز میں آنے کے لئے اپنا رمزی نام ''عزام'' کیوں منتخب کیا؟

آدم: دراصل اس نام کا انتخاب میں نے نہیں کیا تھا۔ ہوا کچھ یوں کہ اس انٹرویو کے بعد میں نے السحاب کے مسئول کو خط لکھا اور ان سے درخواست کی کہ (امنیاتی وجوہات کی بنا پہ بھی) میرا وہ رمزی نام نہ استعمال کیا جائے جو کہ اب تک استعمال ہوتا رہا ہے، میرا رمزی نام ابو صہیب تھا؛ اور یہ کہ یا تو میرا اصلی نام استعمال کیا جائے یا کوئی دوسرا رمزی نام۔ بعد میں انہوں نے مجھے بتایا کہ وہ یہ نہیں جانتے تھے کہ میرا اصلی نام عربی میں کیسے لکھا جاتا ہے لہٰذا انہوں نے رمزی نام استعمال کرنے کا فیصلہ کیا اور جیسا کہ انہیں علم تھا کہ میں شیخ عبداللہ عزامؒ کا شیدائی ہوں، انہوں نے میرا نام عزام منتخب کیا جس پہ مجھے کوئی اعتراض نہ تھا۔

ری سرجنس: کیا آپ کا منظر عام پہ آنے کا فیصلہ خالصتاً السحاب کے مسئول کا تھا یا دیگر کچھ افراد بھی اس فیصلے میں شریک تھے؟

آدم: القاعدہ میں بہت کم فیصلے ہی ... خصوصاً حساس نوعیت کے... بغیر کسی پیشگی مشاورت کے یک طرفہ طور پہ کئے جاتے ہیں۔ جہاں تک میں جانتا ہوں، میرا انٹرویو نشر ہونے سے پہلے دونوں حضرات یعنی شیخ اسامہ بن لادنؒ اور شیخ ایمن الظواہری (حفظہ اللہ) کو نظرثانی اور منظوری کے لئے بھجوایا گیا تھا۔ کچھ ہی ماہ بعد شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ نے بذاتِ خود مجھے خط لکھا کہ انہوں نے میرا انٹرویو دیکھا ہے اور اس کو پسند کیا ہے اور انہوں نے مجھے اس بات کی ترغیب دی کہ میں باقاعدہ بنیادیوں پہ اس طرح کے پیغامات کا سلسلہ شروع کروں۔

ری سرجنس: آپ نے ایک مشہور انگریزی جریدے ''انسپائر'' کے لئے بھی لکھا ہے جو کہ جزیرۃ العرب میں موجود القاعدہ کی شاخ کے میڈیا کے شعبے الملاحم سے تعلق رکھنے والے بھائیوں کی جانب سے شائع کیا جاتا ہے۔ ''انسپائر''، ری سرجنس میں کام کرنے والے ہم لوگوں کے لئے واقعی ایک تحریض کا ذریعہ رہا ہے، لیکن ہم آپ سے یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ کس چیز نے آپ کو ''انسپائر'' میں اپنا حصہ ڈالنے پہ آمادہ کیا؟

آدم: ہوا کچھ یوں کہ شیخ انور العولقیؒ شہید (نحسبہ کذٰلک) نے ۲۰۱۱ء کے اوائل میں (اپنی شہادت کے کچھ ہی ماہ قبل) مجھ سے رابطہ کیا اور مجھے ''انسپائر'' کے لئے لکھنے کا کہا؛ اور انہوں نے ایک انٹرویو کا آغاز کرنے کی تجویز پیش کی۔ یہ انٹریو مکمل ہو گیا اور انسپائر نے اس کی تشہیر بھی کر دی۔ مگر اللہ کا کرنا ایسا ہوا کہ اس انٹرویو کے شائع ہونے سے پہلے ہی شیخ انور العولقی اور سمیر خان بھائی شہید ہو گئے؛ مگر میرے خیال میں چونکہ جب اس جریدے کو چلانے والے بھائیوں تک چیزیں پہنچیں اور انہوں نے دوبارہ اس کو جاری کیا تب تک اس انٹرویو کا اکثر حصہ پرانا ہو جانے کی وجہ سے موجودہ حالات سے مطابقت کھو بیٹھا تھا لہٰذا انہوں نے اس کے کچھ ہی حصوں کو شائع کرنے کا فیصلہ کیا۔

میں اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ وہ انسپائر میں کام کرنے والے اور الملاحم میڈیا میں کام کرنے والے بھائیوں کو بھی ان کے خلاف جاری صلیبی مہم کا سامنا کرنے میں ثابت قدمی کا مظاہرہ کرنے اور تمام منفی پیشین گوئیوں اور اندازوں کے برعکس شیخ انور العولقیؒ اور سمیر خان بھائیؒ کے نقشِ قدم پہ مضبوطی سے قائم رہنے پر بہترین جزا سے نوازے اور میں مستقبل قریب میں بھی ان کے ساتھ مل کر کام کرنے کی تمنا کرتا ہوں۔ ان شاءاللہ۔

(جاری ہے)

مروجہ تعلیمی نصاب...الحاد ولادینیت کی نرسری

اسامہ سعد

سابقہ شمارے میں نصابی کتب میں شامل کیے گئے الحادی مواد کے متعلق تحریر میں کچھ تشنگی باقی رہ گئی تھی۔ جن صاحب کی دکان پر جاکر مروجہ نصاب کی یہ کتابیں کھنگالی تھیں، ان کے پاس دوبارہ جاکر عرض کرنے کا سوچ ہی رہا تھا کہ ان کا فون آگیا اور انہوں نے بتایا کہ انہوں نے فارغ اوقات میں نصابی کتب سے مزید قابل اعتراض مواد جمع کیا ہے اور وہ چاہتے ہیں کہ میں یہ بھی دیکھ لوں اور اسے اپنی تحریر میں شامل کروں۔ اندھا کیا چاہے دو آنکھیں... ہم نے بھی اسے موقع غنیمت جانا اور فوراً ان کی کتابوں کی دکان پر حاضر ہوئے۔ اس وقت میرے ہاتھ میں پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کی چھپی ہوئی انگریزی میڈیم سکولوں کے لیے ہسٹری (تاریخ) کی آٹھویں جماعت کی کتاب ہے۔ جس کا پہلا باب برصغیر میں برطانوی راج کے متعلق ہے۔ سبق کے مصنف نے کمال ڈھٹائی سے انگریز کے ظالمانہ قبضے کو "غیر مضر اور انسان دوست" بنا کر پیش کیا ہے۔ پڑھنے والا یوں محسوس کرتا ہے کہ شاید برصغیر پر انگریزوں کا قبضہ اس خطے پر فرنگیوں کا احسان تھا۔ مصنف انگریزوں کی انصاف پسند پالیسیوں کو تفصیل سے بیان کرنے کے ساتھ ساتھ لارڈ میکالے کے لائے گئے تعلیمی نظام کی خصوصیات کو بھی گنواتا ہے۔ بقول مصنف "انگریز سرکار اپنے ساتھ معاشی، معاشرتی، سماجی اصلاحات لائی"۔ غرض انگریز کی براہ راست غلامی کو بھی ایسے انداز میں پیش کیا گیا ہے جیسے یہ قبضہ انسانیت، اخلاقیات اور عدل و انصاف کے عین اصولوں کے مطابق تھا۔

ان کتابوں میں چاہے وہ انگریزی میڈیم سکولوں کے لیے ہوں یا اردو میڈیم سکولوں کے لیے' ایک صفت مشترک ہے اور وہ یہ کہ معاشرے، ماحول اور مختلف اشیا کے متعلق تخیلاتی اور غیر حقیقی منظر کشی کر کے طلبا کے ذہن کو ہموار کیا جاتا ہے کہ وہ اس غیر حقیقی منظر نامے کو بخوشی قبول کریں جو آئندہ وہ ٹیلی ویژن سکرین اور فلموں ڈراموں میں دیکھنے والے ہیں۔ طلبا کا ذہن اس تخیلاتی اور مادہ پرست طرز فکر سے اتنا آلودہ ہو جاتا ہے کہ جب وہ عملی زندگی میں قدم رکھتے ہیں تو اسی طرز فکر کے اسیر رہ کر مسائل کا حل ڈھونڈتے ہیں۔ بجائے اس کے کہ وہ تمام مسائل کے حل اور رہنمائی لیے دین اسلام کی طرف متوجہ ہوتے۔ 'سپرمین' اور اسی قسم کے تخیلاتی کرداروں کو اس حد تک بچوں کے ذہنوں پر مسلط کیا جاتا ہے کہ وہ انہی کرداروں کو رول ماڈل سمجھتے ہیں۔ مثال کے طور پر چھٹی جماعت کی انگریزی کی کتاب کی کہانی "A happy prince" میں ایک پرندہ شہر میں سونے کی جگہ تلاش کر رہا ہوتا ہے، اسے ایک شہزادے کا مجسمہ نظر آتا ہے، پرندہ اس کے قدموں میں سونے کی کوشش کرتا ہے تو دیکھتا ہے کہ مجسمہ (بت) رو رہا ہے۔ پرندہ اس سے وجہ پوچھتا ہے تو مجسمہ کہتا ہے کہ جب میں زندہ تھا تو کبھی غمی اور تکلیف دیکھنے کو نہیں ملی۔ جب میں مر گیا تو میرا مجسمہ بنا دیا گیا اور مجھے ایسی جگہ پر نصب کر دیا گیا جہاں سے مجھے سارے شہر کی تکلیفیں دکھائی دیتی ہیں میں خود کچھ نہیں کر سکتا مگر تمہیں ان لوگوں کا پتہ بتاؤں گا پھر وہ اسے ایک غریب عورت کا پتہ بتاتا ہے کہ میری تلوار سے موتی نکال کر اسے دے آؤ۔ اسی طرح یہ لوگوں کی مدد کرتے ہیں کچھ عرصے بعد بت کی حالت خستہ ہو جاتی ہے اور پرندہ سردی سے مر جاتا ہے اس جگہ سے شہر کے ناظم کا گزر ہوتا ہے تو اس مجسمے کو دیکھ کر اپنے اہل کاروں کو اسکے ہٹانے کا حکم دیتا ہے۔ کاریگر اس بت کو پگھلاتے ہیں مگر اس کا دل نہیں پگھلتا۔ کہانی کے آخر میں بیان کیا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجسمے اور پرندے کی رحم دلی دیکھ کر فرشتے کو حکم دیتے ہیں کہ انہیں میرے پاس لاؤ، یہ جنت میں رہیں گے۔ اس طرح اس کہانی میں جہاں ایک طرف تخیلاتی منظر کشی کی گئی وہیں بتوں اور مجسموں کو دلکش بنا کر پیش کیا گیا اور اس کہانی کے آخر میں اللہ تعالیٰ کی طرف بھی بات منسوب کر کے انوکھی راہ دکھلائی گئی۔

دسویں جماعت کی انگریزی کی کتاب میں چین کے نئے سال کی تقریبات کے متعلق سبق ہے، جس میں ناصرف ان تقریبات کی تیاریوں کے متعلق تفصیل سے بیان کیا گیا ہے بلکہ ان تقریبات کے پس پردہ عقائد کو بھی بیان کیا گیا ہے کہ کس طرح یہ روایتی تقاریب خوش قسمتی لانے، بدقسمتی سے نجات اور بدروحوں کے دور ہونے کا سبب بنتی ہیں۔ ساتھ ساتھ ان کے معاشرے پر اثرانداز ہونے والے فوائد کو بھی بیان کیا گیا ہے۔ طلبا کو چینی ثقافت سے روشناس کروانے کے بہانے ان جاہلانہ رسومات و لغویات کا پرچار نہ جانے کن مقاصد کے حصول کے لیے کیا جا رہا ہے (سی پیک منصوبہ ذہن میں رہے، جس کے تحت اگلی نسل کو چینی غلامی میں دینے کا تمام سامان کیا جا رہا ہے)۔ ایک اور سبق چین کی معاشی ترقی کے متعلق ہے۔ قطع نظر اس بات کے کہ چین پاکستان کی بچی کھچی معیشت ہڑپ کر رہا ہے، یہ بھی غور طلب ہے کہ چین کی نام نہاد ترقی نے وہاں کی عوام کو خوشحال بنایا بھی ہے یا صرف سرمایہ دار طبقہ ہی ترقی کے ثمرات لوٹ رہا ہے اور اب پاکستان کو بھی اس ڈگر پر چلنا سکھایا جا رہا ہے۔ اس وقت چینی لیبر دنیا بھر میں سستی ترین لیبر تصور ہوتی ہے۔ حتیٰ کہ دنیا بھر میں جنسی استحصال کے لیے بھی چینی خواتین کم ترین قیمت پر دستیاب ہیں۔ اگر چین نے واقعی ترقی کی ہوتی یا یوں کہیے کہ ترقی کے ثمرات عوام تک پہنچے ہوتے تو یہ صورت حال ہرگز نہ ہوتی۔ سچ تو یہ ہے چینی معیشت کی بنیاد منافع کے لیے ہر جائز و ناجائز راستے کو درست قرار دے کر قائم کی گی ہے۔ گھٹیا اور مضر صحت حتیٰ کہ حرام اشیا سے تیار کردہ مصنوعات پاکستان سمیت دنیا بھر کے ممالک میں اسی اصول کے تحت پہنچائی جا رہی ہیں اور یہ کام چینی تجارتی کمپنیاں چینی حکومت کی مرضی اور تعاون سے ہی کر پا رہی ہیں۔ مشرقی ترکستان کی صورت حال بھی کسی سے پوشیدہ نہیں۔ جہاں چین نے مسلمانوں پر نماز روزہ، داڑھی اور حجاب پر پابندی کے بعد حال ہی میں اسلامی ناموں پر بھی پابندی لگا دی ہے۔ جو مسلمان ان مظالم اور سختیوں سے تنگ آکر کسی دوسرے ملک ہجرت کرتے ہیں ان کا بھی

پیچھا ان کو گرفتار کیا جاتا ہے...ان تمام حقائق کے باوجود نصابی کتب میں چینی ثقافت کے نام پر لغویات کی ترویج ہو رہی ہے۔

اسی سبق کی مشق میں سے آکسفورڈ ڈکشنری سے چند منتخب کردہ الفاظ معانی لیے گئے ہیں۔

لفظ ''مسیح'' کے معنی تین قسم کے بیان کیے گئے ہیں، ایک معنی عیسائیوں کے عقیدے کے مطابق، دوسرا یہودیوں کے مطابق اور تیسرا معنی بیان کیا گیا ہے:

A leader who people believe will solve the problem of country of the world...a saviour

''ایک رہ نما جس کے متعلق لوگوں کو یقین ہے کہ وہ دنیا کے ایک ملک کے مسائل حل کر دے گا۔ یعنی نجات دہندہ''

دوسرا لفظ ڈکشنری سے messianic منتخب کیا گیا ہے جس کی تفصیل میں بیان کیا گیا ہے:

Relating to messiah attempting to make big changes in society or to a political system in an extremely determined and enthusiastic way

The reforms were carried out with an almost messianic zeal

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق مسلمانوں کا عقیدہ بیان کرنے کی سرے سے ضرورت ہی محسوس نہیں کی گئی! جب ہمارے ہاں یہ عقیدہ کا مسئلہ ہے اور ایسا حساس مسئلہ ہے کہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ، فتح الباری میں فرماتے ہیں:

''اگر ہم یہ کہیں کہ خضر نبی نہیں بلکہ ولی ہیں، اور یہ از روئے عقل و نقل قطعی طور پر مسلّم ہے کہ نبی، ولی سے بہر حال افضل ہے اور جو اس کے خلاف کہے (یعنی کسی ولی کو نبی سے افضل مانے) وہ قطعاً کافر ہے''۔ (فتح الباری: ج ا ص ۳۲۱)

صاحبِ روح المعانی علامہ آلوسی رحمہ اللہ جو محققین علمائے متاخرین میں سے ہیں، روح المعانی میں تصریح فرماتے ہیں:

''نزول عیسی علیہ السلام کا انکار متواتر کا انکار ہے اور اس کے منکر کی تکفیر پر علما متفق ہیں''۔

اور یہاں نصابی کتب میں عیسائی عقیدے کے ساتھ ساتھ ان شیطانوں کے عقائد کی بھی ترویج کی جا رہی ہے جو دجال کی صورت میں اپنے نجات دہندہ کا انتظار کر رہے ہیں۔ حیرت کی بات نہیں کہ مذہب کی ہر بات کو عقلی ترازو میں تولنے والا مغرب، حق و باطل کی اس عالمی جنگ میں خود کو اپنی مذہبی کتابوں تورات، انجیل و تالمود کی تحریف شدہ پیش گوئیوں کے مطابق تیار کر رہا ہے۔ اور ہم مسلمان جنہیں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان کردہ پیشین گوئیوں پر یقین ہونا چاہیے تھا، ہم اپنے بچوں کو ان شیطانوں کے عقائد سے مانوس کر رہے ہیں، پھر عجب کیا ہے کہ ہماری درسگاہوں سے مشال، ایاز نظامی اور وقاص گورایا جیسے دین دشمن نکلیں!

کچھ عرصہ قبل ایک عیسائی بھنگی (سوپیر) سے بات کرنے کا اتفاق ہوا۔ اس سے جب میں نے پوچھا کہ تمہارے مذہب میں کیا بتایا گیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول کب اور کہاں ہو گا (اس عیسائی کا تعلق اس فرقے سے تھا جس کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دوبارہ نزول پر یقین ہے) تو اس نے جواب دیا: شام میں...اس نے دجال کے ظاہر ہونے اور دجال کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں قتل کے متعلق بھی کچھ باتیں کیں۔ یہ ایک عیسائی بھنگی کا حال تھا جس کو اپنی مذہبی کتابوں میں بیان کردہ پیش گوئیوں میں دلچسپی تھی۔ آج ہم خود کو دین دار کہلانے کا دعویٰ کرتے ہیں! ہم خود سے سوال کریں کہ ہم نئی نسل کو اس آنے والی جنگ کی ہولناکیوں اور عقل و فہم سلب کر لینے والے فتنوں کے متعلق کیا آگہی دے رہے ہیں؟ ٹیلی ویژن چینلز پر دینی تعلیم کی دکان سجانے والے غامدیوں اور عالم آن لائنوں کا مشاہدہ تو کیجیے! یہی وہ لوگ ہیں جن کے متعلق حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''آخری زمانے میں بہت سے جھوٹے مکار لوگ ہوں گے جو تمہارے سامنے (اسلام کے نام سے نئے نئے نظریات اور) نئی نئی باتیں پیش کریں گے جو نہ کبھی تم نے سنی ہوں گی اور نہ تمہارے باپ دادانے، ان سے بچنا! ان سے بچنا! کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کر دیں اور فتنہ میں نہ ڈال دیں''۔

ایک اور مشترک مضمون جو پرائمری تا ماسٹرز تمام کلاسوں کی نصابی کتب میں موجود ہے اور تقریباً ہمیشہ ہی امتحانی پرچہ میں موجود ہوتا ہے وہ آبادی کے متعلق ہے۔ پانی، بجلی، گیس، ناخواندگی و جہالت، غربت، بے روزگاری اور جرائم سمیت پاکستان کے تمام مسائل کی جڑ ان مضامین میں آبادی کے اضافے کو قرار دیا جاتا ہے۔

نصابی کتب کے ساتھ ساتھ ٹیلی ویژن چینلز، اخبارات، ریڈیو اور دوسرے مختلف ذرائع سے اس پروپیگنڈہ اور اشتہارات کی مہم پر کثیر رقم خرچ کی جاتی ہے اور زیادہ بچوں کی پیدائش کا ایک بھیانک منظر پیش کیا جاتا ہے۔ سورۃ الانعام میں ارشاد باری تعالیٰ ہے

وَ كَذٰلِكَ زَيَّنَ لِكَثِيْرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ قَتْلَ اَوْلَادِهِمْ شُرَكَآؤُهُمْ لِيُرْدُوْهُمْ وَ لِيَلْبِسُوْا عَلَيْهِمْ دِيْنَهُمْ ۭ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ

''اسی طرح بہت سے مشرکوں کو ان کے شریکوں نے ان کے بچّوں کو جان سے مار ڈالنا اچھا کر دکھایا ہے۔ تاکہ انہیں ہلاکت میں ڈال دیں اور ان کے دین کو ان پر خلط ملط کر دیں اور خدا چاہتا تو وہ ایسا نہ کرتے تو ان کو چھوڑ دو کہ وہ جانیں اور ان کا جھوٹ''

''یہاں شُرَکَآؤُھُمْ کی تفسیر مجاہد رحمہ اللہ نے شیاطین سے کی ہے۔ مشرکین کی انتہائی جہالت اور سنگ دلی کا ایک نمونہ یہ تھا کہ بعض اپنی بیٹیوں کو اس لے قتل کر دیتے تھے کہ کل کو بیٹیوں کی وجہ سے اُنہیں سُسر بننے کی ''شرمندگی'' اٹھانا ہو گیا اور بعض اس اندیشہ پر کہ کہاں سے کھلائیں گے حقیقی اولاد کو قتل کر دیتے تھے اور بعض اوقات منت مانتے تھے کہ اگر اتنے بیٹے ہو جائیں گے یا فلاں مراد پوری ہو گی تو ایک بیٹا فلاں بت کے نام پر ذبح کریں گے۔ پھر اس ظلم و بے رحمی کو بڑی عبادت اور قربت الی اللہ کا ذریعہ سمجھتے تھے۔ شاید یہ رسم شیطان نے سنت خلیل اللہ ہی کے جواب میں اُنہیں سُجھائی ہو گی۔ یہود میں بھی مدت تک قتل اولاد کی رسم بطور ایک عبادت و قربت کے جاری رہی ہے، جس کا انبیائے بنی اسرائیل نے بڑی شد و مد سے رد کیا۔ بہر حال اس آیت میں قتلِ اولاد کی ان تمام صورتوں کی شناعت بیان فرمائی ہے جو جاہلیت میں رائج تھیں۔ یعنی شیاطین قتلِ اولاد کی تلقین و تزیین اس لئے کرتے ہیں کہ اس طرح لوگوں کو دنیا و آخرت دونوں جگہ تباہ و برباد کر کے چھوڑیں اور ان کے دین میں گڑبڑی ڈال دیں کہ جو کام ملت ابراہیمی و اسماعیلی کے بالکل متضاد و منافی ہے، اسے ایک دینی کام اور قربت و عبادت باور کرائیں۔ والعیاذ باللہ! کجا سنت ابراہیمی اور کجا یہ حماقت و جہالت؟'' (تفسیر عثمانی)

آبادی میں اضافے کو روکنے کے لیے صرف زبانی جمع خرچ پر گزارا نہیں کیا جاتا بلکہ تحدیدِ آبادی کے لیے باقاعدہ ان گنت منصوبے ہیں۔ کچھ عرصہ قبل بلوچستان کی ایک خبر میڈیا میں چند لمحات ہی حاصل کر سکی کہ پولیو ٹیم کے پلائے گئے پولیو کے قطرے پیتے ہی دو بچوں کی موت واقع ہوئی۔ جب کہ اسی گھر کے دوسرے بچے جنہوں نے پولیو کے قطرے نہیں پیے تھے وہ بچ گئے۔

اب تو ان معاملات پر عالمی میڈیا میں بھی وقتاً فوقتاً لکھا جا رہا ہے کہ آئے روز نئے نئے وائرس مغرب کی لیبارٹریوں میں ہی تیار کیے جا رہے ہیں۔ گو کہ ان کا مقصد فارماسیوٹیکل مافیا (دوائی کی کمپنیوں) کی منافع خوری بتایا جاتا ہے مگر ذرا غور کیا جائے تو پتہ لگانا مشکل نہیں کہ یہ ایک ہی منصوبے کی مختلف کڑیاں ہیں۔ دجال کے پیروکار، دجال کی آمد سے قبل آبادی کے ایک بڑے حصے کو ختم کرنا چاہتے ہیں۔ جہاں سے دجال اور دجال کے نظام کو خطرہ ہو سکتا ہے اور ان مقاصد کے حصول کے لیے حلال کو حرام اور حرام کو حلال بنانے کے لیے مقتدر طبقہ اور ہمارے نام نہاد دانشور ایسی تاویلیں گھڑتے ہیں کہ عقلیں دنگ رہ جائیں۔ کیا کوئی سوچ سکتا ہے کہ اولاد کے قتل (خاندانی منصوبہ بندی) کی دلیل بھی یہ جاہل، قرآن سے دیں گے! اور یہ کمال ڈھٹائی سے ایسا کر رہے ہیں!

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ

> ''جب یہ امت شراب کو مشروب کے نام سے، سود کو منافع کے نام سے، اور رشوت کو تحفے کے نام سے حلال کر لے گی اور مال زکوہ سے تجارت کرنے لگے گی تو یہ ان کی ہلاکت کا وقت ہو گا گناہوں میں زیادتی اور ترقی کے سبب'' (رواہ الدیلمی، کنز العمال ج ۱۴ ص ۲۲۶ حدیث ۳۸۴۹۷)

ایک روایت میں حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ

> ''قیامت قائم نہ ہو گی یہاں تک کہ اللہ تعالی کی کتاب (پر عمل کرنے) کو عار ٹھہرایا جائے گا، اور اسلام اجنبی ہو جائے گا، یہاں تک کہ لوگوں کے درمیان کینہ پروری عام ہو جائے گی اور یہاں تک کہ علم اٹھالیا جائے گا اور زمانہ بوڑھا ہو جائے گا، انسان کی عمر کم ہو جائے گی، ماہ و سال اور غلہ و ثمرات میں (بے برکتی اور) کمی رونما ہو گی، ناقابل اعتماد لوگوں کو امین اور امانتدار لوگوں کو ناقابل اعتماد سمجھا جائے گا، فساد اور قتلِ عام ہو گا اور یہاں تک کہ اونچی اونچی عمارتوں پر فخر کیا جائے گا اور یہاں تک کہ صاحبِ اولاد عورتیں غمزدہ ہوں گی اور بے اولاد خوش ہوں گی اور ظلم، حسد اور لالچ کا دور دورہ ہو گا، لوگ ہلاک ہوں گے، جھوٹ کی بہتات ہو گی اور سچائی کم، یہاں تک کہ لوگوں کے درمیان بات بات میں نزاع اور اختلاف ہو گا، خواہشات کی پیروی کی جائے گی، اٹکل پچو فیصلے دیے جائیں گے، بارش کی کثرت کے باوجود غلے اور پھل کم ہوں گے، علم کے سوتے خشک ہو جائیں گے اور جہالت کا سیلاب امڈ آئے گا، اولاد غم وغصے کا موجب ہو گی اور موسم سرما میں گرمی ہو گی اور یہاں تک کہ بدکاری اعلانیہ ہونے لگے گی، زمین کی طنابیں کھینچ دی جائیں گی، خطیب اور مقرر جھوٹ بکیں گے حتیٰ کہ میرا حق (منصبِ تشریح) میری امت کے بدترین لوگوں کے لیے تجویز کریں گے پس جس نے ان کی تصدیق کی اور ان کی تحقیقات پر راضی ہوا اسے جنت کی خوشبو بھی نصیب نہیں ہو گی''۔ (ابن ابی الدنیا، طبرانی، ابن عساکر، کنز العمال ج ۱۴ ص ۲۴۵ حدیث ۳۸۵۷۷)

☆☆☆☆☆

ہم ایک ہیں!

سلیم اللہ ہاشمی

کیا سہانا وقت تھا کہ جب امارت اسلامیہ افغانستان سے 'جند اللہ' جیسی عسکری تدریب کرتے نوجوان 'غاصب مشرکین پر جھپٹنے سرزمین کشمیر میں داخل ہوا کرتے تھے۔ کشمیر امت کا محاذ تھا۔ اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے لڑتے مجاہدین 'غدار وطن پرستوں سے ایک کاری زخم لگنے کے بعد اپنی صفوف ان عملی مشرکین سے بھی پاک کر چکے تھے۔ قریہ قریہ ان اللہ والوں کے قافلے نظر آتے تھے۔ بودی مشرک فوج محاصروں اور تلاشیوں کے ظالمانہ کھیل کے باوجود اللہ کے لشکریوں کے ہاتھوں بے بس تھی۔

سرزمین کشمیر کو سیکڑوں افغانی، برمی، بنگالی، ہندوستانی، پاکستانی حتیٰ کہ کئی عرب مجاہدین نے بھی اپنے پاکیزہ و معطر لہو سے سیراب کیا۔ وادی جنت نظیر میں اسلامی لشکروں کی قیادت سجاد افغانی، استاد پاملا، کمانڈر حذیفہ، غازی بابا اور الیاس کشمیری رحمہم اللہ جیسے طاغوت کے باغیوں نے کی۔ اور افضل گورو جیسے امت کے کئی لعل موتی کچی مٹی سے بنے وہن کے سب قلعے منہدم کرتے ہوئے دہلی کی جانب پیش قدمی ہی کر رہے تھے کہ یوم تفریق کی عظیم فتح کے بعد خیموں کی تقسیم کا مبارک عمل شروع ہوتے ہی ملکہ برطانیہ سے بیعت شدہ پاکستانی نظام نے ایک جانب تو دنیا کی واحد اسلامی ریاست 'امارت اسلامیہ افغانستان' پر صلیبی حملے کے لیے فرنٹ لائنز کا کردار ادا کیا تو وہیں صرف اللہ کی خاطر پاکستان سے محبت کرتے مظلوم کشمیریوں کو بھی دغا دے دیا۔

جہاد کشمیر سے ناپاک مرتد نظام کی غداری کا اندوہ ناک سانحہ یقیناً کسی تفصیل کا محتاج نہیں۔ آج بھی جنت نظیر وادی پر مشکلات بڑھتی ہی چلی جا رہی ہیں۔ عرب مجاہدین سے غداری کر کے اُنہیں گوانتاناموبے کے قید خانے میں پہنچانے والے ہی ہندستانی میڈیا کو کالیں کر کے تنظیم القاعدہ کو ''تکفیری اور ہندوستانی ایجنٹ'' کہنے لگے ہیں اور کشمیری نوجوانوں کو اس تنظیم سے دور رہنے اور اس کی حمایت ترک کرنے کے مشورے مہیا کر رہے ہیں۔ بھائی ذاکر موسیٰ کے کشمیر کی مسلمان بچیوں کو بے پردگی پر مبنی احتجاجوں سے منع کرنے کے بعد بھی انہیں اسی غیر شرعی عمل پر اکسا کر انہیں خولہ و خنساء رضی اللہ عنہما سے تشبیہ دی جانے لگی ہے۔

دراصل پاکستانی خفیہ ایجنسیاں کچھ انجان 'ترجمانوں' کے ذریعے مجاہدین کی صفیں تاراج کرنے کے درپے ہیں۔ ایک مدت سے مرتدین کے ہاتھوں کشمیر کے سودے پر خاموشی اختیار کیے ہوئے قائدین 'شریعت کی بالادستی کی مبارک فکر کشمیر میں داخل ہوتا دیکھ کر باقاعدہ کھمبے نوچنے لگے ہیں اور ان کے نزدیک کشمیر کو القاعدہ اور طالبان کی کوئی ضرورت نہیں...

دوسری جانب ہندو دہشت گرد گروہ راشٹریہ سیوک سنگھ (RSS) مقبوضہ جموں کے بعد جنت نظیر وادی میں بھی خونی پنجے گاڑنے لگا ہے جب کہ یہاں ایک عرصے سے حکومتی سرپرستی میں چلتے ہندو عسکریت پسندوں کے تربیتی کیمپ بھی کسی سے مخفی نہیں۔ جموں میں آر ایس ایس کے دہشت گرد ایک ساتھ کئی مسلمان بستیوں پر حملہ کر کے اپنی طاقت کا کامیاب مظاہرہ بھی کر چکے ہیں۔ پاکستانی زیر قبضہ کشمیر کی طرح ہی مقبوضہ وادی میں بھی غاصب مشرک ملک کی سیاسی پارٹیاں 'بی جے پی' اور کانگرس وغیرہ مقامی منافقین کی شکل میں غالب تر ہوتی چلی جا رہی ہیں۔ ہندوستان سے سیکڑوں شرپسند 'کشمیری سنگ بازوں کے مقابلے پر بھیجے جا رہے ہیں۔

اسی دوران تحریک کو ایک عظیم دکھ کا سامنا تب ہوا جب شہید برہان وانی رحمہ اللہ اور ذاکر موسیٰ کے انتہائی قریبی ساتھی، تحریک شریعت کے ایک قائد اور استاد سبزار احمد بھٹ ترال میں ہزاروں بزدل مشرک گیدڑوں سے ایک طویل معرکہ کے بعد اپنے ایک کمسن ساتھی فیضان کے ہمراہ جام شہادت نوش کر گئے (نحسبہ کذالک)۔ آپ ترال میں جہادی امور کے ذمہ دار بھی تھے اور شہادت سے قبل سری نگر کے شہری علاقوں کا ایک کامیاب دورہ کر کے واپس لوٹے تھے۔ ہم شہید کے اہلخانہ، کشمیری مجاہدین اور برادر ذاکر موسیٰ سے اس ہر دلعزیز مجاہد کی شہادت پر تعزیت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی شہادت کو قبول فرمائے، آپ کے عزیز و اقارب کو صبر، مجاہدین کو آپ کے نعم البدل سے نوازے اور آپ کے پاکیزہ خون کو کشمیر سمیت پورے خطے میں نفاذِ شریعت کا سبب بنادے۔ آمین

ایک جانب اپنوں اور غیروں کے دیے گئے تازہ اور پرانے زخم ہیں اور دوسری جانب حوصلوں کو بڑھائی اور جذبوں کو مہمیز دیتا اللہ کا وعدہ ہے کہ ان مع العسر یسرا!

ہر ذی عقل و ذی شعور 'اللہ کے اس مبارک فرمان کو خطۂ خراسان کے بعد اب کشمیر میں پورا ہوتا دیکھ سکتا ہے۔ کیونکہ رب کریم نہ تو شہدا کے مقدس لہو کو رائیگاں جانے دیتا ہے اور نہ ہی ابلیس اور لشکر دجال 'اللہ کے کلمے کو سربلند ہونے سے روک سکتے ہیں۔

پاکستانی خفیہ اداروں کی غداری کے بعد کشمیری مجاہدین دوبارہ خراسان پلٹ آئے، احیائے امارت میں خون پیش کیا، کرب و آزمائش کے کئی کڑے مرحلوں سے گزرے، پھر شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ کے حکم پر پورے برصغیر میں دعوت و جہاد کا منظم سلسلہ شروع کیا اور ادھر کشمیر میں بھی مفتی ہلال جیسے ربانی علما کا سایہ شفقت 'خون میں لت پت جہادیوں کے سروں پر آن پہنچا، شہید وانی جیسا خلافت کا سپاہی کشمیر کو قائد کے طور پر میسر آ گیا...ا

س کا نتیجہ یہ ہے کہ آج الحمد للہ تحریک پرانی آب و تاب پر جا پہنچی ہے۔ آج شریعت کے متوالے کشمیر میں ساڑھے سات لاکھ مشرک غاصبوں، مقامی مرتد عسکروں (پولیس اور جواسیس) اور پرائیویٹ ہندو شدت پسند تنظیموں کے مقابل تنِ تنہا مگر پوری دلیری اور چستی سے سینہ تان کر کھڑے ہیں۔ اس دوران نہ تو انہیں ''بیس کیمپ'' سے کمک و سپلائی میسر ہے نہ 'آپریشن منی' اور نہ ہی واہ آرڈیننس کا اسلحہ! اس کے باوجود اللہ فضل سے یہ

نوجوانانِ اسلام، کشمیر کی تحریک شریعت کو کمال بلندی پر لے آئے ہیں جس پر بحمد للہ خونی لکیر کے دونوں جانب ابلیسی لشکروں پر سکتہ طاری ہے۔

خونی لکیر پر باڑ لگانے کے بعد مشرکینِ ہند اس قدر مطمئن ہو گئے تھے کہ انہوں نے مجاہدین کے خلاف محاصروں اور اور تلاشیوں کا ظلم انگیز کھیل موقوف کر دیا تھا مگر یہ مجاہدین کی کامیابی ہی کی دلیل ہے کہ مشرک فوج اپنا سابقہ حربہ دوبارہ اپنا چکی ہے لیکن سوائے ان اجنبیوں کے اہل خانہ کو ستانے کے الحمدللہ کچھ بھی نہیں حاصل کر پائی۔ جنگ میں مجاہدین کے خلاف ٹینک اور اسرائیلی ساخت کے روبوٹ، سرچ آپریشنز میں کئی اقسام کے جدید ٹیکنالوجی والے ڈرون استعمال کیے جا رہے ہیں اور بعض ذرائع کے مطابق خبیث مودی نے مجاہدین پر فضائی بم باری کی بھی اجازت دے دی ہے، جب کہ محاصروں میں آئے مجاہدین پر کیمیائی ہتھیاروں کا استعمال ساری دنیا ہی جانتی ہے۔

دوسری جانب اسی عرصے میں مجاہدین نے کئی عظیم کامیابیاں حاصل کی ہیں۔ شریعت کے سپاہی اپنی پوری آب و تاب سے ساتھ سری نگر کے گرد و پیش میں گشت کرتے نظر آتے ہیں۔ جب جو اور جہاں چاہیں کر دکھاتے ہیں۔ برادر ذاکر موسیٰ اور دیگر مجاہدین نے لاکھوں ہندی فوجیوں کی عسکری مہارت کی قلعی کھولتے ہوئے مجاہد سبزار کی شہادت کے بعد ترال کا دورہ کیا اور عامۃ المسلمین سے ملاقاتیں بھی کی، اس بندۂ خدا کی شہادت کے بعد وادی میں نوجوانوں کی جانب سے سخت ردعمل سامنے آیا، دسیوں ہندی گماشتے لہولہان کر دیے گئے اور آزادی اظہارِ رائے کے علم برداروں نے مزاحمت کی تاب نہ لاتے ہوئے سماجی رابطوں کے ویب سائٹس کے بعد انٹرنیٹ ہی مکمل طور پر بند کر دیا۔

وادی میں ایک دلچسپ صورت حال اس وقت سامنے آئی جب بڑی تعداد میں مجاہدین نے بھی کپواڑہ کے ایک پورے علاقے کا گھیراؤ کر کے گھر گھر تلاشی لی اور مقامی حکومت، سیاسی تنظیموں اور فوج و خفیہ اداروں سے متعلق درجن بھر لوگوں کو گرفتار کر لیا پھر مناسب ''علاج'' اور تفتیش کے بعد آئندہ جرم نہ کرنے کی یقین دہانی پر رہا کر دیا۔ الحمدللہ ہندو مشرکوں کے مقامی ایجنٹوں پر بھی زمین مکمل تنگ کر دی گئی ہے۔ پی ڈی پی (محبوبہ مفتی کی جماعت) کے کئی اعلیٰ و متحرک ذمہ داروں کو تنبیہات جاری کی گئیں، ہندوؤں سے معاونت پر مُصر رہنے والے چند اعلیٰ ذمہ داروں کو موت کی گھاٹ اتار دیا گیا۔ اور اللہ کی عنایت سے اس جماعت کے اکثر کارکنان جوق در جوق راہ فرار پر اختیار کر چکے ہیں۔

عزیزم ذاکر موسیٰ کے ساتھیوں نے اسی عرصے میں مجاہدین کے خلاف صف اول کا کردار ادا کرنے والی جموں کشمیر پولیس کے دسیوں اہل کاروں کو جہنم واصل کیا اور غاصب فوج کے بھی کئی اہل کار شمشان گھاٹ کی زینت بنے۔ جب کہ ایک بڑی کامیابی غاصب مشرک فوج کے لیفٹیننٹ عمر فیاض کو قتل کر کے حاصل کی گئی۔ مرکز کا وزیر داخلہ اور وزیر خزانہ کئی دن ٹکریں مارنے کے بعد ناکام واپس لوٹے۔ انتفاضہ سے نمٹنے کے لیے نئے آئی جی پی منیر خان کو سامنے لایا گیا ہے۔ مجاہدین کی یہ تمام کامیابیاں ہندوستان سے زیادہ اسلام سے غدار پاکستانی ناپاک دماغوں میں کھٹکنے لگیں اور نتیجے میں ''متحدہ جنگ کونسل'' کی جانب مقامی حکومتی اہل کاروں کے قتل کی مخفی اور اس مرتد لیفٹیننٹ کے قتل کی واضح مذمت جاری کروادی گئی۔

ماہ اپریل میں برادر ذاکر موسیٰ کے ''شریعت یا شہادت'' پر مبنی بیان کے بعد کشمیر اور پاکستان کے سیاست دانوں میں ایک بے چینی کی لہر دوڑ گئی۔ انہیں اپنی جاہ و حشمت جب فقط للہ فی اللہ اخلاص کے ہاتھوں لٹتی دکھائی دی تو آئی ایس آئی مارکہ قائدین کی جانب سے پے در پے ذاکر موسیٰ کے ''بچگانہ بیان'' کی درستیاں سامنے آنے لگیں اور بار بار ذرائع ابلاغ پر بڑھ چڑھ کر یہ باور کروایا جانے لگا کہ کشمیر کی تحریک تو فقط سیاسی مسئلہ ہے نہ کہ شریعت کی کوئی جدوجہد!

کشمیر کی تحریک پر ادنی سی نظر رکھنے والا شخص بھی جانتا ہے کہ رافضی غدار یسین ملک، شبیر شاہ اور اس کی قبیل کے دوسرے لوگ شروع دن سے ہی کشمیر کو ایک سیکولر ریاست بنانے کا منشور لیے ہوئے ہیں اور اس کی برسر عام ترویج بھی کرتے ہیں۔ لیکن مومن تو یقیناً غیرت مند ہی ہوتا ہے، اسی لیے ان گمراہ کن نشریات کی بابت برادر ذاکر موسیٰ سیخ پا ہوئے اور ایک انتہائی سخت بیان جاری کیا۔ جس میں شریعت کے نفاذ کی راہ میں رکاوٹ بننے پر گردنیں کاٹنے اور لال چوک میں لٹکانے کے سخت الفاظ استعمال کیے گئے۔ آپ نے ان لیڈروں سے یہ سوال کیا کہ تم کس تحریک کے سیاسی ہونے کی بات کر رہے ہو؟ ہم تو بچپن سے یہ سنتے آئے ہیں

آزادی کا مطلب کیا... لاالہ الا اللہ

پاکستان سے رشتہ کیا... لاالہ الا اللہ

اگر یہ تحریک سیاسی ہے تو اس کے لیے منبر و محراب کیوں استعمال کیے جاتے رہے؟ اسلام کی خاطر لڑنے والے مجاہدین کو اپنا کیوں کہا جاتا رہا اور ان کے جنازوں میں شرکت کس مقصد پر تھی۔

؎ عشق قاتل سے بھی مقتول سے ہمدردی بھی

یہ بتا کس سے محبت کی جزا مانگے گا

سجدہ خالق کو بھی ابلیس سے یارانہ بھی

حشر میں کس سے عقیدت کا صلہ مانگے گا

کشمیر میں چلتی تحریک فقط اسلامی نظام کی جدوجہد ہے اور ہم ان معاملات میں اس لیے بول رہے ہیں کہ علما خاموش ہیں و گرنہ ہم اپنی مظلوم امت کے غموں میں اور اضافہ نہیں دیکھ سکتے۔

میرے لوگو... تمہی تو غم ہمارا ہو

پھر آپ نے حسب سابق تزکیہ نفس کی تلقین کرتے ہوئے کہا کہ اسلامی نظام کو زمین پر نافذ کرنے سے پہلے خود پر نافذ کرنا ہو گا اللہ کی قربت تلاش کرنا ہو گی اور ہمیں اتحاد کی

ضرورت ہے مگر یہ کفریہ قوانین پر نہیں بلکہ توحید پر ہونا چاہیے۔ کشمیر کو سیکولر ریاست بنانے کا خواب دیکھنے والی ہر جدت پسند آنکھ نکال لی جائے گی۔ زندگی اور موت اللہ کے ہاتھ میں ہے ہماری زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں میں رہوں یا نہ رہوں مگر میری یہ بات ہمیشہ یاد رکھنا صرف اسلام کے لیے لڑنا کسی سیکولر سٹیٹ کے لیے نہیں۔

اس بیان کا جاری ہونا تھا کہ میڈیا اور سیاسی حلقوں میں ایک کھلبلی سی مچ گئی۔ آپ پر بھی پاکستانی مجاہد بھائیوں کی ہی طرح انڈیا کا ایجنٹ ہونے کی الزام تراشی کا آغاز ہو گیا۔ آپ سے پہلے ہی تنگ متحدہ کونسل اور حزب نے بھی بیان سمجھے بغیر واضح مخالفت کی اور ناقابل قبول ہونے کی مہر لگادی اور سبحان اللہ، اللہ کا یہ بندہ شریعت سے محبت کے جرم میں زمین پر تنہا کر دیا گیا۔ مگر بھائی ذاکر موسیٰ اس تمام صورت حال میں استقامت سے کھڑے رہے۔ اس کڑے وقت میں بھی اپنے موقف پر قائم رہے اور واضح کیا کہ شریعت سے مخلص ہر لیڈر کے شانہ بشانہ کھڑے ہونے کو تیار ہیں۔

بھائی ذاکر کا یہ بھی کہنا تھا کہ میرا خون کبھی ایک سیکولر ریاست کے لیے نہیں بہے گا کیونکہ اگر کوئی سیکولر ریاست کے لیے مارا جائے تو وہ شہید نہیں ہوتا اور سب سے اہم یہ کہ شرعی خطوط پر استوار جہادی جدوجہد کی راہ صاف کرتے ہوئے آپ نے پاکستان میں بیٹھے چاپلوس والے خرگوشوں سے علیحدگی کا اعلان کر دیا اور کمال صبر واخلاق کا مظاہرہ کرتے ہوئے کسی غیر مناسب، مخالفانہ یا اختلافی امر کا ذکر تک نہیں جس کا واضح مقصد مجاہدین میں آپس کے ممکنہ اختلاف کا آغاز پر ہی ازالہ تھا۔

آگ بجھانے کی اس کوشش نے تو گویا آگ کا طوفان ہی برپا کر دیا۔ مقامی سیاستدان بغلیں بجانے لگے، ہندوستانی میڈیا اور غالی داعشی برادر ذاکر موسیٰ کو داعش سے منسوب کرتے، بلند بانگ دعوے کرتے اور قائدین امت پر زبانیں نکالتے نظر آئے، پاکستانی مرتد آگے بڑھ کر جاسوسیاں کرتے اور مجاہد شہید کرواتے نظر آئے، اپنے محسنوں سے غافل جذباتی مسلمان علیحدگی کے فیصلے پر نالاں نظر آئے اور سب سے بڑھ کر چانکیہ کی اولاد نے اپنے مکر وفریب کا جال پھیلا کر اللہ کے مجاہد بندوں میں اختلاف ڈالنے کی ناپاک و مذموم کوششیں شروع کر دیں۔ حتیٰ کے اس کی عملی کوشش کے طور پر بنئے نے پاکستانی مرتدین کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ایک مقامی مجاہد کو گرفتار کر کے شہید بھی کیا اور بڑے افسران اور میڈیا کے ذریعے اس کا الزام بھی مجاہدین کے سر دھرنے کی ناکام کوشش کی گئی۔

تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں کہ اس موقع پر بھائی ذاکر موسیٰ کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے مجاہدین کے مابین غلط فہمیوں کا ازالہ بھی فرمایا۔ اپنے معمول سے ہٹ کر ایک ہی ہفتے میں تیسرا پیغام جاری کیا گیا۔ اس پیغام میں آپ نے عامۃ المسلمین کا خود پر تنقید کرنے اور گالیاں دینے پر شکریہ ادا کیا اور کیونکہ اس پر اللہ گناہ بخش دیتے ہیں۔ اور پھر ہندوستانی و پاکستانی مشرک خفیہ ایجنسیوں کے سب ناپاک منصوبوں پر پانی پھیر دیا اور سب اختلافات کو پس پشت ڈالتے ہوئے "سب سے پہلے ہندوستان" کی مشرک فوج کو دیوار سے لگانے کا عہد کیا اور یہ اعلان کیا کہ مجاہدین کے آپسی شکووں کا کبھی کفار کو فائدہ نہیں اٹھانے دیا جائے گا۔ آپ نے نظم پرستی اور قوم پرستی کا سختی سے رد کیا اور کہا کہ نہ تو مجھے پاکستان کے طاغوتی نظام تلے چلنے والی کسی تنظیم سے مدد درکار ہے اور نہ ہی میری جماعت کا کوئی نام ہے کیونکہ ہم امت میں وطن پرستی اور قوم پرستی نہیں چاہتے آپ نے تمام مجاہدین کے لیے قیمتی نصائح اور محبت بھرے پیغامات روانہ کیے کیونکہ الحمدللہ فیلڈ میں لڑنے والے ہر مجاہد کا مقصد ہی شریعت یا شہادت ہے...

ان پیغامات نے کشمیر میں حق والوں کی پاکیزہ جہد کو ایک نئی راہ فراہم کی ہے اور یہ وہی راہ ہے جس پر چلتے مجاہدین کو اللہ نے امارت اسلامیہ افغانستان ، یمن، صومالیہ ، مغرب الاسلامی اور مالی میں تمکین بخشی ہے۔ نہ کہ یہ قراردادوں، جلسوں، کانفرنسوں اور طاغوتی مفادات پر کھپنے کی بے سود راہ ہے۔ آزاد لوگ ہی آزادی حاصل کر سکتے ہیں اپنے ہی صیاد سے پنجرہ توڑنے کے مشورے فقط احمق ہی کرتے ہیں۔ برادر ذاکر موسیٰ کا راستہ سیدھا کشمیر کی آزادی کی جانب لے جاتا ہے۔ ان شااللہ

وہیں اللہ کی کروڑوں رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں، درجات کی لاتعداد بلندیاں ہوں مرتد نظام کے خفیہ عقوبت خانوں میں وحشی درندوں کے تشدد سے شہید ہونے والے مجلہ نوائے افغان جہاد کے بانی و مدیر حافظ طیب نواز رحمہ اللہ پر کہ آپ کا شروع کیا گیا سلسلہ فرحت آج سرزمین کشمیر و ہند تک میں شریعت کے سپاہیوں کی آنکھوں کو ٹھنڈک اور دلوں کو سکون بخش رہا۔ جس کی گواہی روئے زمین کے کروڑوں انسانوں کے سامنے کشمیر کے مجاہدین دے رہے ہیں۔ بھائی ذاکر نے نوائے افغان جہاد میں اپنے شریعت یا شہادت کے مبارک منہج کی حمایت جماعت القاعدہ کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا اور اس بات عہد کیا کہ شریعت یا شہادت کے مقدس منہج پر ہم جماعت القاعدہ کے ساتھ ہیں۔ مجاہدین کے نام پیغام میں آپ کا کہنا تھا کے ہم ہمیشہ آپ لوگوں کے ساتھ ہیں آپ کو جب بھی ہماری ضرورت ہو گی ہم آپ کے شانہ بشانہ کھڑے ہوں گے، آپ کے حصے کی گولی اپنے سینوں پر کھائیں گے۔ اور اس پُر صعوبت راستے پر استقامت کی دعا کی درخواست پر آپ نے گفتگو کا اختتام کیا۔ بقول شیخ احسن عزیز رحمہ اللہ

؎ ہم بادل رحمت ہیں وہ، اپنوں سے جو چھٹتے نہیں
معلوم ہے ہم کو وفا، بڑھ جائیں تو ہٹتے نہیں
تاروں کے جھرمٹ کی طرح بہ جذب باہم ایک ہیں
تسلیم ہم کرتے نہیں خطوں کی اس تقسیم کو
اسود یا ابیض کی کسی تاخیر کو تقدیم کو
جز نسبتِ تقویٰ کے، سب ابنائے آدم ایک ہیں

بنیان ہیں، مرصوص ہیں، ہیں ایک صف سے منسلک

یوں کفر کی تذلیل کے سامان میں ہم منہمک

تعداد کا کچھ غم نہیں، زیادہ ہوں یا کم ایک ہیں

آواز میں آواز دو ہم ایک ہیں ہم ایک ہیں

مگر یہ بات بھی یاد رہے کہ ذاکر بھائی فقط ایک عام مسلمان ہیں ان کا عالمی جہادی نظم سے فقط اسلامی اخوت و بھائی چارے ہی کا رشتہ ہے ... رہی بات القاعدہ کی تو القاعدہ کی دعوت ہر گز کسی جماعت، تنظیم یا خود اپنے نظم کی جانب نہیں بلکہ اس کی دعوت تو فقط اسلام کی دعوت ہے جو کہ اہل اسلام اور کفار سب پر واضح ہے۔ حتیٰ کہ علی منہاج النبوۃ، جہادی منہج پر چلنے والا ہر ایک شخص القاعدہ سے اور القاعدہ اس سے ہے۔اس سے بھی بڑھ کر مقدیشو سے اترپردیش تک جو بھی شخص خون مسلم کی حرمت کا پاس رکھتے ہوئے ، شریعت کے متعین کردہ طریقہ کے مطابق نفاذِ شریعت کی جدوجہد کرے گا ،جماعت القاعدہ اس کی مدد و نصرت کرنا،اس کی راہوں میں پلکیں بچھانا خود پر واجب سمجھے گی! القاعدہ ایک نظریے کا نام ہے! یہ نہ تو خوارج کی طرح خود کو اس امت پر بے جا مسلط کرنا چاہتی ہے اور نہ ہی جدید مرجئہ کی طرح حکمت کے نام پر خود کو اس امت سے کاٹ سکتی ہے۔القاعدہ نہ تو اپنی تشہیر اور ''واہ واہ'' کی متمنی ہے اور نہ ہی اس کے ارادے بے ضرر لوگوں سے ٹکر لینے کے ہیں۔

مگر مجاہدین اللہ کو گواہ بنا کر کہتے ہیں کہ نفاذ شریعت کے معاملے پر کبھی کسی مداہنت کا شکار نہ ہوں گے گو کہ اس جنگ کا مقصد اول اس عالمی صلیبی جنگ میں امت کا دفاعی حصار بننا ہے مگر نہ تو شیخ اسامہ رحمہ اللہ کی شروع کردہ مرتدین سے جنگ میں سستی دکھائیں گے اور نہ ہی مسلم خطوں کے بازیابی پر کوئی سمجھوتہ کیا جائے گا۔ ہر وہ مقام جہاں کے مسلمان امت کے غازی بیٹوں کو طلب کریں گے ،اللہ کے شیر وہاں بالکل ویسے ہی لبیک کہیں گے جیسا کہ غازی عبدالرشید رحمہ اللہ کے قصاص کی پکار پر لبیک کہا تھا۔

آج کشمیری مجاہدین بھی الجزائر و تیونس کے اپنے بھائیوں کی صف میں شامل ہو چکے ہیں کسمایو سے شوال تک کے قافلے میں ڈوڈہ و شوپیاں کے شیر دل جوان بھی آن کھڑے ہوئے ہیں۔یہ جہاد آزمائشوں سے بھرپور ہے اگر اللہ کے بندوں نے سختیاں، تنہایاں اور مصیبتیں سب جھیل کر شریعت کا دفاع کا علم اٹھا ہی لیا ہے تو خبردار بھی رہنا ہے کہ آگے غلو کا مارا ہوا خوارج کا فتنہ موجود ہے...ان سے دامن بچانا ہے اور پھر اس سے بھی آگے سارا عالم کفر آپ سے جنگ کے لیے کھڑا ہے، کوئی پناہ دینے والا نہیں سوائے اللہ کے۔

آج کشمیری مجاہدین اس امت کے نوجوانوں کو اور عالمی جہاد سے منسلک مجاہدین مقامی اسلامی تحریکات کو فقط ایک ہی پیغام دے رہے ہیں

؎ اے عاشقانِ شہرِ وفا ہم سے آملو

کب تک سہو گے رسمِ جفا ہم سے آملو

چاہت کے معاملات ہیں سود و زیاں سے پاک

چھوڑو یہ سب جزا و سزا ہم سے آملو

ہم نے تمہارے پیار میں سب کچھ بھلا دیا

شکوہ ہے کیوں کیسا گلہ ہم سے آملو

اس ہجر نامراد کو دے ڈالو اب شکست

ہونٹوں پہ لے کے حسن عطا ہم سے آملو

اچھے دنوں کی آس پہ بیٹھے رہو نہ دور

کر ڈالیں مل کے کفر فنا ہم سے آملو!

اللہ بھائی ذاکر موسیٰ اور ان کے ساتھیوں کی مدد و نصرت فرمائے،ان کو شریعت کے پرچم تلے سری نگر سے دہلی،ڈھاکہ، ینگون اور کولمبو تک پیش قدمی کرنے والا بنادے کہ سری لنکا میں بھی بدھ درندے مسلمانوں پر ٹوٹ پڑے ہیں اور اللہ ہم سب کو اپنی عافیت سے درگزر فرمائے،راہِ حق پر رہ نمائی کرے ،اس پر استقامت اور نصرت سے نوازے۔اور شیخ عاصم عمر حفظہ اللہ کی قیادت میں پورے برصغیر کو امارت اسلامیہ کا حصہ بنانے کی توفیق دے،آمین۔

☆☆☆☆☆

بقیہ: مسلمانوں کی ذلت و رسوائی کے اسباب

اس کی تفصیل طویل ہے، قرآن کریم کی سورۂ آل عمران اور سورۂ توبہ میں نہایت عالی مرتبہ عبرتیں موجود ہیں۔امت کا فرض ہے کہ اس روشن مینار کو ہمیشہ پیشِ نظر رکھے۔ بہر حال اللہ کے راستے میں کلمۂ اسلام کی سربلندی کے لیے دشمنوں سے معرکہ آرائی، راہ خدا میں جہاد کرنا اور اسلام کی خاطر اپنی جان قربان کردینا نہایت پیش قیمت جوہر ہے۔قرآن کریم اور سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے دنیوی فوائد اور اخروی درجات کو ہر پہلو سے روشن کردیا ہے اور اس وجہ سے امتِ محمدیہ علی صاحبھا السلام پر جو عنایات الٰہیہ نازل ہوتی ہیں، ان کے اسرار کو نہایت فصاحت و بلاغت سے واضح کردیا ہے۔

حضرات! یہ ایک مختصر سا مقالہ ہے جو نہایت مصروفیت اور کم وقت میں لکھا گیا،اس لیے بحث کے بہت سے گوشے تشنہ رہ گئے ہیں، جس پر مسامحت کی درخواست کروں گا۔آخر میں ہم حق تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ ہماری غلطیوں کی اصلاح فرمائے، ہمارے درمیان قلبی اتحاد پیدا فرمائے، کافروں کے مقابلہ میں ہماری مدد اور نصرت فرمائے اور ہمیں صبر، عزیمت، مسلسل محنت کی لگن اور تقویٰ کی صفات سے سرفراز فرما کر کامیاب فرمائے، آمین۔

☆☆☆☆☆

آل سعود کی ٹرمپ اور امریکہ پر نئی نوازشات!

رحمت اللہ جوگیزئی

نومنتخب امریکی صدر ٹرمپ کے حالیہ سعودی دورے کی گونج تھی جس پر مسلم حکمران چھلانگیں لگاتے اور فرطِ جذبات میں امریکی پرچم چومتے یوں پہلے نہ دیکھے گئے تھے.... یہ وہ دور نہیں جب غدارانِ ملت' دشمنوں سے ساز باز کرنے کے لیے نہایت رازداری کا معاملہ اختیار کرتے تھے کہ عوام میں جیسی تیسی ہی عزت سہی، کہیں وہ بھی نہ ہاتھ سے چلی جائے...اب کوئی ان خائن حکمرانوں کو دیکھ کر سوچ بھی سکتا ہے کہ ان کو عوام میں اپنی ساکھ (کہ دین سے بغاوت توان کی سرشت میں پڑی ہے، اس کا انہیں نہ کل مسئلہ تھا نہ آج ہے!) سے متعلق کوئی پرواہ ہوگی؟ چلئے! عوام میں نہ سہی لیکن بین الاقوامی میڈیا کو ہی دیکھ لیتے کہ مسلمان امت پر مسلط ان خونی درندوں کے ساتھ تمہارے اس بے شرمی اور دیدہ دلیری سے عہد وپیمان اور عشق ومحبت کے طرزِ عمل کے بارے کیا کہہ رہا ہے! امریکی اخبار واشنگٹن پوسٹ نے ٹرمپ کو سعودی عرب میں ملنے والی غیر معمولی عزت افزائی پر کارٹون چھاپا جس میں ٹرمپ کو بطور قبلہ وکعبہ (نعوذ باللہ) دکھایا گیا ہے اور سعودی حکمران سمیت دوسرے (مسلمان ملکوں پر قابض) حکمرانوں کو ٹرمپ کا خوشی خوشی طواف کرتے دکھایا گیا ہے۔ یہ وہی شاہ ہیں کہ جنہیں رب کا کوئی خوف تو چھُو کر نہیں گزرا لیکن ابھی کچھ عرصہ قبل تک عرب بہار میں نظر آنے والا عوامی غصہ ان شاہوں کو پریشان کیے ہوئے تھا اور ہوتے بھی کیوں نہ کہ مشرقِ وسطیٰ پر مسلط ان خائن حکمرانوں کے خلاف عوام کو جب بھی موقع ملا تو ان کا حال لیبیا کے صدر قذافی جیسا ہی ہوگا۔ ٹرمپ کی آمد سے قبل شاہراہوں پر شاہ سلمان اور ٹرمپ کی تصویر کے ساتھ یہ نعرہ درج تھا Together we prevail یعنی اکٹھے ہم غالب آئیں گے۔ یہ شیطانی حسرت کن پر غالب آنے کی ہے کن کو مٹانے کی ہے؟ اس میں کسی کو شبہ تو نہیں ہونا چاہیے کہ مسلم دشمنی کا جو سلسلہ امریکی سابقہ حکمرانوں نے شروع کیا تھا ٹرمپ اسے انتہا پر لے جانے کے لیے پوری طرح پر تول رہا ہے۔ یہ وہی ٹرمپ ہے جس نے الیکشن سے قبل اپنی انتخابی مہم کی بنیاد صرف اور صرف مسلمانوں کے خلاف نفرت انگیز بیانات اور ان اقدامات کے وعدوں پر رکھی جو اس نے مسلمانوں کے خلاف اٹھانے ہیں۔ امریکی ریاست جنوبی کیرولینا کے ایک جلسے میں ٹرمپ نے اس امریکی جنرل کو خراج تحسین پیش کیا جس نے فلپائن میں مسلمان مزاحمت کاروں کی ایک بڑی تعداد کو سور کے خون میں بھگوئی ہوئی گولیاں ماریں۔ اس کے علاوہ مسلمانوں پر امریکہ میں داخلے پر پابندی سمیت مساجد کی جاسوسی، اور بندش کے متعلق بھی اقدامات لینے کی وقتاً فوقتاً بات کی۔ امریکہ میں مسلمانوں کے ڈیٹا بیس کی ضرورت پر بھی زور دیا تاکہ جاسوسی صحیح معنوں میں ہوسکے۔ یہاں تک بھی کہا کہ جن مسلمانوں پر شدت پسندی اور دہشت گردی کا الزام آئے انکے بہن بھائی اور والدین تک کو نہ چھوڑا جائے۔ ٹرمپ کے ان اقدامات سے دیارِ کفر میں بسنے والے ان مسلمانوں کے کانوں سے بھی دھواں نکلنے لگا کہ جو اُن کفریہ نظاموں کے زیرِ سایہ کئی کئی دہائیوں سے بغیر کسی شرم وحیا کے زندگیاں گزار رہے ہیں! خیر اس وقت یہ ہمارا موضوع نہیں، اپنے موضوع کی جانب واپس آتے ہیں... ٹرمپ کے اس دورے کے موقع پر سعودی عرب اور امریکہ کے درمیان ۴۵۰ارب ڈالر کے معاہدے ہوئے، جن میں ۱۵۰ارب ڈالر کے دفاعی معاہدے شامل ہیں۔ ساتھ ہی ۱۵۰ بلیک ہاک ہیلی کاپٹر کی سعودی عرب میں تیاری کے لیے بھی منصوبہ ہے۔ امریکی ماہرین کی جانب سے کہا جارہا ہے کہ ان معاہدوں پر عمل درآمد سے معیشت پر اچھے اثرات مرتب ہوں گے اور روزگار کے بے شمار مواقع پیدا ہوں گے۔ البتہ یہ وضاحت دینا ضروری نہیں سمجھا گیا کہ یہ امریکی معیشت اور روزگار کی بات ہورہی ہے نہ کہ سعودی عرب کے لیے۔ اس کی وضاحت کرتے ہوئے خود ٹرمپ کہتا ہے کہ میں اپنی رقوم (جو تیل کی خرید کی مد میں امریکہ کو سعودی عرب کو ادا کرنی ہوتی ہیں) واپس امریکہ لے آیا ہوں۔ امریکہ کی گرتی معیشت سے سبھی واقف ہیں ...افغانستان، عراق، شام اور صومالیہ وغیرہ میں اس کی جو درگت بنی ہے اب اس کے پاس ان جنگوں کو جاری رکھنے کے لیے اور اس کے سوا کوئی راستہ بچا ہی نہیں کہ یورپ اور نیٹو کے سامنے ہاتھ پھیلائے اور اس جنگ کی مالی مدد اور اپنے فوجی بھیج کر اس کا ساتھ دینے کے ترلے کرے، اس میں امریکیوں کو خاطر خواہ کامیابی نہیں ہوئی۔ لیکن عربوں کا معاملہ نسبتاً آسان تھا کہ ان کو لوٹنا نہ مشکل ہے نہ ہی کوئی نیا کھیل ہے۔ انسانی تاریخ میں شاید ہی ایسی ڈاکہ زنی ہوئی ہو جو امریکہ عرب ممالک کے ساتھ تیل کی خرید میں کرتا ہے ...اور جو رقوم عرب حکومتوں کو ملتی بھی ہیں ان سے متعلق بھی واپس امریکہ میں سرمایہ کاری کے معاملے طے کر لیے جاتے ہیں (اسی لیے محسنِ امت شیخ اسامہ بن لادن' عرب شاہوں کے ذریعے صلیبیوں کی مسلمانوں کے وسائل کی لوٹ مار کو "تاریخ انسانی کا عظیم ترین ڈاکہ" قرار دیتے تھے)۔

شاہ سلمان نے سعودی عرب کے سب سے بڑے سول اعزاز عبدالعزیز میڈل سے بھی ٹرمپ کو نوازا۔ اس اعزاز کا اجرا ۱۹۷۱ء میں کیا گیا، ٹرمپ سے قبل یہ تمغہ اوباما، سابق فرانسیسی صدر فرانسو اولاند، مصری صدر سیسی، چینی صدر شی جن پنگ سمیت مختلف شخصیات کو دیا جاچکا ہے... بہر حال اس فہرست سے تو جو معیار واضح دکھائی دیتا ہے تمغے کے حصول کا، وہ تو امت مسلمہ سے دشمنی ہے کہ جو کرے وہ پائے...

کبھی امت مسلمہ تلواروں کے سائے میں نمازِ عشق ادا کرتی تھی! لیکن اب "خادم حرمین شریفین"، کٹر صلیبی سردار کے ہمراہ تلواروں کے سائے میں رقص کرتا ہے اور امریکی پرچم کو بوسے دیتا ہے! اسی "خادم" کے کاسہ لیس اُس کے تقویٰ کا ڈھنڈورا پیٹتے ہیں کہ "شاہ سلمان معذور ہونے کے باوجود نماز پابندی سے ادا کرتا ہے چاہے بیٹھ کر ادا کرنی پڑے"... اب یہ معذور بڈھا، صلیبی سرغنہ کے ساتھ یوں رقص کرتا دکھائی دیتا ہے جیسے بیس پچیس سال کا بانکا میراثی جوان ہو!

ٹرمپ نے ان ''مسلمان'' کٹھ پتلیوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ''دہشت گردوں کو اپنی زمین اور مقدس عبادت گاہوں سے نکال دیں''... حالانکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو مشرکین اور یہود و نصاریٰ کو جزیرۂ عرب سے نکالنے کے احکامات صادر فرمائے تھے! آل سعود کی طرف سے اس دورہ کے موقع پر ٹرمپ کو اربوں ڈالر مالیت کے تحائف سے نوازا گیا...امت مسلمہ کے مال کو صلیبی آقا کے چرنوں میں کس طرح نچھاور کیا گیا، اُس کی شرم ناک تفصیل مختصراً ملاحظہ ہو:

''ٹرمپ کو شاہ سلمان کی طرف سے پیش کیے جانے والے تحائف انتہائی قیمتی اور نایاب کا ہیرا، خالص سونے سے تیار کردہ گن جس پر شاہ سلمان کی تصویر نقش تھی، ۲۵۵ کلو گرام وزنی خالص سونے سے تیار کردہ تلوار، جس پر ہیرے اور دیگر نادر قسم کے پتھر اور جواہر نصب ہیں اور اس تلوار کی قیمت ۲۰۰ ملین ڈالر ہے، ٹرمپ اور اس کے خاندان کے لیے سونے اور ہیروں سے تیار ۲۵ گھڑیاں، جن کی مالیت ۲۰۰ ملین ڈالر ہے، ٹرمپ کی بیوی اور بیٹی کے لیے ہیرے اور جواہرات سے سجے ۱۵۰ سے زائد عبایا... سعودی دارالحکومت ریاض میں واقع سب بڑی شاہراہ کا نام ڈونلڈ ٹرمپ سے منسوب کر دی گئی۔ اور اس شاہراہ کے شروع میں ٹرمپ کی شکل کا ایک مجسمہ رکھ دیا جائے گا...امریکہ میں واقع مشہور مجسمہ آزادی کا ایک چھوٹا سا ہم شکل مجسمہ مگر یہ ہم شکل مجسمہ سونے ہیرے اور جواہرات سے تیار شدہ ہے جسے ایک خاص سعودی طیارے کے ذریعے وائٹ ہاؤس منتقل کیا جائے گا۔ ۸۰۰ ملین ڈالر کی قیمتی یاٹ (کشتی) جس کی لمبائی ۱۲۵ میٹر ہے اور یہ یاٹ دنیا کی سب سے لمبی ذاتی یاٹ ہے جس میں ۸۰ کمرے اور ۲۰ شاہی کمرے موجود ہیں، ان کمروں کے بیشتر اجزا سونے سے تیار کردہ ہیں ...اس یاٹ کو امریکی بحریہ کے ذریعے امریکہ روانہ کیا جائے گا''۔

یاد رہے کہ اس قدر قیمتی تحائف سعودی شاہوں نے اس سے قبل سعودی عرب کا دورہ کرنے والے کسی بھی سربراہ مملکت کو نہیں دیے، شاہ سلمان کا اصرار تھا کہ یہ تحائف ٹرمپ کے ذاتی تحائف ہیں اور انہیں امریکہ کے عجائب گھروں میں نہ رکھا جائے۔
ان حکمرانوں کے خلاف جب شریعت کا بتایا ہوا صاف اور دوٹوک راستہ اختیار کرتے ہوئے اللہ کے کچھ بندے میدان میں نکلتے اور امت کے دفاع کا فرض انجام دینے کے لیے جہاد و قتال کی رزم گاہیں سجاتے ہیں تو مفتیانِ مفت خور کی جانب سے ''باغی'' قرار دیے جاتے ہیں اور ایسے رزیل، کمینے اور بدبخت حکمرانوں کو ''اسلامی'' ثابت کرنے کے لیے سارا زور صرف کیا جاتا ہے۔

سعودی عرب اور امریکہ کے تجارتی معاہدوں کے نام پر اس عجیب و غریب ڈاکہ زنی پر یہ خائن حکمران پھولے نہ سمائیں تو تعجب کی بات نہیں کہ ان کی عیاشیوں کے لیے ان کا حصہ 'ہڈی کی مانند ان کے منہ میں پہنچ ہی جاتا ہے لیکن ان نام نہاد (درباری) علما کے بارے میں کیا کہیں جن کا فرض تو حکمرانوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حکم اور آخری وصیت یاد دلانی تھی کہ ''یہود و نصاریٰ کو جزیرہ عرب سے نکال دو'' (یہ حکم ان غیر مسلم عربوں کے متعلق تھا جو نسلاً عرب تھے اور آج صورت حال ہے کہ دنیا بھر سے دجالوں اور مشرکوں کو دعوت دے دے کر بلایا جاتا ہے اور ان کے سامنے سجدہ ریز ہوا جاتا ہے) حکمرانوں کی خوشامد میں یہ اب اس حد کو پہنچ گئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حکم اور بنیادی بات کو کیا سمجھتے اور سمجھاتے اپنی ہوس کے ہاتھوں غلام ہو کر امریکی صدر کے سعودی عرب کے دورے سے فائدہ اٹھاتے ہوئے مسلمانوں کے مسائل کے حل کا درس دے رہے ہیں۔ ایسے ہی بدبختوں میں سے ایک نے اپنی ایمان فروشی کا قلمی ثبوت روزنامہ دنیا میں لکھے گئے کالم بعنوان ''ریاض میں کانٹے اور کلاب'' کی صورت میں دیا۔ اس ''فاختہ نما'' عالم کی سوچ کی پستی اور شاہوں کی چاپلوسی، اسی کے الفاظ میں ملاحظہ کریں:

''شاہ سلمان کے ہونہار فرزند سعودیہ کے وزیر دفاع امریکہ میں گئے۔ ٹرمپ سے ملاقات کی اور ان کو اپنا ایسا گرویدہ بنایا کہ ڈونلڈ ٹرمپ نے اپنا مسلم دشمنی کا ایجنڈا فائل میں بند کر کے ریکارڈ روم میں رکھ دیا۔ اب ڈونلڈ ٹرمپ نے اپنے دورے کا آغاز ظہور اسلام کی سرزمین سے کیا۔ وہ ریاض پہنچ گئے اور جاتے ہی بیان دیا، دہشت گردی کرنے والے چند لوگ ہیں جن کا اسلام جیسے پرامن دین سے کوئی تعلق نہیں۔ بتلایئے اس تبدیلی یا یوٹرن پر شاہ سلمان اور ان کے فرزند محمد بن سلمان تحسین کے مستحق ہیں یا تنقید کے؟ فیصلہ قارئین پر چھوڑتا ہوں۔ جناب ڈونلڈ ٹرمپ نے قہوہ کی چھوٹی پیالی جسے فنجان کہا جاتا ہے، اسے بائیں ہاتھ میں پکڑا تو شاہ سلمان نے انہیں بتلایا کہ جناب والا! اسے دائیں ہاتھ سے نوش فرمایئے۔ جناب ٹرمپ اور ان کی اہلیہ میلانیا نے فوراً دائیں ہاتھ سے پینا شروع کر دیا۔ یوں شاہ سلمان کہ جنہوں نے اوباما کو ریاض ایئرپورٹ پر اس وقت چھوڑ دیا تھا جب مؤذن نے اللہ اکبر کی صدا بلند کی تھی اور آج انہی شاہ سلمان نے ریاض ایئرپورٹ پر اسلامی تہذیب و تمدن کا ایک دوسرا رنگ جما کر دنیا بھر کو اک منظر دکھلایا کہ امریکی صدر ان کی بات پر فوراً عمل کرتے ہوئے فنجان کو دائیں ہاتھ میں کر لیتے ہیں۔ تو اس پر شاہ سلمان سلیوٹ و سلام کے مستحق ہیں یا کہ تنقید و دشنام کے؟ یہاں کانٹا چبھونا ضروری ہے یا کہ گلاب کے پھول کو سونگھنا لازمی ہے''۔

یعنی قہوے کا فنجان سیدھے ہاتھ میں پکڑا کر امت مسلمہ پر خونیں راتیں مسلط کرنے والے درندوں کے سردار کو ''رشد و ہدایت'' سے نواز دیا گیا! گراوٹ سی گراوٹ ہے اور کمینگی سی کمینگی ہے!!! آگے لکھتا ہے:

''عربوں میں تلوار کو دائیں ہاتھ میں تھامنا اور پھر معمولی اچھل کود کے ساتھ بہادری اور شجاعت کا اظہار کرنا ان کا ایک کلچر ہے۔ بعض یار لوگوں نے اس میں کانٹا اس برے انداز سے چبھویا کہ اسے رقص کا نام دے دیا۔ دراصل منظر یہ تھا کہ یہ لوگ اس طرح صف بندی کر کے کھڑے ہیں جس طرح اسلامی فوجیں صف بندی کیا کرتی تھیں''۔

وہ تلواریں جنہیں اللہ کے دین کی نصرت اور امت مرحومہ کا دفاع کرنا تھا، اُنہیں صلیبی رقص میں محو دیکھ کر اس جیسے بد بختوں کو ''اسلامی فوجوں کی صف بندیاں'' نظر آ رہی ہیں! ریالوں کی چربی میں دین ایمان سب پگھل گیا!!!

آخر میں کیا لکھتا ہے... چاپلوسی کی انتہا دیکھئے! اور توحید کے بھرم میں اپنے تیئں اس قدر غلطاں کہ عام مسلمانوں کے ایمان و اعمال کو کسی قابل نہ سمجھنے والے شاہِ صلیب کی چوکھٹ پر کس طرح سجدہ ریز ہوتے ہیں، ملاحظہ ہو:

''وہ وقت بھی ان شاءاللہ آئے گا کہ جیسے رضا شاہ پہلوی مرحوم بھٹو اور فیصل شہید کے پہلو میں تھے۔ ایران کے صدر بھی سلمان اور نواز کے پہلو میں ہوں گے۔ آخر پر شہزادہ محمد بن سلمان کو سلیوٹ۔ آپ نے ٹرمپ کو ٹریپ کر کے بدل دیا۔ امریکہ میں رہنے والے پاکستانی اور تمام دنیا کے مسلمان محفوظ ہو گئے۔ آپ کے دیس میں میرے پاکستانی بھی محفوظ رہیں۔ پاکستان کی معیشت کے جسم میں یہ خون رواں رہے۔ الغرض! ٹرمپ کے بدلنے سے جن کروڑوں مسلمانوں کا خوف امن میں بدلا ان سب کی طرف سے شکریہ اور سلام اے ابن سلمان''۔

اللہ کی لعنت ہو ایسے ملعون اور شریر ''اہل علم'' پر کہ جن کے ایمان کی قیمت چند ڈالر اور چند ریال ہی رہ گئے ہیں! پاکستان علما کونسل کا چیئرمین طاہر اشرفی تو ریاض سے ٹرمپ کے دورے کی ''لائیو کوریج'' کرتا رہا... یہ اُس سعودی شاہوں نے جانب سے ٹرمپ کو دی جانے والی دعوت میں مدعو تھا، اور فخریہ انداز میں (سینہ نہیں پیٹ پھُلا کر، کیونکہ پیٹ کو حرام مال نے پہلے ہی تودے موافق بنا رکھا ہے) دعوت کا menu سوشل میڈیا پر دکھاتا پھر رہا تھا۔ امریکی صدر کے دورے پر تنقید کرنے والوں پر اُسے اتنا غصہ تھا کہ اپنے عظیم الجثہ وجود بمشکل قابو کرتے ہوئے' وہ اُن تمام لوگوں کی مذمت کر رہا تھا جو اس دورے پر تنقید کیے جا رہے تھے! ایسے علما ہی اللہ کی پھٹکار اور دھتکار کو اپنے لیے لازم کرنے والے ہیں!! امام دیلمی رحمہ اللہ نے حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو شخص ظالم حکمران کے پاس خود اپنی مرضی سے گیا، اسکی خوشامد کرنے کے لیے اس سے ملاقات کی اور اسے سلام کیا تو وہ اس راہ میں اٹھائے گے قدموں کے بقدر جہنم میں گھسِتا چلا جائے گا، یہاں تک کہ وہ وہاں سے اٹھ کر واپس اپنے گھر لوٹ آئے اور اگر وہ شخص حکمران کی کی خواہشات کی طرف مائل ہوا یا اسکا دست و بازو بنا تو جیسی لعنت اللہ کی طرف سے اس (حاکم) پر پڑیگی ویسی ہی اس پر بھی پڑیگی اور جیسا عذاب دوزخ میں اسے ملے گا ویسا ہی اسے بھی ملے گا''۔

عموماً امریکہ کی اس خطے پر للچاتی نظر کو صرف تیل کی لوٹ کھسوٹ کے تناظر میں دیکھا جاتا ہے جب کہ ایسا نہیں ہے۔ صلیبی و صیہونی لشکروں کی جزیرۂ عرب میں موجودگی بذات خود اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ معاملہ کچھ اور بھی ہے۔ یہودیوں کی شروع سے کوشش تھی کہ کسی طرح یہاں مخصوص علاقوں پر قبضہ کر کے صیہونی ریاست قائم کی جائے، جو دریائے دجلہ سے نیل تک ہو۔ فلسطین پر یہودیوں کا قبضہ اسی منصوبے یعنی ''گریٹر اسرائیل'' کا پہلا ہدف تھا۔ جس کے بعد صدام دور میں عراق کے حملے کا پروپیگنڈہ کر کے سعودی عرب کے دفاع کے لیے اتنی بڑی تعداد میں صلیبی لشکر اپنے پورے ساز و سامان کے ساتھ براجمان ہوا جس کے متعلق شاہ فہد کے بھائی طلال بن عبدالعزیز نے ۷ ذیقعدہ ۱۴۱۸ء کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا: ''امریکی فوجیں ہمارے کہنے سے بھی واپس نہیں جائیں گی''۔

اب صدام کے بعد داعش کو بہانہ بنا کر اپنی موجودگی اور مستحکم کر لی ہے۔ ایک اور وجہ اس خطے کی جغرافیائی حیثیت ہے۔ دنیا کے اہم بحری راستے اس علاقے کے ارد گرد ہیں چونکہ پوری دنیا کا تیل کا ۶۰ سے ۷۵ فی صد ذخیرہ یہیں موجود ہے، اس طرح یہ علاقہ دنیا کی معاشی شہ رگ بھی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کویت، سعودی عرب، قطر، بحرین اور عمان میں امریکی فوجی اڈوں سمیت پانیوں میں بحری بیڑے بھی ہمہ وقت موجود ہیں۔ اگر صرف تیل ہی امریکیوں کی توجہ کا مرکز ہوتا تو صومالیہ جیسے قحط زدہ ملک میں امریکہ کو گھسنے کی ضرورت نہیں تھی۔ لیکن دنیا بھر کے آبی راستوں کا کنٹرول امریکی ترجیحات میں سر فہرست ہے۔

سعودی حکمرانوں سے امریکی صدر کی اس ملاقات کے ذریعے برما کشمیر و فلسطین کے مسائل حل کروانے کی نصیحت کرنے والے پہلے یہ بھی دیکھ لیں سعودی عرب کے ایران کے ساتھ تنازعات میں کس حد تک امریکہ نے ساتھ دیا ہے سوائے چند بیانات کے۔ سچ تو یہ ہے کہ ان حکمرانوں میں سرے سے یہ قابلیت ہے ہی نہیں کہ کسی بھی سطح پر کوئی خیر کا کام کر سکیں۔ امام انور العولقی رحمہ اللہ نے کیا خوب فرمایا کہ

''آج کے امراء و صدور قومی قیادت تو درکنار بھیڑوں کا ریوڑ ہانکنے کی بھی صلاحیت نہیں رکھتے''۔

☆☆☆☆☆

مشرقی ترکستان (سنکیانگ) پر چین کے کمیونسٹ الحادی قبضے اور ظلم کی تاریخ

احید حسن

مشرقی ترکستان چین میں مسلم اقلیت پر مشتمل خطے کا نام نہیں ہے بلکہ یہ چین کے مقبوضات میں سے ایک اسلامی مستقل شناخت رکھنے والے وسیع خطے کا نام ہے۔ گویا مشرقی ترکستان قصہ پارینہ ہے۔ مسلم اُمہ کے اذہان میں جگہ نہ پاسکنے والے کاشغر کا خطہ جو چین کے جابرانہ اور الحادی تسلط میں اپنا اسلامی تشخص گم کرتا جارہا ہے۔ چین گزشتہ کئی سالوں سے مشرقی ترکستان کے اسلامی شناخت پر مبنی تاریخی ورثے کو مٹاتا چلا جارہا ہے۔ چین نے اس علاقے پر قبضہ جما کر اسے سنکیانگ کے نام سے اپنا ایک صوبہ قرار دے دیا ہے۔

مشرقی ترکستان میں اسلامی تشخص کو مٹانے کے لیے ملحد چین ہر غیر انسانی اور غیر اخلاقی اقدام کر رہا ہے، اپنے مذموم مقاصد کے لیے چین مخلوط تربیتی پروگرام ترتیب دیتا ہے تاکہ وہاں بداخلاقی اور زناکاری کو فروغ حاصل ہو اور اسلام مرد و زن کو جس اعلیٰ اخلاق کی تعلیم دیتا ہے اس کا بر سرِ عام تمسخر اڑا سکے۔ مقامی مسلمان قائدین نے جب ایسے تربیتی پروگرام کے خلاف آواز بلند کی تو چین نے ساڑھے تین لاکھ سے زائد مسلمانوں کو قتل کر دیا۔ ان قتل ہونے والے تعلیم یافتہ نوجوانوں کے قائدین میں چند نامور نام بھی تھے جنھوں نے ترکستان میں قربانی کی داستانیں رقم کی ہیں جن میں عبدالرحیم عیسیٰ، عبدالرحیم سیری اور عبدالعزیز قاری جیسے نام شامل ہیں۔

دو کروڑ کی آبادی پر مشتمل مشرقی ترکستان کے اسلامی تشخص کو مٹانے کے لیے اور بالخصوص عقیدہ اسلام کو مسخ کرنے کے لیے چین نے کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی ہے۔ آپ کو نقشے میں مشرقی ترکستان نامی کوئی ملک نہیں ملے گا۔ مشرقی ترکستان سیاسی لحاظ سے سنکیان ہے جو چین کے نقشے میں آپ کو ملے گا۔

متحدہ ترکستان کو ہتھیانے کے لیے روس اور چین کے مابین بارہا چپقلش رہی ہے بالآخر دونوں نے متحدہ ترکستان کو تقسیم کر لیا اور مغربی ترکستان پر روس کا قبضہ اور مشرقی ترکستان پر چین کا قبضہ بلا کسی بین الاقوامی مداخلت کے قبول کر لیا گیا۔

مشرقی ترکستان رقبہ کے لحاظ سے پاکستان سے بڑا ہے اس کی آبادی دو کروڑ سے زائد نفوس پر مشتمل ہے اور مسلمان واضح ترین اکثریت میں ہیں۔ مشرقی ترکستان کا دارالحکومت کاشغر ہے جسے قتیبہ بن مسلم باہلی نے فتح کیا تھا۔

چنگ خاندان (۱۶۵۵-۱۹۱۱ء) کا عروج ''ہوئی'' اور ''اویغور'' مسلمانوں کے لیے تباہ کن ثابت ہوا۔ انہیں سرکاری عہدوں سے الگ کر دیا گیا اور ان کے شہری حقوق سلب کر لیے گئے۔ مانچو عہد میں منچوریا، منگولیا اور تبت سمیت مشرقی ترکستان پر بزور قوت قبضہ کر لیا گیا۔ ۶۴۰۹۳۰ مربع میل پر پھیلے ہوئے مشرقی ترکستان کے اس مقبوضہ علاقے کو پہلے چینی ترکستان اور بعد ازاں سنکیانگ (نیا صوبہ / نئی سرزمین) کا نام دیا گیا۔

۱۷۳۱ء میں بادشاہ ینگ چنگ (۱۷۲۳-۱۷۳۵ء) نے گانسو کے علاقے میں مسلمانوں کی تحریک آزادی کو بدترین مظالم کے ذریعے دبا دیا اور اس کے ساتھ ہی مسلمانوں کے سفرِ حج، مسلم علاقوں میں مساجد کی تعمیر اور گائے کے ذبیحہ پر بھی روک لگا دی گئی مزید یہ کہ چین میں علما کا داخلہ ممنوع قرار پایا۔ معاملہ یہیں ختم نہیں ہوا بلکہ چینی حکومت نے صوبہ شنسی / شان سی، صوبہ گانسو کے شہر ہوچاؤ اور صوبہ یونان میں تمام مسلم آبادی کو تہ تیغ کر دیا۔

اب یعنی اپریل ۲۰۱۷ء چینی حکام نے مسلمان اکثریتی مغربی ریاست 'مشرقی ترکستان' یعنی سنکیانگ میں انتہا پسندی سے نمٹنے کا ایک انوکھا طریقہ اختیار کیا ہے اور ریاست بھر میں نومولود بچوں کے نام 'محمد' اور 'جہاد' رکھنے پر پابندی عاید کی گئی ہے۔

قبل ازیں یہ اطلاعات بھی آئی تھیں کہ چینی حکومت نے یغور نسل کے مسلمانوں کے خلاف سخت اقدامات کیے تھے جن میں روزہ رکھنے پر پابندی اور بسوں میں حجاب اوڑھنے پر پابندی عاید کر دی گئی تھی۔

چین کے صوبہ سنکیانگ میں مسلمانوں پر داڑھی رکھنے اور پردہ کرنے کی پابندی عائد کی گئی ہے۔ اطلاعات کے مطابق سنکیانگ کے حکام نے اس بارے میں نیا قانون منظور کیا ہے۔ اس قانون کے تحت اب برقعہ پہننے والی خواتین کو پبلک مقامات پر جانے کی اجازت نہیں ہوگی۔ اسی طرح مردوں کو ایک خاص حد سے زیادہ لمبی داڑھی رکھنے سے روکا جائے گا۔ اس طرح کی پابندیوں پر پہلے بھی عمل کروایا جاتا ہے اور اس صوبہ سے چینی حکام کی زیادتیوں کے بارے میں اطلاعات سامنے آتی رہتی ہیں۔ لیکن تازہ قانون کے تحت اب حکام لوگوں کو ان پابندیوں کے لیے مجبور کر سکیں گے اور خلاف ورزی پر سزا دی جا سکے گی۔

اگرچہ دنیا کے بیشتر ملکوں میں مسلمانوں کے خلاف اقدامات سامنے آتے ہیں لیکن کسی بھی ملک میں انہیں اپنے دینی عقائد کے مطابق عمل کرنے سے روکنے کی ایسی کوشش کبھی نہیں کی گئی۔ یہ اقدامات بنیادی انسانی حقوق اور عالمی معاہدوں کے منافی ہیں۔ قوانین کے مطابق پورے جسم کے پردے بشمول چہرے کا نقاب کرنے والوں کو ملازمین

عوامی مقامات جیسا سٹیشنوں اور ہوائی اڈوں میں داخل ہونے سے 'منع کریں' گے اور ان کے بارے میں پولیس کو مطلع کریں گے۔

یہ پابندیاں سنکیانگ کے قانون سازوں نے منظور کیا ہے اور علاقے کی سرکاری ویب سائٹ پر جاری کی گئی ہیں۔

اس سے قبل چینی حکام کی جانب سے اویغوروں کو پاسپورٹ جاری کرنے پر پابندی عائد کرنے جیسے اقدامات اٹھا چکے ہیں۔

اکثریت آبادی مسلمانوں پر مشتمل تھی۔ لیکن سرکاری سرپرستی میں ایک طرف مسلمانوں کی ثقافت اور رہن سہن کو تبدیل کرنے کی کوشش کی گئی تو دوسری طرف مسلمانوں کو اپنے ہی علاقے میں اقلیت میں تبدیل کرنے کے لیے بڑی تعداد میں ہان چینی باشندوں کو اس علاقے میں نقل مکانی پر آمادہ کیا گیا اور انہیں مراعات دے کر اعلیٰ سرکاری عہدوں پر لا بٹھایا گیا۔

جب کہ مسلمان آبادی کو امتیازی سلوک کا نشانہ بنایا گیا ہے۔ ان حالات میں ترکستان اسلامی پارٹی کے نام سے چین سے علیحدگی کی تحریک بھی چلائی جارہی ہے جسے چین طاقت کے زور پر دباتا رہا ہے۔ بعض علیحدگی پسند ایغور باشندوں نے عسکری گروہ بھی منظم کئے ہیں جو اپنے وطن کی آزادی کے لیے مسلح جدوجہد پر یقین رکھتے ہیں۔ چین انہیں دہشت گرد گروہ قرار دیتا ہے۔

باقی دنیا میں ایسے اقدامات پر مسلمانوں کے مذمتی بیانات سامنے آتے دیر نہیں لگتی۔ یورپ اور امریکہ کے اکادکا واقعات کو میڈیا میں بڑھا چڑھا کر پیش کیا جاتا ہے اور ان پر مباحث بھی ہوتے ہیں لیکن سنکیانگ کے مسلمانوں پر ہونے والے مظالم پر حکومت یا مذہبی رہنما خاموشی اختیار کرنا ہی مناسب سمجھتے ہیں۔ میڈیا بھی ایسی خبروں کو پھیلانے سے گریز کرتا ہے۔ حیرت ہے کہ دنیا بھر کے مسلمانوں کا درد محسوس کرنے والے اور یورپ میں برقع و حجاب کے بارے میں مباحث کو انسانی حقوق کی خلاف ورزی قرار دینے والے سنکیانگ میں زبردستی اسلامی شعائر ختم کروانے کی سرکاری مہم پر مہر بہ لب رہتے ہیں۔

ترکستان کے مسئلے کو بین الاقوامی سطح پر اٹھانا قطعاً خلاف ضابطہ نہیں ہے اور نہ ایسا سمجھنا چاہیے، مشرقی ترکستان ایک اختلافی مسئلہ ہے جس پر چین کا قبضہ چلا آرہا ہے مشرقی ترکستان چین کا صوبہ نہیں ہے بلکہ ایک اسلامی ملک پر چین نے قبضہ کیا ہے اور یہاں کی مسلم آبادی کو کسی صورت میں چین کی اقلیت قرار نہیں دیا جا سکتا۔

ترکستان کے مسلمان کبھی اس قبضے سے مطمئن نہیں ہوئے اور برسوں سے اپنے اسلامی تشخص کے احیا کے لیے جہاد کر رہے ہیں اور قربانیوں کی داستان لکھتے چلے جارہے ہیں۔ اس طویل جہاد میں اب تک دس لاکھ نفوس قربانی دے چکے ہیں، جہاں مغربی ترکستان روس کے تسلط سے چھٹکارا پاکر آزاد ہو چکا ہے وہاں مشرقی ترکستان بھی پیچھے رہنے والا نہیں ہے کیونکہ یہ ایک ہی خطہ ہے جسے روس اور چین نے اپنے درمیان تقسیم کر رکھا تھا۔

اس مسئلے کو سیاسی اور ابلاغ عامہ کی سطح پر فراموش کر دینے کا نتیجہ اس طرح نکلا ہے کہ مسلمانوں کا ایک وسیع قطعہ اراضی چین نے ہتھیا کر وہاں کے مسلمانوں کو باقی اُمت سے کاٹ کر رکھ دیا ہے۔ مسلمانوں کی سرزمین اور وہاں کے باشندے ہرگز اس لائق نہیں کہ اُن کی اسلامی شناخت آہستہ آہستہ چین کے الحاد میں تحلیل ہونے کے لیے چھوڑ دی جائے۔

واقعہ یہ ہے کہ مشرقی ترکستان میں اسلامی شناخت کو ختم کرنے کے لیے چین ایک طرف تو وہاں چین کے غیر مسلم اقوام کو لاکر بسا رہا ہے تاکہ مسلم آبادی غالب ترین اکثریت نہ رہ سکے یا کم از کم بڑے شہروں کی حد تک ایک معتدبہ تعداد غیر مسلم باشندوں کی دکھلائی جا سکے اور دوسری طرف اسلامی عقیدے کو مشرقی ترکستان کے مسلمانوں کے ذہن سے محو کرنے کے لیے مختلف حربے بھی استعمال کر رہا ہے اور تیسری طرف روس کی طرح چین بھی یہاں کی معدنی اور زرعی پیداوار کو نچوڑ کر دوسرے صوبوں میں لے جاتا ہے۔

مشرقی ترکستان کے معدنی وسائل کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ وہاں ۱۲۱۱ اقسام کی معدنیات پائی جاتی ہیں۔ کم و بیش ۵۶ کانیں سونے کی دھات حاصل کرنے کے لیے چین کی سرپرستی میں شبانہ روز کام کرتی ہیں۔ علاوہ ازیں معدنی تیل، یورینیم، لوہا اور سیسہ بھی کثرت سے پایا جاتا ہے۔ خوردنی نمک اس کثرت سے پیدا ہوتا ہے کہ کل عالم کو ایک ہزار سال تک مہیا کیا جا سکتا ہے۔

اس کے علاوہ حلال جانوروں کی ۴۴ انواع پائی جاتی ہیں۔ مشرقی ترکستان کا رقبہ اتنا بڑا ہے کہ تنہا یہ ملک چین کے پانچویں حصے پر مشتمل ہے۔ اس کا اپنا رقبہ فرانس کے رقبے سے پانچ گنا زیادہ ہے، جو کہ یوروپی ممالک میں سب سے زیادہ رقبہ والا ملک ہے۔ رقبے کے اعتبار سے دنیا میں اس کا نمبر انیسواں ہے۔ اس کی آبادی تقریباً دو کروڑ پچاس لاکھ ہے جس کی اکثریت مسلمان ہے۔ اسی لیے یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اگر ترکستان نہ ہوتا تو چین معاشی اعتبار سے روبہ زوال ہو گیا ہوتا۔

یہ درست ہے کہ اُمت مسلمہ گوناگوں مسائل میں گھری ہوئی ہے لیکن اگر یہ اُمت ایک جسم کی مانند ہے تو پھر ہر زخم اپنا زخم ہے اور ہر زخم مرہم کا متقاضی ہے۔

☆☆☆☆☆

تین عرب شہزادے

میاں سعد خالد

یہ جنوری ۲۰۱۰ء کے اختتامی دنوں کی بات ہے۔ شمالی وزیرستان کے صدر مقام میران شاہ کے ایک ہوٹل کے کمرے میں مجاہدین کا ایک مرکز ہوا کرتا تھا۔ ان مجاہدین کا تعلق القاعدہ سے تھا۔ وہ القاعدہ جو امتِ مسلمہ کے غموں کا مداوا، زخموں کا مرہم ہے۔ جس القاعدہ سے وابستہ ہر عام و خاص مجاہد ساتھی کی صفت یہ ہے کہ وہ شریعتِ مطہرہ کا پابند رہنے کی کوشش کرتا ہے اور جہاں خطا ہو جائے، خطا کے بقدر اپنے آپ کو جزا سزا کے لیے پیش کرتا ہے۔ حضرت بڑے ملّا صاحب، ملا عمر کے مُطیع شیخ اسامہ رحمہ اللہ کا لشکر جو امارتِ اسلامی کے کاروان کا حصہ ہے۔ چہار جانب امتِ توحید کو کلمۂ توحید کے گرد جمع ہونے کی دعوت دینے والے حکیم الامت شیخ ایمن الظواہری مدّظلہ العالی کی فرماں بردار سپاہ، قاعدۃ الجہاد۔ وہ قاعدۃ الجہاد جہاں گورے بھی ہیں، گندمی بھی اور کالے بھی۔ جہاں عرب بھی ہیں اور عجم بھی۔ جہاں امریکی و برطانوی مسلمانوں سے محبت کی جاتی ہے اور عرب و پاکستانی دین فروشوں سے نفرت۔ جہاں حنفی بھی ہیں اور سلفی بھی۔ جو اکٹھ ہے اہلِ مدارس کا اور کالج و یونیورسٹی سے آئے اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے جدوجہد کرنے والوں کا۔ ترجیحات کا فہم رکھنے والے، انہی القاعدہ والوں کا یہ مرکز تھا۔

مدنی بھائی راقم السطور کو لے کر اس مرکز میں گئے۔ وہاں کئی ساتھیوں کے ساتھ یہ نگاہ و دل کی توجہ کا مرکز، دو عرب شہزادے بھی تھے۔ بڑے تپاک سے، بڑی محبت سے، خندہ پیشانی، مسکراتی آنکھوں اور کھلتے چہروں کے ساتھ یہ دونوں شہزادے ہم سے ملے۔ ان میں جو بڑا تھا وہ اردو بولتا تھا۔ اس لیے اس نے حال احوال پوچھا، ہم نے بھی بتایا اور پوچھا۔ کچھ دیر ہم بیٹھے رہے۔ ان کی سعید مجلس میں گزرنے والے یہ چند لمحات دل پر بہت اثر انداز ہوئے۔ مدنی بھائی جس کام سے آئے تھے وہ پورا ہوا، اور ہم اپنی بندوقیں سنبھالے، الوداع کہتے اپنی راہ کو چل پڑے۔

راستے میں مدنی بھائی نے ان کا تعارف کروایا۔ یہ بڑا والا منصور بی ایم ہے۔ چھوٹا عبدالعزیز بی ایم ہے۔ یہ دونوں مرکزی القاعدہ کے ایک قائد، شیخ عبدالرحمان بی ایم کے بیٹے اور شیخ عبدالرحمان بی ایم کے خاندان کے آخری دو، زندہ مرد ہیں۔ ساتھ ہی یہ القاعدہ کے ایک بڑے عسکری قائد، اسامہ الکینی المعروف بہ شیخ ازمرے[vii] کے برادرانِ نسبتی[viii] بھی ہیں۔ ان دونوں کے والد، بھائی، بہنوئی سب ہی اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے، اپنی مظلوم امت کی جنگ لڑتے لڑتے شہید ہو چکے تھے۔

مدنی بھائی کہنے لگے کہ بزرگ ان دونوں کو کہتے ہیں کہ تم دونوں ہر وقت اکٹھے نہ رہا کرو۔ جو اللہ کو منظور ہے وہ تو ہونا ہی ہے، لیکن احتیاط جو خود حکمِ خداوندی ہے کا تقاضا ہے کہ الگ الگ سفر کیا کرو اور الگ الگ رہا کرو، یوں نہ گھوما کرو۔ میں نے ان دونوں کی عمریں دریافت کیں۔ ان کی عمریں ہوں گی کوئی انیس بیس سال۔ پھر ہم اپنے کاموں میں مصروف ہو گئے۔

... ...

فروری ۲۰۱۰ء کی بات ہے۔ مدنی بھائی اور راقم السطور میران شاہ کے قریب ایک گاؤں، تبیٔ میں واقع مجاہدین کے ایک مرکز میں تھے۔ شاید صبح کے آٹھ بج رہے تھے۔ مدنی بھائی نے حکیم بھائی کو گاڑی (بنجو)[ix] کی چابی دی کہ گاڑی کا تیل پانی دیکھیں اور انجن سٹارٹ کریں۔ ایسے میں ہمارے مرکز کے کمرے کی چھت ہلی۔ میں نے مدنی بھائی سے کہا کہ چھت پر کوئی ہے۔ مدنی بھائی بولے نہیں ڈرون نے میزائل مارا ہے۔ ایسے میں چھت پھر سے کانپی۔ مدنی بھائی! چھت پر ہی کوئی چڑھا ہے، میں نے اصرار کیا۔ میں ابھی کہہ ہی رہا تھا کہ مدنی بھائی کمرے سے باہر کو بھاگے اور میں نے ان کی پیروی کی۔ مرکز کے مرکزی دروازے سے حکیم بھائی اندر آرہے تھے، وہ بولے کہ سامنے والے گاؤں پر ڈرون نے میزائل مارے ہیں وہ دھواں اٹھ رہا ہے۔ ہم تینوں میں ہی سے کسی نے دروازے کو تالا لگایا اور پھر جلدی سے گاڑی میں بیٹھے۔ مدنی بھائی اپنی عادت کے بر خلاف گاڑی تیز چلاتے ہوئے چند منٹ میں ہی ڈرون حملے کے مقام پر پہنچے۔

ایک مقامی وزیری انصار کی بیٹھک پر ڈرون نے میزائل داغے تھے۔ میزائل جس کمرے پر لگے تھے اس کے سامنے اور پیچھے والی دیوار اور چھت اڑ گئی تھی جبکہ اطراف کی دونوں دیواریں سلامت تھیں۔ سیمنٹ کے بلاک بکھرے پڑے تھے۔ ہم مکان کے بیرونی صحن کی جانب بھاگے۔ وہاں دو چارپائیوں پر دو نوجوانوں کی نعشیں رکھی تھیں۔ ہم پہچان نہ سکے۔ کچھ دیر کھڑے رہے۔ پھر اپنی گاڑی کی جانب چلنے لگے۔

ایسے میں گندمی رنگت والا ایک نوجوان ان نعشوں کی جانب کچھ کہتا ہوا بھاگا۔ اس کی زبان سے ہمیں جو لفظ سنائی دیا وہ تھا 'ازمرے'۔ یہ سن کر مدنی بھائی بھی ان نعشوں کی جانب دوبارہ لپکے اور ہم بھی۔ اب دیکھا تو فوراً پہچان میں آ گئے کہ یہ تو منصور اور عبدالعزیز ہیں۔ دل غمگیں ہو گیا۔

[vii] ازمرے، پشتو میں شیر کو کہتے ہیں۔ ہم نے ان شیخ کی جو صفات سنیں تو وہ شیروں سے بڑھ کر تھیں۔ شیخ ازمرے جنوری ۲۰۰۸ء میں وانا، جنوبی وزیرستان میں ایک ڈرون حملے میں مقامِ شہادت سے سرفراز ہوئے تھے۔

[viii] یعنی اہلیہ کے بھائی۔

[ix] وزیرستان وغیرہ میں بولی جانے ولی پشتو زبان میں Toyota Corolla Hatchback کو بنجو کہتے ہیں۔

مقامی انصار اور گندمی رنگت والے نوجوان کے ساتھ مل کر ان دونوں کی نعشیں اٹھائیں اور اپنے مرکز کی جانب روانہ ہوئے۔ مرکز پہنچ کر میں منصور کی نعش کے پاس آ بیٹھا۔ ساتھی اس کا خون میں بھیگا چہرہ صاف کر رہے تھے۔ منصور کے چہرے پر باریک باریک چھروں اور پارچوں سے لگنے والے زخموں کے نشان تھے۔ اس کے بازو کندھوں سے تقریباً کٹے ہوئے تھے کہ اگر انہیں سہارا دے کر نہ اٹھایا جاتا تو شاید کٹ کر گر جاتے۔ ایسے میں راقم السطور نے منصور کے دائیں ہاتھ پر بندھی گھڑی اتاری جس پر شہید کا خون لگا ہوا تھا۔ اس گھڑی کو مرکز کی دیوار میں لگی ایک کیل سے لٹکا دیا۔

پھر عبدالعزیز کی نعش کی طرف متوجہ ہوا جو ایک قالین پر رکھی ہوئی تھی۔ اس کے جسم کا بائیاں حصہ شدید زخمی تھا۔ چہرے پر روئی وغیرہ رکھی تھی اور نیچے بائیں ٹانگ شاید کٹی سی ہوئی تھی۔ عبدالعزیز نے ایک چادر اوڑھ رکھی تھی جو زخموں سے رِسنے والے خون کے سبب جسم سے چپک گئی تھی۔ ایک بھائی نے یہ چادر قینچی سے کاٹ کر اتاری اور پلاسٹک کے لفافے میں ڈال کر باہر صحن میں رکھ دی۔ چادر اتری تو اس شہید کا بائیاں بازو، سینہ اور پیٹ دیکھ کر دل دہل گیا۔ بازو، سینے اور پیٹ کا امتیاز ممکن نہ تھا۔ جسم کیا تھا قیمہ تھا اور خون، بس! ایسے میں عرب ساتھیوں کا ایک قاصد آیا، لکڑی کے تابوت لائے گئے۔ منصور کی نعش یوں ہی اور عبدالعزیز کی نعش کو قالین پر سے اٹھا کر تابوت میں رکھا گیا۔ قالین پر بھی خون ہی خون تھا۔ یہ قالین طے کر کے، چادر کی طرح صحن کی دیوار کے ساتھ رکھ دیا گیا۔

جب شہداء کی نعشیں لے جائی گئیں اور دیگر مجاہدین و انصار بھی چلے گئے تو میں منصور کی خون آلودہ گھڑی کی جانب متوجہ ہوا۔ اس گھڑی سے ایک عجیب خوشبو آ رہی تھی۔ میں نے اس کی گھڑی کو ایک کپڑے کی پٹی میں رکھا اور پٹی کو طے کر کے جیب میں رکھ لیا۔ مدنی بھائی کو سونگھائی، انہوں نے بھی تصدیق کی۔ پھر اسی دن ہم تایا جان عمران رحمہ اللہ (میجر عادل عبدالقدوس المعروف بہ عمران بھائی) کے گھر ان سے ملنے کے لیے گئے۔ عمران تایا کو میں نے یہ گھڑی سونگھائی۔ وہ فرطِ جذبات سے کہنے لگے کہ اس سے واقعی خوشبو آ رہی ہے۔ پھر کہنے لگے کہ میرا ایک عزیز شہید ہوا تھا تو اس کے کپڑوں سے ملنے والے شناختی کارڈ سے بھی خوشبو آ رہی تھی، لیکن میں سمجھ رہا تھا کہ انسان کا کوئی قریبی شہید ہوتا ہے تو وہ اس قسم کی خوشبو یا کرامت کی کوئی نشانی محسوس کرنا چاہ رہا ہوتا ہے لیکن اس گھڑی سے واقعی خوشبو آ رہی ہے۔ پھر کہنے لگے میں اپنے گھر والوں کو بھی سونگھانا چاہتا ہوں۔ یہ کہہ کر وہ گھڑی گھر لے گئے۔ واپس لوٹے تو بتایا کہ سبھی نے اس خوشبو کو محسوس کیا تھا۔

اگلے روز کماندان احمد خان حجازی بھائی رحمہ اللہ (حسن گل) کا پیغام ملا کہ منصور و عبدالعزیز کی والدہ نے ان کی ساری چیزیں منگوائی ہیں۔ اس پر ہم نے وہ گھڑی بھجوادی۔ لیکن اس گھڑی کو جس پٹی میں رکھا تھا اور منصور کا خون اس پٹی میں بھر / جھڑ کر گرا تھا سنبھال لی۔ اس پٹی سے بھی وہی خوشبو آتی تھی یہاں تک کہ وہ پٹی مجھ سے گم ہو گئی، جس کا افسوس ہمیشہ رہے گا۔

چند روز بعد احمد خان بھائی کا پھر پیغام ملا کہ منصور و عبدالعزیز کی والدہ کہہ رہی ہیں کہ اگر کوئی اور چیز ہے تو وہ بھی بھجوادیں۔ ایسے میں ہم تبیٔ والے اس مرکز دوبارہ گئے۔ شہادت کو ایک ہفتہ بیت چکا تھا اور مرکز بند تھا۔ ہم مرکز کے صحن میں گئے، پلاسٹک کا لفافہ کھولا اور عبدالعزیز کی چادر نکالی۔ سبحان اللہ، یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ ایک ہفتہ گزر جانے کے باوجود عبدالعزیز کی چادر پر اس کا خون بالکل تازہ تھا۔ یہ چادر دوبارہ لفافے میں ڈالی اور منصور و عبدالعزیز کی والدہ ماجدہ کو بھجوادی۔

اس کے بعد ہم پھر اس مرکز کو تالا لگا کر چلے گئے۔ اب دو ہفتے بعد لوٹے، یعنی ان کی شہادت کے تین ہفتے بعد۔ مرکز کی صفائی کر رہے تھے دیوار کے ساتھ رکھے قالین کو کھولا۔ وہی قالین جس پر سے عبدالعزیز کی نعش اٹھائی تھی۔ تین ہفتے گزر جانے کے بعد قالین میں عبدالعزیز کا خون دیکھا۔ خون ایسے تھا گویا ذرا سی دیر کے زخم پر ہوتا ہے، تھوڑا سا گاڑھا خون۔ مدنی بھائی نے اس خون کو چھوا تو وہ ان کی انگلی لگانے سے انگلی پر بہہ گیا۔ بلاشبہ اللہ ہی ہیں کہ جو کل تعریفوں کے لائق ہیں۔

چند ماہ گزرے اور احقر کی تشکیل جنوبی وزیرستان کے علاقے وانا کے قریب ہو گئی۔ وہاں مدنی بھائی کا خط ملا کہ وہ گندمی رنگت والا نوجوان بھی ایک ڈرون حملے میں شہید ہو گیا ہے۔ انّا للہ وانّا الیہ راجعون۔ یہ بھی عرب تھا۔ اس نوجوان کا نام زبیر تھا اور عمرِ عزیز صرف پندرہ برس۔ اس زبیر سے میری بس منصور و عبدالعزیز ہی کی شہادت کے موقعے پر ایک مختصر سی ملاقات ہوئی، لیکن آج بھی اس کی صورت جب ذہن میں گھومتی ہے تو آنکھوں میں آنسو تیرنے لگتے ہیں۔

مجھے ان تینوں عرب شہزادوں سے فی اللہ محبت تھی۔ ہمارے پاس تو بس یہ محبتیں ہی کل سرمایہ ہیں۔ اس راہ میں لگنے والا وقت و ہنر، بہنے والا خون ہی توشۂ آخرت ہے۔ ان شاءاللہ ہمارے منصور و عبدالعزیز اور زبیر ایسے شہزادوں کا معاملہ بھی قیامت کے روز ویسا ہی ہو گا، جیسا کہ صحیح بخاری شریف میں مخبرِ صادق، نبیٔ مہربان صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ مبارک منقول ہے:

> ''جو شخص بھی اللہ کی راہ میں زخمی ہو اور اللہ ہی جانتا ہے کہ کون اس کی راہ میں زخمی ہوتا ہے۔ وہ قیامت کے دن اس حالت میں آئے گا کہ اس کے زخم سے خون کا فوارہ بہہ رہا ہو گا، رنگ خون کا اور خوشبو کستوری کی۔''

و آخر دعوانا ان الحمد للہ ربّ العالمین و صلی اللہ تعالیٰ علی النبی

وہ عالم دیں وہ اک سپاہی

سعد الہندی

نہ تو بھائی ذاکر موسیٰ نے کشمیر میں شریعت یا شہادت کا نعرہ پہلی بار لگایا ہے اور نہ ہی اس منہج کو اپنانے میں جلد بازی کی ہے، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لے کر آج تک کے تمام مجاہدین کی جدوجہد فقط اسی طریق کے گرد محوِ طواف رہی ہے۔الفاظ کے تناظر میں یہ نعرہ امامِ برحق کی مرتد نظام سے جنگ کے دوران سامنے آیا اور مومنین کے دلوں میں گھر کر گیا۔اور پھر سرزمین کشمیر میں یہ نعرہ ایک ربانی عالم نے لگایا اور یہی نعرہ ایک عظیم طوفان کی شکل اختیار کر گیا۔آج مفاد پرست سیاست دان،اسلام دشمن خفیہ ایجنسیاں اور وطن پرست عناصر اسی نعرے سے خوف کھاتے،اپنی جاہ و حشمت اسی منہج کے علم برداروں کی مخلصانہ محنت کے ہاتھوں ہوا میں تحلیل ہوتا دیکھ رہے ہیں۔

شہید مفتی ہلال رحمہ اللہ، پاکستانی فوج اور اُسکے خفیہ اداروں کی جہاد کشمیر سے خیانت کے بعد کشمیر میں نفاذ شریعت کی جدوجہد کے مجدد کے طور پر دیکھے جاتے ہیں۔آپ دینی علوم میں اعلیٰ مقام پر فائز ہوئے،اور علم افتا پر بھی تخصص کیا،آپ نے علم کو عمل کے لیے زادِ راہ بنایا اور معاشرے میں حاصل ایک اعلیٰ مقام و مرتبہ کو اپنے جہادی سفر میں حائل نہیں ہونے دیا۔۲۰۰۸ء میں حصول علم سے فراغت کے بعد آپ نے کشمیری نوجوانوں کو خواب غفلت سے جگانے کا بیڑہ اٹھایا۔اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطاکردہ مخصوص خطیبانہ لہجے کی بنا پر آپ کو نوجوانوں میں دعوت و جہاد کا جذبہ بیدار کرنے میں بہت کامیابی ملی۔ قریہ قریہ اپنی جذباتی اور شعلہ بیاں تقاریر کے ذریعے مسلم نوجوانوں کو اسلام پر قربانی کے لیے ابھارا اور کتنے ہی نوجوان آپ کی پکار پر لبیک کہتے ہوئے راہِ جہاد پر گامزن ہوئے۔نہ صرف راہِ عمل پر تحریض کا فریضہ سرانجام دیتے رہے بلکہ درجنوں دینی مدارس سے بھی منسلک رہے اور قرآن کو کتنے ہی سینوں میں اس کی انقلابی دعوت سمیت نقل کر گئے۔۲۰۱۰ء سے ۲۰۱۱ء تک ایک سال مشرکین کے ہاں قید و بند کی صعوبتیں جھیلیں،مگر استقامت کے سمندر میں غوطہ زن ہو کر دوبارہ اپنے مقدس مشن میں جت گئے۔اقربا کے مطابق آپ ہاتھ اور زبان سے برائی روکنے کے نبوی فرمان کی عملی تصویر تھے۔ایک جگہ اپنی تقریر میں آپ فرماتے ہیں:

> ''ہم کشمیر میں نظام مصطفی قائم کرنا چاہتے! تم نظام مصطفی قائم کرنے نہیں دو گے، تم گولیاں چلاو گے، تم شہید کرو گے تو قرآن کی طرف سے آواز آئے گی، تم ان کو کہتے ہو کہ یہ لوگ مردہ ہیں تو قرآن کہے گا یہ لوگ مردہ نہیں ہیں۔یہ تو ہمیشہ کی زندگی ہے اور کشمیر کا ہر نوجوان ہمیشہ کی زندگی پانے کے لیے تیار ہے''۔

ایک عرصہ دعوتی ذمہ داریاں نبھانے کے بعد اللہ نے اپنے بندے کو امت کے دفاعی مورچوں میں برسرپیکار ہونے کے لیے چن لیا اور ۲۰۱۲ء میں آپ عملی طور پر جہاد کی صفوف میں شامل ہو گئے۔اور ''شریعت یا شہادت'' کا لائحہ عمل اپناتے ہوئے مشرک بھارتی فوج پر اللہ کا عذاب بن کر نازل ہوئے۔مشرک فوج کو ایک سال ناکوں چنے چبوانے والا اللہ کا یہ شیر ۲۳ مئی ۲۰۱۳ء کو عین صبح سویرے غاصب فوج سے ایک خونی جھڑپ کے بعد اپنے اخروی محلات اور زیر عرش لٹکی قندیلوں کی جانب عازم سفر ہوا۔

آپ کی شہادت کی خبر کشمیر کے اہل ایمان پر بجلی کی طرح گری اور شہدا سے روایتی محبت میں کشمیری مسلمان جوق در جوق آپ کی جائے شہادت کا رخ کرنے لگے،ہندی فوج سے سخت جھڑپیں ہوئیں صبح سے شام تک غاصب فوج کی طرف سے آپ کا جسد خاکی نہ دیا گیا۔بلآخر کشمیری نوجوان اور آپ کے عزیز آپ کا مبارک جسد حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے اور سسکیوں اور آہوں کے ساتھ آپ کو پہلالن گاوں کے دامن میں دفنادیا گیا۔

وادی کشمیر کے ایک شاعر نے آپ کو ان الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا

محبتوں میں مثال تھا جو
شجاعتوں میں کمال تھا جو
شہید ہو کر امر ہوا جو
گواہ رہنا ہلال تھا وہ
جھپٹ کہ دشمن پہ وار کرنا
پلٹ کہ خود کو تیار کرنا
سراپا جذبہ قتال تھا جو
گواہ رہنا ہلال تھا وہ
جنوں کی حد تک بنا وہ داعی
وہ عالم دیں وہ اک سپاہی
ظلم کی آندھی میں ڈھال تھا جو
گواہ رہنا ہلال تھا وہ
لہو میں اپنے نہانے نکلا
جو دین حق کو بچانے نکلا
اندھیری راہ میں مشعل تھا جو
گواہ رہنا ہلال تھا وہ

شریعت یا شہادت کے داعی و مجاہد شہید مفتی ہلال خود تو شہادت پا گئے مگر امام برحق مرشد غازی کی طرح نوجوانوں کے کئی قافلے شریعت کے نفاذ کی جدوجہد پر بڑھا گئے۔

بقول شیخ احسن عزیز رحمہ اللہ

اور اب کوئی یہ قافلے روک کر دکھائے تو

☆☆☆☆☆

آٹھ سو ارب ڈالر کی ناکام جنگ

بشکریہ: الامارہ اردو، امارت اسلامیہ افغانستان کی رسمی ویب سائٹ

امریکی حکام کے مطابق افغانستان میں گزشتہ پندرہ برس کے دوران ۸۰۰ ارب ڈالر خرچ ہوئے اور ۲۰۰۰ فوجی ہلاک ہو گئے ہیں۔ البتہ ابھی تک مطلوبہ مقاصد نہیں حاصل ہو سکے۔ افغانستان میں غیر ملکی حملہ آوروں کے جانی و مالی نقصانات ان کے شائع کردہ اعداد و شمار سے کہیں زیادہ ہیں۔ بد قسمتی سے انسان دوستی، اعلیٰ تہذیب اور تمدن کے دعووں کے علم بردار امریکہ اور عالمی قوتوں نے اتنی بھاری قیمت چکا کر افغان جنگ کو طول دینے اور مزید خون بہانے کا تہیہ کر رکھا ہے۔

صرف جنگ پر ۸۰۰ ارب ڈالر کے اخراجات نے حملہ آوروں کی طرف سے امن اور ملکی تعمیر نو کے دعووں کی قلعی کھول دی ہے۔ کابل حکومت اور مغرب نواز میڈیا کے ۱۵ سال سے بلند و بانگ نعروں کے باوجود کابل کے شہری بجلی سے محروم ہیں۔ چوری، ڈکیتی اور اغوا برائے تاوان کی وارداتیں عروج پر ہیں۔ پورے افغانستان میں ایک ایسی فیکٹری نہیں ہے، جس میں بیک وقت ۱۰۰ افراد کو مستقل ملازمت کا موقع مل سکے۔ افغانستان بھر میں مریضوں کے لیے علاج کی سہولیات میسر نہیں ہیں۔ اس لیے وہ علاج کے سلسلے میں دوسرے ممالک کا رخ کرتے ہیں۔

بد قسمتی سے جارحیت پسند اور کابل انتظامیہ اب بھی جنگ پر سرمایہ کاری کر رہے ہیں۔ کابل انتظامیہ قابض ممالک سے مزید فوجی بھیجنے سمیت جنگی ساز و سامان کی فراہمی کا مطالبہ کر رہی ہے۔ بد عقلی کی انتہا دیکھیے کہ قابض فورسز سے مطالبہ کر کے افغانستان میں بم باری کرائی جا رہی ہے۔ جس کا صاف مطلب یہی ہے کہ کابل انتظامیہ افغان باشندوں کی دشمنی میں انتہا کو پہنچ گئی ہے۔

گزشتہ پندرہ برس کے دوران امریکہ اور اتحادی ممالک نے بھرپور کوشش اور ہر قسم کی طاقت کا بے دریغ استعمال کر کے افغان عوام کو تابع بنانا چاہا ہے۔ ان پر زبردستی اپنے نظریات اور ثقافت زبردستی مسلط کرنا چاہی ہے۔ ان کے اذہان سے جہادی نظریے اور افغانستان کی خود مختاری کے حصول کا جذبہ ختم کرنے کی جسارت کی جا رہی ہے۔ قابض افواج اور اجرتی فورسز کے خلاف جہاد کرنے والے مجاہدین کے حوصلے پست اور ان کی حوصلہ شکنی کی ہر ممکن کوشش کی گئی ہے، تاہم اللہ کے فضل و کرم سے دشمن اپنے ان مذموم عزائم میں بری طرح ناکام رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مدد اور عوام کی حمایت سے مجاہدین اس وقت بہت طاقت ور ہو گئے ہیں۔ افغانستان بھر میں وسیع علاقوں پر ان کا کنٹرول قائم ہے۔

امریکا کی قیادت میں نیٹو اور اتحادی ممالک کو افغانستان میں گزشتہ ۱۵ سال سے ناکام مشن اور غیر قانونی موجودگی سے سبق حاصل کرنا چاہیے۔ افغانستان کی ناکام جنگ پر مزید اخراجات کرنے کی غلطی سے باز رہنا چاہیے۔ افغان عوام پر کرزئی اور اشرف غنی کی قیادت میں دنیا کی سر فہرست بدعنوان حکومت مسلط نہ کی جائے۔

حملہ آوروں نے افغانستان کی جنگ پر ۸۰۰ ارب ڈالر خرچ کیے ہیں۔ جس کا کوئی فائدہ نہیں ہوا ہے، بلکہ حملہ آوروں کو افغان جنگ کے باعث بین الاقوامی سطح پر سیاسی، فوجی، اقتصادی اور اخلاقی نقصان کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ انہیں افغان جنگ کے بارے میں جذباتی فیصلوں سے گریز کر کے اس کے منفی نتائج پر بھی غور کرنا چاہیے۔ بصورت دیگر انہیں مزید اخراجات کے علاوہ زیادہ مالی اور جانی نقصان کا سامنا کرنا پڑے گا۔

امریکہ اور اس کے اتحادیوں کو افغان جنگ کے جانی و مالی نقصان سے صرف نظر نہیں کرنا چاہیے۔ کیوں کہ وہ چند نوجوانوں کے کسی گروپ سے نہیں، بلکہ امارت اسلامیہ کی زیر قیادت بر سرپیکار عوام کے خلاف جنگ جیتنے کی ناکام کوششوں میں مصروف ہیں۔ مستقبل میں انہیں زیادہ سے زیادہ مالی اور جانی نقصان سے محفوظ رہنے کے لیے آسان اور دانش مندانہ راستہ اختیار کرتے ہوئے فوری طور پر افغانستان سے مکمل انخلا کر لینا چاہیے۔ مزید یہ کہ افغان عوام کو اپنے مستقبل کی قسمت کا فیصلہ کرنے دیا جائے، تاکہ وہ اپنی مرضی کے مطابق اپنا نظام حکومت قائم کر سکیں۔

☆☆☆☆☆

بقیہ: غیرت مند قبائل کی سرزمین سے

۲۲ مئی: شمالی وزیرستان کی تحصیل گڑیوم کے شاگہ گاؤں میں مجاہدین کے حملے میں فوجی حوالدار شدید زخمی ہوا۔

۲۲ مئی: خیبر ایجنسی کی تحصیل وادی تیراہ میں مقامی امن لشکر کے سربراہ زرولی آفریدی سمیت ۵ لیویز اہل کار مجاہدین کے حملے میں ہلاک ہوئے۔

۲۵ مئی: کوہاٹ کے علاقے سماری روڈ میں پولیس پارٹی پر دستی بم حملے میں ایس ایچ او افضل خان شدید زخمی ہوا۔

۲۶ مئی: شمالی وزیرستان کے علاقے شوال کنڈ غر میں مجاہدین کے حملے میں ۲ فوجی گاڑیاں تباہ اور ان میں سوار ۸ فوجی اہل کار ہلاک ہوئے۔

☆☆☆☆☆

خراسان کے گرم محاذوں سے

ترتیب وتدوین: عمر فاروق

افغانستان میں محض اللہ کی نصرت کے سہارے مجاہدین صلیبی کفار کو عبرت ناک شکست سے دوچار کر رہے ہیں۔ ماہ اپریل میں ہونے والی اہم اور بڑی کارروائیوں کی تفصیل پیش خدمت ہے۔ یہ تمام اعداد وشمار امارت اسلامیہ ہی کے پیش کردہ ہیں۔ تمام کارروائیوں کی مفصل روداد امارت اسلامیہ افغانستان کی ویب سائٹ http://www.urdu-alemarah.com پر ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

یکم اپریل:

☆صوبہ خوست کے ضلع دومندو کے سید خیل علاقے میں فدائی مجاہد نے بارود بھری گاڑی سپیشل فورس کمانڈر سردار منگل کے ٹینک سے ٹکرادی۔ اس شہیدی مبارک حملے کے نتیجے میں سپیشل فورس کمانڈر سردار منگل پانچ محافظوں سمیت موقع پر ہلاک ہوا۔ واضح رہے کہ مقتول امریکی افواج کا اعتمادی شخص اور سپیشل فورس کمانڈر ہونے کے علاوہ کمپائن کمانڈر بھی تھا، جو اپنے ظلم ووحشت میں معروف تھا۔

☆صوبہ ننگرہار کے ضلع مہمند درہ کے مربوطہ علاقے میں مجاہدین نے کٹھ پتلی فوجوں اور آس پاس چوکیوں پر ہلکے وبھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا جس کے نتیجے میں 2 فوجی ٹینک تباہ ہونے کے علاوہ 10 اہل کار ہلاک جب کہ 4 زخمی اور دیگر فرار ہوئے۔

☆صوبہ قندھار کے ضلع تختہ پل میں برغنوں کے علاقے میں مجاہدین نے غاصب امریکیوں کا ڈرون طیارے کو نشانہ بنا کر مار گرایا۔

☆صوبہ قندھار کے ضلع دامان میں میاں رودئی کے علاقے میں امریکی ٹینک مجاہدین کی نصب شدہ بارودی سرنگ سے ٹکرا کر تباہ اور اس میں سوار امریکی فوجی ہلاک اور زخمی ہوئے۔

☆صوبہ ہلمند کے ضلع مارجہ میں زقوم چارراہی کے علاقے میں واقع 3 چوکیوں پر مجاہدین نے ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا، جس سے 11 اہل کار موقع پر ہلاک، جب 4 مزید زخمی ہوئے۔

☆صوبہ ہلمند کے ضلع نادعلی میں لوئی باغ کے علاقے میں مجاہدین نے لیزر گن سے 3 فوجیوں کو قتل، جب کہ ایک کو زخمی کر دیا۔

☆صوبہ زابل کے ضلع نوبھار کے لوڑگئی کے علاقے میں فوجی کاروان پر حملہ ہوا، جس سے 3 رینجر گاڑیاں تباہ ہوئیں، 2 اہل کار ہلاک اور 5 زخمی ہوئے۔

2 اپریل:

☆صوبہ پکتیکا کا اسسٹنٹ انٹیلی جنس چیف 6 اہل کاروں سمیت ہلاک اور 7 دیگر اہل کار زخمی ہوئے جب کہ 2 گاڑیاں بھی تباہ ہوئیں۔ مجاہدین نے تین کلاشنکوفیں، ایک پستول، ایک وائرلیس سیٹ، ایک گاڑی اور دیگر فوجی ساز وسامان غنیمت کر لی۔

☆صوبہ بدخشان کے ضلع جرم کے پل علی مغلیا کے علاقے میں مجاہدین نے جنگ جوؤں کے کاروان پر حملہ کیا، جس کے نتیجے میں سفاک جنگ جو کمانڈر عمران سمیت 3 شرپسند ہلاک جب کہ 4 زخمی ہوئے، ایک ٹینک اور ایک گاڑی بھی تباہ ہوئی۔

3 اپریل:

☆صوبہ فراہ کے ضلع بالابلوک میں آپریشن کرنے والے نام نہاد کمانڈوز اور فوجیوں پر مجاہدین نے حملہ ہوا۔ مذکورہ ضلع کے مختلف علاقوں میں نام نہاد کمانڈوز، فوجیوں اور پولیس اہل کاروں نے امریکی B-52 اور ہیلی کاپٹر طیاروں کی مدد سے مجاہدین کے مورچوں پر حملہ کیا، جنہیں شدید مزاحمت کا سامنا ہوا، اور لڑائی چھڑ گئی، جس کے نتیجے میں ناکام دشمن کے 41 کمانڈوز، فوجی اور پولیس ہلاک، 33 زخمی، 3 ٹینک، ایک رینجر اور 2 کاماز گاڑیاں تباہ ہوئیں، بالآخر اللہ کی فضل سے بزدل دشمن نے فرار کی راہ اپنالی۔

☆صوبہ فاریاب کے ضلع بل چراغ میں قشلاق اور قیرمہ کے علاقوں میں کٹھ پتلی دشمن کے مراکز پر مجاہدین کے حملے جن کے نتیجے میں ایک اہل کار ہلاک، 3 زخمی ہوئے، وسیع علاقہ فتح، جب کہ کمانڈر ملابائی گل سمیت 20 اہل کار اسلحہ سمیت مجاہدین سے آملے۔

☆صوبہ قندوز کے ضلع چاردرہ کے مختلف علاقوں کے نام نہاد قومی لشکر کے 10 جنگ جو اور کٹھ پتلی فوجی مجاہدین کی مخالفت سے دستبردار سے ہوئے

☆صوبہ ہلمند کے ضلع گرشک میں سیدان کے علاقے میں ہونے والے بم دھماکہ سے رینجر گاڑی تباہ اور اس میں سوار 4 اہل کار ہلاک ہوئے۔

☆صوبہ خوست کے ضلع نادرشاہ کوٹ میں دشت کہنہ کے علاقے میں مجاہدین نے ڈسٹرکٹ پولیس چیف اور امریکی اعتمادی کمانڈر عرفات زدران کو ہدفی کارروائی کے نتیجے میں قتل کر دیا۔

☆صوبہ فراہ کے ضلع پشتکوہ کے ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر پر مجاہدین نے حملہ کیا جس کے نتیجے میں 3 پولیس اہل کار ہلاک اور 2 زخمی ہوئے۔

☆صوبہ فراہ کے صدر مقام فراہ شہر مین کرجہ کے علاقے میں مجاہدین نے انٹیلی جنس اہل کار فدا محمد عرف خشپل کو ہدفی کارروائی کے نتیجے میں موت کے گھاٹ اتار دیا۔

4 اپریل:

☆صوبہ اورزگان کے ضلع چورہ میں سابق ضلعی پولیس چیف اختر محمد اور ان کا بیٹا صوبائی رکن کونسل حاجی نذر محمد نے متعدد اہل کاروں سمیت مجاہدین کے مخالفت سے دست برداری کا اعلان کیا۔

☆صوبہ ننگرہار کے ضلع اچین مین شڈل بازار کے قریب آپریشن کرنے والے امریکی فوجیوں پر حکمت عملی کے تحت دھماکہ ہوا، جس کے نتیجے میں 2 امریکی فوجی ہلاک ہوئے

☆صوبہ لوگر کے ضلع محمد آغہ کے دہنو کے علاقے میں مجاہدین کے حملے میں ایک کمانڈو ہلاک جب کہ 2 انٹیلی جنس اہل کار زخمی ہوئے۔

5اپریل:

☆صوبہ ہرات کے ضلع شینڈنڈ میں آپریشن کرنے والے فوجیوں سے مجاہدین کی شدید جھڑپیں ہوئیں جس کے نتیجے میں 5 ٹینک تباہ، 12 اہل کار ہلاک اور 8 زخمی ہوئے جب کہ دیگر نے دشت کی طرف فرار کی راہ اپنالی۔

☆صوبہ ننگرہار کے ضلعضلع غنی خیل کے نہر نمبر 25 کے علاقے میں مجاہدین نے فوجی کارروان پر حملہ کیا، جس کے نتیجے میں 5 فوجی ہلاک جب کہ 3 زخمی ہونے کے علاوہ ایک ٹینک بھی تباہوا۔

6اپریل:

☆صوبہ بدخشان کے ضلع راغستان میں غورپل کے رہائشی اعلیٰ فوجی افسر عبدالکریم ولد یوسف نے حقائق کاادراک کرتے ہوئے مجاہدین سے آملے۔

☆صوبہ پکتیکا کے ضلع خیر کوٹ کے ملیزئی گاؤں کے باشندے نام نہاد قومی لشکر کے جنگ جو باچاخان ولد عبدالحئی نے مخالفت سے دستبرداری کااعلان کیا۔

☆صوبہ ہلمند کے ضلع گریشک میں نہر سراج کے علاقے یخچال کے مقام پر واقع انٹیلی جنس سروس اور کٹھ پتلی فوجوں کے مشترکہ مرکز کو امارت اسلامیہ کے فدائی مجاہد شہید رحمت اللہ تقبلہ اللہ نے بارود بھرے ٹینک کے ذریعے شہیدی حملے کا نشانہ بنایا۔اس شہیدی حملے سے مرکز منہدم ہوگیا اور وہاں تعینات اہم کمانڈروں سمیت 26 اہل کار ہلاک جب کہ 8 زخمی ہونے کے علاوہ ایک فوجی ٹینک،اور تین گاڑیاں بھی مکمل طور پر تباہ ہوئیں۔

☆صوبہ قندہار کے صدر مقام قندہار شہر میں پورانا خاد کے علاقے میں مجاہدین نے انٹیلی جنس افسر ضبطو کو ہدفی کارروائی کے نتیجے میں ہلاک کردیا۔

7اپریل:

☆صوبہ میدان کے ضلع چک میں مجاہدین اور کٹھ پتلی فوجوں کے درمیان شدید جھڑپیں ہوئیں۔ جس کے نتیجے میں 2 اہل کار ہلاک جب کہ دیگر فرار ہونے میں کامیاب ہوئے۔

☆صوبہ میدان کے ضلع سید آباد کے ترہ خیل کے علاقے میں واٹر ٹینکر دھماکہ سے تباہ اور اس میں سوار 3 اہل کار لقمہ اجل بن گئے۔

☆صوبہ بدخشان کے ضلع یمگان میں امارت اسلامیہ کے دعوت و ارشاد کمیشن کے کارکنوں کی دعوت کو لبیک کہتے ہوئے ڈسٹرکٹ پولیس چیف کمانڈر احمد شاہ مجاہدین سے آملے۔

☆صوبہ ہلمند کے ضلع گرمسر میں گولن آغا غونڈ کے علاقے میں ہونے والے بم دھماکہ سے امریکی ٹینک تباہ اور اس میں سوار امریکی فوجی ہلاک ہوئے۔

8اپریل:

☆صوبہ سرپل کے ضلع صیاد میں مجاہدین نے آپریشن کرنے والے فوجیوں اور پولیس اہل کاروں پر ہلکے وبھاری ہتھیاروں سے وسیع حملہ کیا جس کے نتیجے میں پانچ چوکیاں فتح، 22 اہل کار ہلاک وزخمی، اور مجاہدین نے 10 موٹر سائیکلوں سمیت مختلف النوع فوجی سازوسامان غنیمت کرلی۔

☆صوبہ خوست کے ضلع صبری میں ڈنڈ فقیران کے علاقے میں مجاہدین نے سریع فورس اور انٹیلی جنس سروس اہل کاروں پر گھات لگا کر شدید حملہ کیا، جس کے نتیجے میں 3 گاڑیاں تباہ ہونے کے علاوہ 12 اہل کار ہلاک جب کہ متعدد زخمی ہوئے۔

☆صوبہ خوست کے ضلع علی شیر کے ببرک تھانہ کے علاقے بٹی کے مقام پر بم دھماکہ سے ایک پولیس اہل کار ہلاک جب کہ دوسرا زخمی ہوا۔

☆صوبہ لغمان کے صدر مقام مہترلام شہر کے عمرزئی اور قطب زئی کے علاقے میں مجاہدین اور کٹھ پتلی فوجوں کے درمیان چھڑنے والی لڑائی دیر تک جاری رہی، جس کے نتیجے میں 6 فوجی ہلاک جب کہ 4 زخمی ہونے کے علاوہ 2 بکتر بند ٹینک بھی تباہ ہوئے۔

☆صوبہ ہلمند کے صدر مقام لشکر گاہ شہر کے مربوطہ بولان کے علاقے کے عبدالرحمن پٹرول پمپ کے مقام پر واقع نظم عامہ اہل کاروں کی چوکی پر حملہ ہوا، جس کے نتیجے میں 3 اہل کار ہلاک، جب کہ 2 زخمی ہوئے۔

☆صوبہ اورزگان کے صدر مقام ترین کوٹ میں ناوہ پایں اور تالان کے علاقوں میں کٹھ پتلی فوجوں اور پولیس اہل کاروں سے مجاہدین کی جھڑپیں ہوئیں، جس کے نتیجے میں ٹینک تباہ اور 12 اہل کار ہلاک اور زخمی ہوئے۔

9اپریل:

☆صوبہ جوزجان کے ضلع درزآب میں مجاہدین نے جنگ جوؤں کی چوکیوں پر ہلکے وبھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا، جس کے نتیجے میں اللہ تعالی کی نصرت سے 4 چوکیاں فتح ہونے کے علاوہ کمانڈر ظالم طاہر بادشاہ سمیت 10 جنگ جو ہلاک جب کہ متعدد زخمی ہوئے۔2 ہیوی مشین گنیں، 6 کلاشنکوفیں اور دیگر فوجی سازوسامان غنیمت کیا گیا۔

☆صوبہ جوزجان کے ضلع فیض آباد میں مجاہدین نے سیکورٹی فورسز پر حملہ کیا، جس کے نتیجے میں 12 اہل کار ہلاک جب کہ 4 زخمی حالت میں گرفتار اور دیگر فرار ہوئے، اس کے علاوہ مجاہدین نے ایک رینجر گاڑی، دو ہیوی مشین گنیں، ایک راکٹ لانچر، تین کلاشنکوفیں، دو موٹر سائیکلیں اور دیگر فوجی سازوسامان غنیمت کرلی۔

10اپریل:

☆صوبہ بلخ کے ضلع البرز میں چشمہ آب بند اور لقمان کے علاقوں میں مجاہدین اور سیکورٹی فورسز کے درمیان چھڑنے والی لڑائی دس گھنٹے تک جاری رہی، جس کے نتیجے میں کمانڈر

حضرت شاہ اور کمانڈر حکیم سمیت 22 اہل کار ہلاک جب کہ 27 شر پسند زخمی ہونے کے علاوہ 2 فوجی رینجر گاڑیاں بھی تباہ ہوئیں۔

☆صوبہ سرپل کے ضلع صیاد میں ضلعی مرکز اور مربوطہ علاقوں میں آپریشن کرنے والے فوجیوں اور پولیس اہل کاروں سے جھڑپیں جاری رہیں، جس سے کے نتیجے میں 45 سیکورٹی اہل کار ہلاک اور زخمی ہوئے، جب کہ دیگر نے فرار کی راہ اپنالی۔

11 اپریل:

☆صوبہ سرپل کے ضلع صیاد کے بلند غور، دار قدوق اور تر بلاق علاقوں میں واقع فوجی چوکیوں پر مجاہدین نے ہلکے وبھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا، جس سے 4 چوکیاں اور وسیع علاقہ فتح، 5 اہل کار ہلاک جب کہ 2 زخمی ہوئے۔

☆صوبہ فاریاب کے ضلع المار میں جلگدئی کے علاقے میں ہونے والے بم دھماکہ سے ٹینک تباہ اور اس میں سوار 3 اہل کار ہلاک ہوئے۔

☆صوبہ زابل کے ضلع سیوری میں فوجی ٹینک مجاہدین کی نصب شدہ بارودی سرنگ سے ٹکرا کر تباہ اور اس میں سوار کمانڈر سمیت 10 اہل کار موقع پر ہلاک ہوئے۔

☆کابل شہر میں خیر خانہ کوتل کے قریب مجاہدین نے 2 انٹیلی جنس سروس اہل کاروں کو مسلحانہ کارروائی کے دوران ہلاک کر دیا۔

☆صوبہ پکتیا کے ضلع سید کرم میں کمانڈوز اور کٹھ پتلی افواج 200 ٹینکوں اور گاڑیوں کے ہمراہ مجاہدین کے خلاف کارروائی کی خاطر آئیں، جنہیں شدید مزاحمت کا سامنا ہوا، مجاہدین کے حملوں میں 2 فوجی ٹینک تباہ ہونے کے علاوہ 2 کمانڈوز ہلاک جب کہ 3 زخمی ہوئے۔

12 اپریل:

☆صوبہ ننگرہار کے ضلع سرخ رود میں قلعہ بختان کے علاقے میں پولیس رینجر گاڑی دھماکہ سے تباہ اور اس میں سوا 4 اہل کار ہلاک ہو گئے۔

☆صوبہ ہلمند کے ضلع ناد علی میں قاری چوکی کے علاقے میں پولیس اہل کاروں پر حملہ ہوا، جس سے گاڑی تباہ اور 2 پولیس موقع پر ہلاک، جب کہ تیسرا زخمی ہوا۔

13 اپریل:

☆صوبہ ہلمند کے صدر مقام لشکر گاہ شہر میں بولان کے علاقے کے نمروں کے مقام پر پولیس اہل کاروں، مقامی جنگ جوؤں اور فوجیوں نے سیکڑوں ٹینکوں، بکتر بند اور رینجر گاڑیوں ہمراہ مجاہدین کے مورچوں پر حملہ کیا، جنہیں شدید مزاحمت کا سامنا ہوا، اور لڑائی چھڑ گئی، جس کے نتیجے میں ٹینک تباہ، 18 اہل کار ہلاک، 9 زخمی ہوئے جب کہ دیگر نے فرار کی راہ اپنالی

☆صوبہ پکتیا کے ضلع سید کرم کے مربوطہ علاقوں میں کٹھ پتلی فوجوں نے آپریشن کا آغاز کیا، جنہیں مجاہدین کی کمین گاہوں اور بارودی سرنگوں کا سامنا ہوا، جس کے نتیجے میں 2 بکتر بند ٹینک تباہ ہونے کے علاوہ 6 اہل کار ہلاک جب کہ 3 زخمی اور دیگر اللہ تعالیٰ کی نصرت سے فرار ہو گئے۔

14 اپریل:

☆صوبہ قندوز کے صدر مقام قندوز شہر کے قریب تیلاوکی کے علاقے میں کٹھ پتلی فوجوں نے مجاہدین کے مراکز پر حملہ کیا، جنہیں شدید مزاحمت کا سامنا ہوا اور لڑائی چھڑ گئی، جس کے نتیجے میں 2 فوجی بکتر بند ٹینک تباہ ہونے کے علاوہ 7 اہل کار ہلاک جب کہ 12 زخمی اور دیگر نے فرار کی راہ اپنائی۔

☆صوبہ ہلمند کے صدر مقام لشکر گاہ شہر کے مربوطہ بولان کے علاقے کے نمروں کے مقام پر آپریشن کرنے والے فوجیوں اور پولیس اہل کاروں پر مجاہدین نے حملہ کیا، جس کے نتیجے میں 13 اہل کار قتل، جب کہ پانچ زخمی ہوئے۔

☆صوبہ ہلمند کے ضلع ناوہ میں جرناموا ور تریخ زابر کے علاقوں میں امریکی فوجیوں اور ان کے کٹھ پتلیوں پر مجاہدین نے ہلکے بھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا، جس سے اب تک 2 امریکی ٹینک تباہ اور ان میں سوار متعدد اہل کار ہلاک اور زخمی ہوئے۔

☆صوبہ قندوز کے صدر مقام قندوز شہر کے قریب تیلاوکی کے علاقے میں سیکورٹی فورسز نے مجاہدین کے مراکز پر حملہ کیا، جنہیں شدید مزاحمت کا سامنا ہوا، اس دوران دشمن کے 2 بکتر بند ٹینک تباہ جب کہ متعدد فوجی ہلاک ہوئے۔

☆صوبہ سرپل کے ضلع صیاد میں آپریشن کرنے والے فوجیوں پر مجاہدین نے حملہ کیا، جس کے نتیجے میں 2 اہل کار ہلاک ہو گئے، جب کہ دیگر نے فرار کی راہ اپنالی۔ واضح رہے کہ مجاہدین نے جنگی ہیلی کاپٹر کو بھی نشانہ بنایا، جس کے نتیجے میں ہیلی کاپٹر نے صوبائی دارالحکومت سرپل شہر کے قریب ہنگامی لینڈنگ کی۔

15 اپریل:

☆صوبہ ہلمند کے ضلع مارجہ کے مرکز کے قریب واقع چوکی پر مجاہدین نے حملہ کیا، جس سے ٹینک تباہ اور 3 جنگ جو ہلاک ہوئے۔

☆صوبہ غزنی کے ضلع دہ یک میں مجاہدین نے ضلعی مرکز اور دو چوکیوں پر ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا، جس کے نتیجے میں دونوں چوکیوں مکمل طور پر تباہ ہونے کے علاوہ وہاں تعینات اہل کاروں میں سے 6 ہلاک جب کہ 8 زخمی ہوئے۔

16 اپریل:

☆صوبہ میدان کے ضلع جغتو کے مربوطہ علاقوں میں کٹھ پتلی افواج نے مجاہدین کے خلاف کارروائی کا آغاز کیا، جنہیں شدید مزاحمت اور بم دھماکوں کا سامنا کرنا پڑا، جس کے نتیجے میں 7 فوجی ٹینک اور ایک رینجر گاڑی تباہ ہونے کے علاوہ 19 اہل کار ہلاک جب کہ 52 زخمی اور دیگر نے راہِ فرار اپنائی۔

☆صوبہ فاریاب کے ضلع لولاش کے قودغک کے علاقے میں واقع جنگ جوؤں کی چوکیوں پر مجاہدین نے ہلکے وبھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا، جس سے 2 وسیع علاقے فتح ہوئے جب کہ 4 اہل کار ہلاک اور 2 زخمی ہوئے۔
☆صوبہ فاریاب کے گرزیوان اور پشتونکوٹ اضلاع میں 6 جنگ جوؤں نے حقائق کا ادراک کرتے ہوئے مجاہدین کے سامنے ہتھیار ڈالے۔

17 اپریل:

☆صوبہ قندوز کے ضلع چاردرہ کے پوپل زئی کے علاقے میں جارح امریکی اور کٹھ پتلی کمانڈوز نے چھاپہ مارا، جنہیں مجاہدین کی شدید مزاحمت کا سامنا ہوا اور لڑائی چھڑ گئی، جس کے نتیجے میں ایک امریکی ہلاک جب کہ 2 کٹھ پتلی کمانڈوز زخمی ہوئے۔
☆صوبہ ننگرہار کے ضلع سپین غر میں جمم قلعہ کے علاقے میں امریکی فوجیوں پر بارودی سرنگ کا دھماکہ ہوا، جس سے 6 امریکی موقع پر ہلاک جب کہ 2 زخمی ہوئے۔
☆صوبہ کابل کے ضلع سروبی میں شیر خانہ اور سروبی پل کے درمیانی علاقے میں جلال آباد، کابل قومی شاہراہ پر مجاہدین نے فوجی کارروان پر ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا، جس کے نتیجے میں 2 آئل ٹینکر، ایک فوجی ایمبولیس اور 2 رینجر گاڑیاں تباہ ہونے کے علاوہ 2 اہل کار ہلاک جب کہ 3 زخمی ہوئے۔

18 اپریل:

☆صوبہ بادغیس کے ضلع قادس میں بادروکہ کے علاقے میں فوجیوں سے جھڑپیں ہوئیں، جس کے نتیجے میں 2 موٹر سائیکل ایک رینجر گاڑی تباہ اور 6 اہل کار ہلاک ہوئے۔
☆صوبہ قندہار کے ضلع میانشین میں ناوہ بالا کے علاقے میں واقع فوجی یونٹ پر مجاہدین نے ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا، جس سے مرکز فتح اور وہاں تعینات 10 اہل کار ہلاک ہوئے جب کہ دیگر نے فرار کی راہ اپنائی۔ مجاہدین نے ایک اس پی جی 9 توپ، ایک مارٹر توپ، ایک امریکن ہیوی مشن گن اور 2 راکٹ لانچروں سمیت مختلف النوع فوجی سازو سامان غنیمت کر لیا۔

19 اپریل:

☆صوبہ زابل کے ضلع سیوری میں لوٹہ نامی چوکی پر مجاہدین نے ہلکے وبھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا، جس سے چوکی فتح اور وہاں تعینات جنگ جوؤں میں سے 7 موقع پر ہلاک ہوگئے جب کہ دیگر نے فرار کی راہ اپنالی۔ مجاہدین نے ایک ہیوی مشن گن، ایک کارمولی بندوق، 2 کلاشنکوف اور ایک رات والے دوربین سمیت مختلف النوع فوجی سازوسامان غنیمت کر لیا۔
☆صوبہ ننگرہار کے ضلع سرخ رود کے شیخ مصری کے علاقے میں بم دھماکہ سے فوجی ٹینک تباہ اور اس میں سوار 4 اہل کار ہلاک گئے۔
☆صوبہ ننگرہار میں طورخم، جلال آباد قومی شاہراہ پر مارکوہ بازار کے قریب امریکن بکتر بند ٹینک پر حکمت عملی کے تحت دھماکہ ہوا، جس سے ٹینک تباہ اور اس میں سوار 2 امریکی فوجی ہلاک جب کہ 2 شدید زخمی ہوئے۔
☆صوبہ ننگرہار کے صدر مقام جلال آباد شہر کے قریب رینگ روڈ کے علاقے میں جنگ جو کمانڈر اتل ولد حکمت کو مسلحانہ کارروائی کے نتیجے میں قتل کر دیا گیا۔
☆صوبہ پکتیا میں سمکنئی ڈسٹرکٹ ڈپٹی انٹیلی جنس سروس افسر صدام ولد جانان حکمت عملی کے تحت ہونے والے مجاہدین کے حملے میں مارا گیا اور مقتول کوٹکی گاؤں کے رہائشی تھے۔
☆صوبہ تخار کے ضلع خواجہ بہاؤالدین میں اکبر باغ کے علاقے میں واقع جنگ جوؤں کی چوکی پر مجاہدین نے حملہ کیا جس کے نتیجے میں کرنل پائندہ سمیت 3 اہل کار ہلاک جب کہ 2 زخمی ہوئے۔

20 اپریل:

☆صوبہ فراہ کے ضلع پشتکوہ میں ملا لعلو کے علاقے میں ہونے والے بم دھماکہ سے ٹینک تباہ اور اس میں سوار 4 اہل کار ہلاک جب کہ 3 زخمی ہوئے۔
☆صوبہ فراہ کے صدر مقام فراہ شہر میں نوبھار کے علاقے میں مجاہدین نے ایک پولیس اہل کار کو سنائپر گن سے نشانہ بنا کر مار ڈالا۔

21 اپریل:

☆صوبہ بلخ کے صدر مقام مزار شریف شہر میں واقع شمال زون کے اعلیٰ فوجی مرکز 209 شاہین قول اردو، افغان نیشنل آرمی کی 209 ویں کارپ بیس پر ہلکے وبھاری ہتھیاروں سے لیس امارت اسلامیہ کے دس فدائین نے حملہ کیا۔ سب سے پہلے ایک فدائی مجاہد مرکز میں داخل ہونے میں کامیاب ہوئے اور کینٹین میں موجود فوجیوں کے درمیان شہیدی حملہ سرانجام دیا اور بعد میں 9 فدائین حکمت عملی کے تحت مرکز کے صحن میں موجود بزدل اہل کاروں کو نشانہ بنایا اور یہ شہیدی عملیہ آٹھ گھنٹے تک جاری رہی، جس کے نتیجے میں 500 اعلیٰ فوجی آفسر، حکام، انٹیلی جنس سروس اہل کار اور فوجی ہلاک وزخمی ہوئے۔
☆صوبہ بغلان کے ضلع پل خمری میں ڈنڈ شہاب الدین کے علاقے اجمل نہر اور میاں گاں کے مقامات پر مجاہدین اور کٹھ پتلی فوجوں کے درمیان چھڑنے والی لڑائی میں 2 بکتر بند ٹینک تباہ ہونے کے علاوہ 7 اہل کار ہلاک جب کہ 2 زخمی ہوئے۔
☆صوبہ روزگان کے صدر مقام ترینکوٹ شہر میں چولنگر اور سپینہ خاورہ کے علاقے میں پولیس اہل کاروں اور فوجیوں نے مجاہدین کے مورچوں پر حملہ کیا، جن پر جوابی کارروائی ہوئی، جس سے 2 ٹینک تباہ اور کمانڈر عبدالقیوم سمیت 13 اہل کار ہلاک، جب کہ دیگر فراہ ہوگئے۔

22اپریل:

☆صوبہ بدخشان کے ضلع راغستان میں امارت اسلامیہ کے دعوت و ارشاد کمیشن کے کارکنوں کی دعوت کو لبیک کہتے ہوئے 10 پولیس اہل کار اور جنگ جو مخالفت سے دستبردار ہوئے۔

☆صوبہ فراہ کے ضلع بالا بلوک میں آپریشن کرنے والے فوجیوں اور پولیس اہل کاروں پر حملہ ہوا، جس سے ٹینک تباہ اور اہم کمانڈر بابجان سمیت 5 اہل کار قتل، جب کہ دیگر نے فرار کی راہ اپنالی۔

23اپریل:

☆صوبہ فاریاب کے ضلع پشتونکوٹ میں واقع دفاعی چوکیوں پر مجاہدین نے ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا، جس کے نتیجے میں 4 چوکیاں فتح، کمانڈر محمد اللہ قتل اور مجاہدین نے 6 اہل کاروں کو گرفتار کر لیے۔ مجاہدین نے ایک ہیوی مشن گن اور 6 کلاشنکوفوں سمیت مختلف النوع فوجی ساز و سامان غنیمت کر لیا۔

☆صوبہ ہرات کے ضلع شینڈنڈ کے خیبان کے علاقے میں مقامی جنگ جوؤں پر ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے حملہ ہوا، جس سے 5 اہل کار ہلاک اور 7 زخمی ہوئے۔

24اپریل:

☆صوبہ ہرات کے ضلع غوریان میں فوجی چوکی پر مجاہدین نے ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا، جس کے نتیجے میں 8 اہل کار موقع پر ہلاک، جب کہ 11 زخمی ہوئے۔

☆صوبہ تخار کے ضلع درقد میں مجاہدین نے القناق کے علاقے میں واقع جنگ جوؤں کی چوکیوں پر حملہ کیا، جس کے نتیجے میں اللہ تعالی کی نصرت سے 8 چوکیاں فتح اور وہاں تعینات 8 شر پسندوں کو مجاہدین نے گرفتار جب کہ دیگر فرار ہو گئے۔

☆صوبہ خوست کے صدر مقام خوست شہر کے قریب پرانے ایئرپورٹ سے متصل امریکی غاصب اور کمپائن نامی کٹھ پتلی فوجوں کے کمانڈ مرکز پر امارت اسلامیہ کے فدائی مجاہد شہید محمد اکبر تقبلہ اللہ نے بارود بھری فلائنگ کوچ گاڑی کے ذریعے سینٹرل کمانڈ کے درمیان شہیدی حملہ سرانجام دیا۔ اس شہیدی حملے سے مرکز منہدم اور وہاں تعینات 40 غاصب و کٹھ پتلی فوجیوں میں سے اکثر ہلاک اور زخمی ہوئے۔

25اپریل:

☆صوبہ پروان کے صدر مقام چاریکار شہر میں خالازئی کے علاقے امریکی فوجی گشت کر رہے تھے جن پر مجاہدین نے شب خون مارا، جس کے نتیجے میں ایک بکتر بند ٹینک تباہ ہونے کے علاوہ اس میں سوار وحشی بھی ہلاک اور زخمی ہوئے۔

☆صوبہ تخار کے ضلع درقد میں مجاہدین نے دشمن کے مراکز اور چوکیوں پر ہلکے و بھاری ہتھیاروں سے وسیع حملہ کیا، جس کے نتیجے میں اللہ تعالی کی نصرت القناق کا وسیع علاقہ، ایک فوجی بیس اور 8 چوکیاں مکمل طور پر فتح ہونے کے علاوہ جنگ جو کمانڈر خیر محمد سمیت 17 اہل کار ہلاک جب کہ متعدد زخمی اور 9 گرفتار ہوئے۔ 2 فوجی ٹینک تباہ اور ساتھ ہی مجاہدین نے سات کلاشنکوفیں، ایک ہینڈ گرنیڈ، ایک اینٹی ایئر کرافٹ گن، دو ہیوی مشین گنیں اور دیگر فوجی ساز و سامان غنیمت کر لیا۔

☆صوبہ ہلمند کے ضلع گرمسیر کے مرکز کے قریب دفاعی چوکی پر حملہ ہوا، جس سے چوکی فتح اور وہاں تعینات اہل کاروں میں سے کمانڈر شاکر سمیت 7 اہل کار ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے جب کہ دیگر نے فرار کی راہ اپنالی۔ مجاہدین نے ایک ہیوی مشن گن، 4 کلاشنکوف اور ایک مارٹر توپ سمیت مختلف النوع فوجی ساز و سامان غنیمت کر لیا۔

☆صوبہ ہلمند کے ضلع سنگین مین پولیس اہل کاروں پر بم دھماکہ ہوا، جس سے ٹینک تباہ اور اس میں سوار 3 اہل کار ہلاک، جب کہ ظالم کمانڈر توریالی شدید زخمی ہوا۔

☆صوبہ قندہار کے ضلع میانشین میں ناوہ بالا کے علاقے میں واقع جنگ جوؤں کی چوکی پر مجاہدین نے ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا، جس سے اللہ کی فضل سے چوکی فتح اور وہاں تعینات 10 شر پسند ہلاک جب کہ دیگر فرار ہو گئے۔ مجاہدین نے ایک رینجر گاڑی، 11 کلاشنکوف، 2 ہیوی مشن گن، ایک بم آفگن، 2 دوربین، 4 وائرلیس سیٹ اور ایک رات والے دوربین سمیت مختلف النوع فوجی ساز و سامان غنیمت کر لیا۔

☆صوبہ روزگان کے صدر مقام ترینکوٹ شہر میں چولنگر کے علاقے میں کٹھ پتلی فوجوں نے امریکی طیاروں کی مدد سے مجاہدین پر حملہ کیا، جنہیں شدید مزاحمت کا سامنا ہوا اور لڑائی چھڑ گئی، جس سے 3 ٹینک تباہ اور 10 اہل کار ہلاک اور زخمی ہوئے۔

☆صوبہ ہرات کے ضلع شینڈنڈ میں واقع شر پسندوں کے مراکز پر مجاہدین نے حملہ کیا، جس سے 16 اہل کار موقع پر ہلاک، جب کہ 20 سے زائد زخمی ہوئے۔

☆صوبہ لغمان کے ضلع علیشنگ کے وطن گٹو کے علاقے میں مجاہدین نے فوجی کاروان پر حملہ کیا، جس کے نتیجے میں 2 ٹینک تباہ ہونے کے علاوہ دشمن کو ہلاکتوں کا سامنا بھی ہوا۔

☆صوبہ ننگرہار کے ضلع خیوہ میں شگہ کے علاقے میں مجاہدین نے معروف انٹیلی جنس اہل کار بہرام کو مسلحانہ کارروائی کے دوران قتل کر دیا، جب کہ اس کا محافظ شدید زخمی ہوا۔

26اپریل:

☆صوبہ میدان کے ضلع سید آباد میں زرین خیل کے علاقے میں بم دھماکہ سے فوجی رینجر گاڑی تباہ اور اس میں سوار 4 اہل کار ہلاک جب کہ 3 زخمی ہوئے۔

☆صوبہ پروان کے ضلع بگرام میں چار قلعہ کے علاقے میں انٹیلی جنس سروس اہل کاروں کی گاڑی دھماکہ خیز مواد سے تباہ اور اس میں سوار اہل کار ہلاک اور زخمی ہوئے۔

☆صوبہ بدخشاں کے ضلع تگاب میں میرکان اور غیلان کے علاقوں میں کٹھ پتلی فوجوں، پولیس اہل کاروں اور مقامی جنگ جوؤں نے مجاہدین پر حملہ کیا، جنہیں شدید مواحمت کا

سامنا ہوااور لڑائی چھڑ گئی، جس کے نتیجے میں دو بکتر بند ٹینک تباہ ہونے کے علاوہ 10 اہل کار ہلاک جب کہ 14 زخمی ہوئے۔

☆صوبہ فاریاب کے ضلع پشتونکوٹ میں کوزک اور تندورک کے علاقوں میں 15 جنگ جوؤں نے حقائق کا ادراک کرتے ہوئے مجاہدین کے مخالفت سے دست بردار ہوئے۔ سرنڈر ہونے والوں نے 2 ہیوی مشن گن، 2 راکٹ لانچر، پانچ گھوڑے، 13 کلاشنکوف اور پانچ وائرلیس سیٹوں سمیت مختلف النوع فوجی ساز و سامان مجاہدین کے حوالے کر دیا۔

☆صوبہ تخار کے ضلع درقد میں کٹھ پتلی فوجوں، پولیس اہل کاروں اور مقامی جنگ جوؤں نے مجاہدین پر حملہ کیا، جنہیں شدید مزاحمت کا سامنا ہوا، جس کے نتیجے میں ایک فوجی ٹینک اور ایک رینجر گاڑی تباہ ہونے کے علاوہ 6 اہل کار ہلاک جب کہ دیگر فرار ہو گئے ہونے میں کامیاب ہوئے۔

27 اپریل:

☆صوبہ لوگر کے صدر مقام پل عالم شہر میں دوشنبہ کے علاقے میں جارح امریکی و کٹھ پتلی سپیشل فورس نے مجاہدین پر حملہ کیا، جنہیں شدید مزاحمت کا سامنا ہوا، جس کے نتیجے میں ایک امریکی سمیت سپیشل فورس کے 3 اہل کار ہلاک جب کہ 4 زخمی ہوئے۔

☆صوبہ روزگان کے صدر مقام ترینکوٹ شہر میں چولنگر کے علاقے میں چولنگر اور کوٹوالوں کے علاقوں میں کٹھ پتلی فوجیوں نے امریکی طیاروں کے ہمراہ مجاہدین پر حملہ کیا، جنہیں شدید مزاحمت کا سامنا ہوا، جس کے نتیجے میں 13 ٹینک تباہ، انٹیلی جنس افسر عبدالقوی اور اہم کمانڈر سمیت 42 اہل کار ہلاک اور زخمی ہوئے۔

☆صوبہ ہلمند کے ضلع سنگین میں چینہ ماندہ کے علاقے ہونے والے بم دھماکہ سے ٹینک تباہ اور 9 اہل کار ہلاک اور زخمی ہوئے۔

28 اپریل:

☆صوبہ غزنی ضلع شلگر میں کابل، قندہار قومی شاہراہ پر فوجی کارروان پر ہونے والے حملے میں ایک بڑی سپلائی اور 2 فوجی رینجر گاڑیاں تباہ ہونے کے علاوہ 10 اہل کار بھی ہلاک اور زخمی ہوئے۔

☆صوبہ ہلمند کے ضلع ناوہ میں جرناموں علاقے میں امریکی ٹینک مجاہدین کی نصب شدہ بارودی سرنگ سے ٹکرا کر تباہ اور اس میں سوار امریکی فوجی ہلاک ہو گئے۔

☆صوبہ بدخشان کے ضلع زیباک کے مرکز، فوجی بیس اور آس پاس چوکیوں پر مجاہدین نے حملہ کیا، جس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کی نصرت، فوجی بیس، پولیس یونٹ، ضلعی مرکز، پولیس ہیڈ کوارٹر اور 25 چوکیاں فتح ہونے کے علاوہ 16 اہل کار ہلاک جن کی لاشیں تاحال وہاں پڑی ہوئی ہیں، اس کے علاوہ مجاہدین نے 7 ٹینک، ایک انٹر نیشنل، ایک ایمبولینس اور 10 رینجر گاڑیاں، دو موٹر سائیکلیں، 30 کلاشنکوفیں، 4 اینٹی ایئر کرافٹ گنیں اور کافی مقدار میں مختلف النوع فوجی ساز و سامان غنیمت کر لیا۔

☆صوبہ لوگر کے صدر مقام پل عالم شہر کے علی خان قلعہ کے علاقے میں مجاہدین نے فوجی کارروان پر حملہ کیا، جس میں ایک ٹینک اور ایک رینجر گاڑی تباہ ہونے کے علاوہ 4 اہل کار ہلاک جب کہ 6 زخمی ہوئے۔

☆صوبہ لوگر کے ضلع چرخ کے مرکز اور آس پاس چوکیوں پر ہلکے و بھاری ہتھیاروں سے وسیع حملہ کیا، جس کے نتیجے میں چار اہل کار ہلاک جب کہ سات زخمی ہونے کے علاوہ دو فوجی ٹینک بھی تباہ ہوئے۔

29 اپریل:

☆صوبہ ننگرہار کے ضلع لعل پور کے مرکز، پولیس ہیڈ کوارٹر اور آس پاس چوکیوں پر مجاہدین نے حملہ کیا، جس کے نتیجے میں 3 پولیس اہل کار ہلاک جب کہ ڈسٹرکٹ پولیس چیف کمانڈر طاہر جان سمیت 3 اہل کار زخمی ہوئے۔

☆صوبہ زابل کے صدر مقام قلات شہر فوجی چوکی پر حملہ ہوا، جس سے چوکی فتح، 3 ٹینک ایک رینجر گاڑی تباہ اور 5 اہل کار قتل ہوئے۔ مجاہدین نے ایک ہیوی مشن گن، ایک راکٹ لانچر اور 2 کلاشنکوفوں سمیت مختلف النوع فوجی ساز و سامان غنیمت کر لیا۔

☆صوبہ ہلمند کے ضلع سنگین میں امان اللہ کاریز کے علاقے میں واقع چوکی پر حملہ ہوا، جس کے نتیجے میں 5 اہل کار موقع پر ہلاک ہوئے۔

30 اپریل:

☆صوبہ میدان ضلع سید آباد کے غزیز قلعہ کے علاقے قائم تین چوکیوں پر مجاہدین نے اسی نوعیت کا حملہ کیا، جس کے نتیجے میں معروف جنگ جو کمانڈر سمیت 7 اہل کار ہلاک جب کہ متعدد زخمی ہوئے اور مجاہدین نے ایک گاڑی، ایک ہیوی مشین گن، پانچ کلاشنکوفیں اور دیگر فوجی ساز و سامان غنیمت کر لی۔

☆صوبہ زابل کے صدر مقام قلات شہر کے مربوطہ علاقے میں گشتی پارٹی پر حملہ ہوا، جس سے 2 ٹینک تباہ اور ان میں سوار اہل کار ہلاک اور زخمی ہوئے۔

☆صوبہ غزنی کے صدر مقام غزنی شہر میں قندہار اڈہ کے علاقے میں مجاہدین نے سابق امریکی مخبر اور موجودہ انٹیلی جنس سروس اہل کار قدرت کو مسلحانہ کارروائی کے نتیجے میں قتل کر دیا۔

☆صوبہ ہلمند کے ضلع نادعلی میں قاری چوکی کے علاقے میں پولیس اہل کاروں پر حملہ ہوا، جس سے ایک اہل کار ہلاک، جب کہ 2 زخمی ہوئے۔

☆☆☆☆☆

غیرت مند قبائل کی سرزمین سے

عبدالرب ظہیر

قبائل اور مالا کنڈ ڈویژن کے ملحقہ علاقوں میں روزانہ کئی عملیات (کارروائیاں) ہوتی ہیں لیکن اُن تمام کی تفصیلات ادارے تک نہیں پہنچ پاتیں اس لیے میسر اطلاعات ہی شائع کی جاتی ہیں۔ متعلقہ علاقوں کے ذمہ داران سے بھی گذارش ہے کہ وہ تفصیلی خبریں ادارے تک پہنچا کر اُمت کو خوش خبریاں پہنچانے میں معاونت فرمائیں (ادارہ)۔

۲ اپریل: شمالی وزیرستان میں شوال کے علاقے کنڈغر میں سیکورٹی فورسز کے قافلے پر دو مائن حملے کیے گئے، جس میں ایک فوجی ٹرک کو بھی نشانہ بنایا گیا۔ حملوں میں ۱۰ اہل کار ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے۔

۷ اپریل: تربت میں بم حملے کے نتیجے میں ایک فوجی اہل کار زخمی ہوا۔

۱۴ اپریل: ڈی جی خان کے علاقے چوٹی زیریں میں مجاہدین کے ساتھ جھڑپ میں ۴ رینجرز اہل کار ہلاک ہوئے۔

۱۹ اپریل: باجوڑ کی تحصیل چارمنگ میں مٹے سرپوسٹ، خوبانی اور خروکنڈو پوسٹ پر تعینات فوجیوں کو پانی سپلائی کرنے والے ٹینکروں میں مجاہدین نے زہر ملا دیا، جس کے نتیجے میں مذکورہ فوجی پوسٹوں میں موجود بیسیوں فوجی زہریلا پانی پینے کی وجہ سے مردار ہوئے۔

۲۳ اپریل: تربت کے علاقے مند میں ایف سی قافلے پر حملے میں ۶ اہل کار ہلاک اور ۴ زخمی ہوئے۔

۲۳ اپریل: مہمند ایجنسی کی تحصیل صافی علی نگر میں سڑک کنارے بارودی سرنگ دھماکے کے نتیجے میں خاصہ دار فورس کا ایک اہل کار ہلاک اور ایک زخمی ہوا۔

۲۴ اپریل: پسنی کے علاقے کلگ کلانچ میں سیکورٹی فورسز کے قافلے پر فائرنگ کے نتیجے میں ایک فوجی اہل کار ہلاک اور ایک شدید زخمی ہو گیا۔

۲۵ اپریل: ضلع گوادر میں سیکورٹی فورسز پر حملے میں ۲ اہل کار ہلاک اور ایک زخمی ہوا۔

یکم مئی: کرم ایجنسی میں سیکورٹی فوسرز کی چیک پوسٹ پر مجاہدین کے حملے میں ۳ فوجی ہلاک اور ۲ زخمی ہوئے۔

یکم مئی: مہمند ایجنسی کی تحصیل بائیزئی میں چیک پوسٹ پر حملے میں متعدد سیکورٹی اہل کار ہلاک اور زخمی ہوئے۔

یکم مئی: شمالی وزیرستان کے علاقے سپین وام میں پیدل فوجی قافلے پر مائن حملے میں ۳ فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے۔

یکم مئی: شمالی وزیرستان کی تحصیل شوال میں زوئی کے مقام پر فوجی کیمپ اور کئی مورچوں پر مجاہدین نے بھرپور حملہ کیا، جس کے نتیجے میں ۱۰ فوجی اہل کار ہلاک ہوئے۔

یکم مئی: جنوبی وزیرستان میں انگور اڈہ کے علاقے میں مجاہدین نے فوجی چوکیوں پر حملے کیے، جس کے نتیجے میں متعدد اہل کار ہلاک اور زخمی ہوئے۔

۳ مئی: لکی مروت کے تاجوڑی بازار میں مجاہدین نے ایک پولیس اہل کار کو ہدفی کارروائی کا نشانہ بنا کر قتل کیا۔

۳ مئی: پشاور کے علاقے غنڈئی کلی میں مجاہدین نے آئی ایس آئی کے اہل کار شفیق خان کو ہدفی کارروائی میں ہلاک کر دیا۔

۴ مئی: شمالی وزیرستان کے علاقے سپین وام میں فوجی قافلے پر مجاہدین کے حملے کے نتیجے میں ایک فوجی گاڑی تباہ، ۴ فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے۔

۶ مئی: جنوبی وزیرستان کی تحصیل مکین میں فوجی گاڑی ریموٹ کنٹرول بم دھماکہ سے تباہ ہو گئی، جس کے نتیجے میں ایک آرمی کیپٹن سمیت ۵ اہل کار ہلاک ہوئے۔

۸ مئی: پشاور میں چمکنی خشکو پل کے قریب سی ٹی ڈی کی گاڑی پر ریموٹ کنٹرول بم حملے میں سی ڈی ٹی کے ۳ اہل کار شدید زخمی ہوئے۔

۹ مئی: باجوڑ ایجنسی کے علاقے برچر کنڈ میں سنائپر حملے میں صوبیدار میجر نصر اللہ ہلاک ہو گیا۔

۱۰ مئی: مہمند ایجنسی کی تحصیل خویزئی میں ایک فوجی گاڑی کو ریموٹ کنٹرول بم کا نشانہ بنایا گیا، جس کے نتیجے میں گاڑی تباہ، ۴ فوجی اہل کار ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے۔

۱۴ مئی: لوئر کرم ایجنسی کے علاقے اولے میں پولیٹیکل محرر کی گاڑی پر فائرنگ کے نتیجے میں پولیٹیکل محرر سمیت ۲ فوجی اہل کار ہلاک ہوئے۔

۱۴ مئی: کوئٹہ کے علاقے مارگٹ میں ایف سی قافلے کے قریب بم حملے کے نتیجے میں ۲ ایف سی اہل کاروں کے شدید زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔

۱۶ مئی: خیبر ایجنسی کی تحصیل جمرود کے علاقے سور کمر میں لیوی حوالدار رحمن شاہ طور خیل مجاہدین کی ہدفی کارروائی کے نتیجے میں ہلاک ہوا۔

۱۹ مئی: خیبر ایجنسی کے علاقے شلمان میں فوجی پوسٹ پر مجاہدین نے بی ایم میزائل کے ذریعے حملہ کیا جس کے نتیجے میں ایک فوجی اہل کار ہلاک اور ایک زخمی ہوا۔

۱۹ مئی: مہمند ایجنسی کی تحصیل انبار کے علاقے سنگر میں فوجی گاڑی کو بارودی سرنگ کا نشانہ بنا کر تباہ کر دیا گیا، جس سے آٹھ فوجی اہل کار ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے۔

۲۰ مئی: ضلع کوہاٹ میں لاچی کے مقام پر پولیس وین پر حملے کے نتیجے میں حوالدار، ایس ایچ او لاچی، ایڈیشنل ایس ایچ او سمیت ۵ پولیس اہل کار ہلاک ہو گئے۔

(بقیہ صفحہ ۶۹ پر)

یہی ہے بانکپن میرا
کہ من امنگ سے بھرا
بدن ہے بے کفن میرا
ضرر رساں عدو جو ہے،
جبر رساں بدن میرا
یہ اپنی قوم کا ہی خوں بہا کے حکمراں میرے
غلامیاں جہان کی کما کے حکمراں میرے
دبا کے کارواں میرے جلا کے آشیاں میرے
ہیں اب بھی خود سے بے خبر،
نظر میں ہے چلن میرا.....
وہ خوبرو جوان سر کٹا کے دیں بچا گئے
جہان بھر کی سختیاں اٹھا کے دیں بچا گئے
ہزاروں زخم چھاتیوں پہ کھا کے دیں بچا گئے
میری زبان کاٹ دو جو حق کی پاسدار ہے
جگر بھی میرا چاک ہو جو دیں کا طرفدار ہے

نہ بس چلے کوئی میرا نہ جاں میں اختیار ہے
خدائے ذوالجلال کی رضا ہے ایک دھن میرا
بدن ہے بے کفن میرا.......
ہیں فرش راہ مشکلیں، رکاوٹیں، صعوبتیں
کہ تو بھی سینہ تان لے پکارتی ہیں منزلیں
یہ درد خیز دہشتیں یہ کربناک بندشیں
عجیب ہی سے رنگ میں
رنگا ہوا چمن میرا......
نہ اشک تھامنے کا حوصلہ ہی ہوں ثبات میں
اے ہم نشیں رہے گی ننگ و عار ہی حیات میں
یہاں تلک کہ تھام لیں تفنگ التفات میں
تغافلوں تساہلوں سے پاک ہوں ذمن میرا
یہی ہے بانکپن میرا.....

یومِ حساب میں اللہ کا سامنا کرنے کے لیے ہم نے کیا تیاری کی ہے؟

یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آخر کب تک مسلمان اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی نصرت اور اس کے گھر کے دفاع سے غافل ہو کر بیٹھے رہیں گے؟ دنیا بھر کے اہلِ ایمان آخر کب اٹھیں گے؟ کب صلیبیوں اور صیہونیوں کی نجاست سے اس مقدس زمین کو پاک کر دیں گے؟ یہ تو اللہ رب العزت کا حکم ہے:

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا (التوبۃ:۲۸)

"اے ایمان والو! مشرک بالکل ہی ناپاک ہیں! پس وہ اس سال کے بعد مسجد حرام کے پاس بھی نہ پھٹکنے پائیں"۔

کیا مسلمان یہ بھول گئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی مرض الوفات میں ایسا ہی حکم صادر فرمایا تھا۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ وصیت فرمائی کہ

اخرجوا المشرکین من جزیرۃ العرب

"مشرکوں کو جزیرۂ عرب سے نکال دو"۔ (بخاری، کتاب الجہاد والسیر)

قیامت کے دن جب ان احکامات کے بارے میں پوچھا جائے گا تو ہم کیا جواب دیں گے؟ یومِ حساب میں اللہ کا سامنا کرنے کے لیے ہم نے کیا تیاری کی ہے؟ کیا ہم یہ بہانہ بنائیں گے کہ ہم مستضعفین تھے؟ بے بس تھے؟ اللہ تو ہمارے دلوں تک کے احوال سے باخبر ہے! یہ امت آج تباہی و بربادی کی تاریک اور گہری کھائی کے کنارے کھڑی ہے!

امریکی افواج کو سرزمین مکہ و مدینہ میں داخل ہوئے دس سال سے زائد عرصہ گزر چکا ہے... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واقعۂ اسرا و معراج کی یادگار، قبلۂ اول پر یہود کا قبضہ ہوئے تقریباً ستر سال ہونے کو ہیں۔ ہم اس ذلت و غلامی کے دور میں جی رہے ہیں! اب اس کے سوا کوئی چارہ نہیں کہ ہم کتاب اللہ کی طرف واپس لوٹیں، اسی سے اپنی بربادی کے اسباب اور اپنے امراض سمجھیں، اسی سے راہِ نجات معلوم کریں۔ اس کتاب سے پوچھیں کہ کیوں ہم اس حال کو پہنچے کہ اللہ کے گھر... عظمت والے گھر، جس کا پروانہ وار طواف کیے بغیر ارکانِ اسلام کا ایک بنیادی رکن مکمل نہیں ہوتا... کیوں ہم اس کی حفاظت میں ناکام رہے؟ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم قرآن پر غور و فکر شروع کریں، کیونکہ یہی وہ جامع ہدایت نامہ ہے جو ہر معاملے میں ہماری رہنمائی کرتا ہے۔ یہ کتاب بڑی وضاحت سے ہمیں بتاتی ہے کہ قتال سے منہ پھیرنا اور دنیا کی محبت میں غرق ہونا ہی ہماری مشکلات اور ہماری ذلت و خواری کا بنیادی سبب ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ اپنی پاک کتاب میں فرماتے ہیں:

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ قِيْلَ لَهُمْ كُفُّوْٓا اَيْدِيَكُمْ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ۚ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَخْشَوْنَ النَّاسَ كَخَشْيَةِ اللّٰهِ اَوْ اَشَدَّ خَشْيَةً ۚ وَقَالُوْا رَبَّنَا لِمَ كَتَبْتَ عَلَيْنَا الْقِتَالَ ۚ لَوْلَآ اَخَّرْتَنَآ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ۭ قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيْلٌ ۚ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّمَنِ اتَّقٰى ۣ وَلَا تُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ۝ اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ فِيْ بُرُوْجٍ مُّشَيَّدَةٍ (النساء:۷۷-۷۸)

"کیا تم نے انہیں نہیں دیکھا جنہیں حکم دیا گیا تھا کہ اپنے ہاتھوں کو روکے رکھو اور نمازیں پڑھتے رہو اور زکوٰۃ ادا کرتے رہو۔ پھر جب انہیں قتال کا حکم دیا گیا تو اسی وقت ان کی ایک جماعت لوگوں سے اس قدر ڈرنے لگی جیسے اللہ سے ڈرنا چاہیے، بلکہ اس سے بھی زیادہ، اور وہ کہنے لگے: اے ہمارے رب! تو نے ہم پر قتال کیوں فرض کر دیا؟ کیوں نہ ہمیں ابھی اور مہلت دی؟ ان سے کہو کہ دنیا کا فائدہ بہت تھوڑا ہے اور پرہیزگاروں کے لیے تو آخرت ہی بہتر ہے اور تم پر ایک دھاگے کے برابر بھی ستم روا نہ رکھا جائے گا۔ رہی موت! تو جہاں بھی تم ہو وہ بہرحال تمہیں آ کر رہے گی خواہ تم کیسی ہی مضبوط عمارتوں میں ہو"۔

اللہ اکبر! کتنا عظیم ہے وہ رب جس نے یہ مکمل اور ہمہ گیر منہج ہمیں عطا فرمایا! ذرا غور کیجیے ان آیات پر! اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَقَالُوْا رَبَّنَا لِمَ كَتَبْتَ عَلَيْنَا الْقِتَالَ ۚ لَوْلَآ اَخَّرْتَنَآ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ

یہ مہلت مانگنے والے، قتال کو موخر کرنے کی باتیں کرنے والے ہمیشہ سے یوں ہی بہانے بناتے چلے آئے ہیں، ان کی مانگی ہوئی مہلت کبھی ختم نہیں ہوتی، بہانے بازی کا یہ سلسلہ یونہی چلتا جاتا ہے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے یہاں ان کے بہانوں کی تفصیل بیان نہیں فرمائی بلکہ جواباً ان بہانوں کی تہہ میں چھپے اصل مرض پر سے پردہ اٹھا دیا اور فرمایا:

قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيْلٌ

یہ ہے بہانوں کی جڑ... دنیا اور اس کی زندگی سے لگاؤ! اللہ رب العزت ہمیں، ہم سے بہتر جانتے ہیں اور ہمارے سینوں میں چھپے "حب الدنیا" کے مرض کے علاج کے لیے ہمیں یہ باور کراتے ہیں کہ دنیا کی زندگی اور اس کی نعمتیں بس ایک مختصر سی مدت کے لیے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود ہمارا رویہ یہ ہے کہ ہم اُس جان کو اللہ کی راہ میں کھپانے سے گریز کرتے ہیں جو اللہ ہی نے ہمیں دی ہے! اور اپنا یہ مال اس کی راہ میں لگاتے ہوئے کنجوسی کرتے ہیں جو محض اللہ کی عطا ہے!

[شوال ۱۴۲۰ھ میں محسنِ امت شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ کے قندھار میں عید الفطر کے اجتماع سے کیے گئے خطاب سے اقتباس]